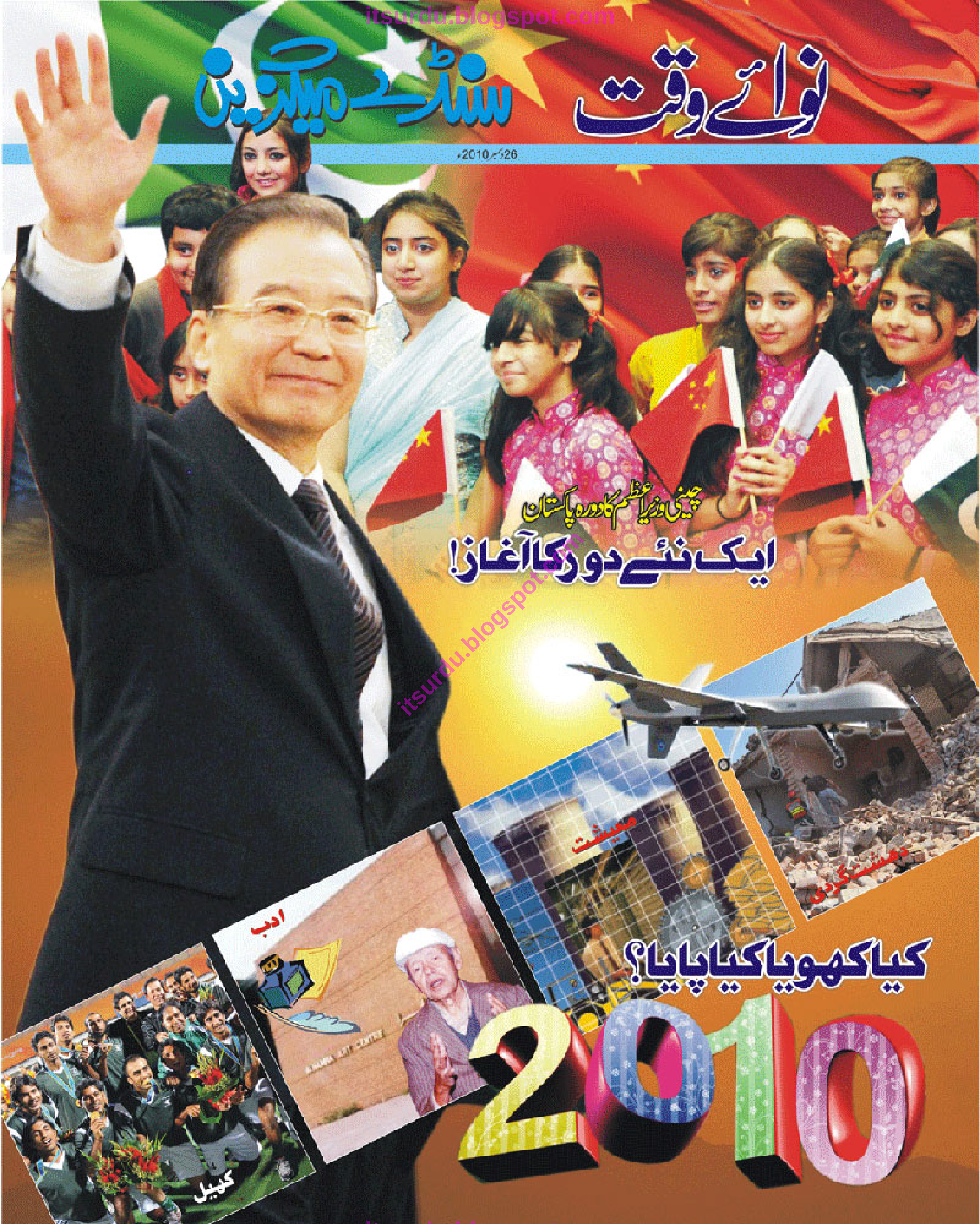

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

چینی وزیر اعظم کا دورہ پاکستان
ایک نئے دور کا آغاز!

خالد یزدانی

پاک چین دوستی پہاڑوں سے بلند، سمندروں سے گہری، فولاد سے مضبوط اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کے یہ الفاظ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم وین جیاباؤ کے حالیہ دورۂ پاکستان کا تجزیہ ہیں۔ اس پس منظر میں وزیر اعظم وین جیاباؤ کے یہ الفاظ "دنیا دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی قربانیوں کو تسلیم کرے اور دہشت گردی کو کسی ایک مذہب سے منسوب کرنے کے دوہرا معیار ختم کرے، تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔

پاک چین دوستی ساٹھ سالہ قدیم رشتوں سے بنی ہے اور وقت کا نشیب و فراز اس پر اثر انداز ہونے سے قاصر رہا ہے۔ ہمسایہ ملک بھارت کے دورے کے دوران وزیر اعظم وین جیاباؤ نے "امریکہ" کا ذکر کئے بغیر کہا کہ "دور کے رشتہ داروں سے قریب کے ہمسائے بہتر ہوتے ہیں"۔ موجودہ بین الاقوامی حالات میں وزیر اعظم چین دورۂ پاکستان کئی حوالوں سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے پاکستان سے تجارتی، صنعتی اور سماجی تعلقات کی تجدید کا آمادہ کیا اور بے شمار معاہدوں اور یادداشتوں کے ساتھ ساتھ متعدد معاشی تجاویز پر دستخط کئے۔

ایسے میں جب کہ وکی لیکس کے انکشافات نے پاکستان کی امیج کو بڑا دھچکا لگایا، مسلم ممالک کے درمیان خلیج بڑھانے کی کوششیں اور پوری دنیا میں ایک ہلچل مچا رکھی ہے، وزیر اعظم وین جیاباؤ نے دوٹوک الفاظ میں پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت کو اہم ترین اہداف قرار دیا ہے۔ مسئلہ کشمیر کے پُرامن حل کے حوالے سے بھی حکومت چین کی بڑی واضح ترجیحات ہیں۔ پاکستان کو ناکام ریاست کہنے والوں کو منہ کی کھانی پڑے گی کیونکہ پاکستان اور قبائلی علاقے میں امن کی کوششوں کو سراہتے کے ساتھ ترقی کی اعلیٰ منازل کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ ایک غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق اگرچہ چینی وزیر اعظم کے اس دورے کا بنیادی محور دونوں ملکوں تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہے لیکن ماہرین کے مطابق اس دورے کے بنیادی مقاصد مالی امور سے بہت آگے تک تھے۔ بعض ماہرین کے مطابق چین کی بھاری سرمایہ کاری سے پتا چلتا ہے کہ چین پاکستان کا اصل حلیف ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ وین جیاباؤ پہلے چینی وزیر اعظم ہیں جنہوں نے پاکستان کی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا۔

صدر پاکستان کے عشائیہ میں اپوزیشن اور متعدد سیاسی جماعتوں کے قائدین اور افواج پاکستان کے اہم کمانداروں کی شرکت سے بھی قومی یکجہتی کے ماحول کو فروغ ملا ہے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے وزیر اعظم وین جیاباؤ کا خطاب اور قائدین حزب اقتدار و اختلاف کی تقاریر سے بھی یہ امر بڑا واضح ہوا ہے کہ پاک چین دوستی کوئی کتابی دوستی نہیں ہے، وقت کے قدم امتحانات پر پوری اترنے والی یہ دوستی واقعی شہد سے میٹھی اور پہاڑوں سے بلند ہے۔

اس عشائیہ میں چینی وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں پاک چین دوستی کو ایک اہم اثاثہ قرار دیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کی 60ویں سالگرہ کے موقع پر دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کو مزید فروغ دیا جائے گا۔

چینی وزیر اعظم کے دورے کے اختتام پر دونوں ملکوں کا جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا اس میں کہا گیا تھا کہ دونوں دوست ملکوں میں تیزی سے تبدیلی ہوئی، عالمی اور بین الاقوامی صورتحال میں سٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے، اقتصادی اور تجارتی روابط کو وسعت دینے کے عزم کا اظہار کیا گیا ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملک مل کر چیلنجوں کا مقابلہ کریں گے۔ خلائی سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون کیا جائے گا۔ اعلیٰ ترین سطح پر سالانہ روابط ہوں گے۔ دہشت گردی، انتہا پسندی اور علیحدگی پسندی جیسے خطرات کا مل کر مقابلہ کیا جائے گا۔ چین سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر نو کے عمل میں بھرپور مدد دے گا۔ عسکری تربیت، مشترکہ فوجی مشقوں، دفاعی پیداوار اور میری ٹائم سیکورٹی میں تعاون، افرادی قوت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، توانائی، زراعت، مالیات، مواصلات، سائنس و ٹیکنالوجی، ثقافت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دیا جائے گا۔ آزاد تجارت کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے لئے مذاکرات آئندہ سال کی پہلی سہ ماہی میں ہوں گے۔ نئے فضائی راستے کھولنے کے علاوہ پروازوں کی تعداد بڑھائی جائے گی۔ یہ اعلان کیا گیا کہ 2011ء کو پاک چین دوستی کے سال کے طور پر منایا جائے گا۔

آج کے سلگتے ہوئے پاکستان پر چین کے وزیر اعظم کا دورہ بڑا پیارا اور آپ تسکین بن کر آیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آزادی، خود مختاری اور یکجہتی کے لئے، معاشی ترقی و استحکام کے لئے اور باوقار قومی تشخص کے لئے چین ہمارے ساتھ کھڑا ہے۔ ہم عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم کے موجودہ دورۂ پاکستان کے دور رس نتائج دیکھ رہے ہیں۔ توقع ہے کہ امریکی رویّوں سے تھکنے کے لئے ان کا یہ دورہ تازہ ہوا کا جھونکا ثابت ہوگا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آزادی، خود مختاری اور یکجہتی کے لئے، معاشی ترقی و استحکام کے لئے اور باوقار قومی تشخص کے لئے چین ہمارے ساتھ کھڑا ہے

2011ء کو پاک چین دوستی کے سال کے طور پر منانے کا اعلان

itsurdu.blogspot.com

سال 2010ء
دہشت گردی اور جرائم کی شرح میں خطرناک اضافہ

احسان شوکت

وطن عزیز سال 2010ء میں جہاں ایک طرف دہشت گردی اور خودکش حملوں کی لپیٹ میں رہا تو دوسری طرف امن و امان کی خراب صورتحال، اغوا برائے تاوان، قتل، ڈکیتیوں اور چوریوں کی بڑھتی ہوئی وارداتوں، خواتین کے ساتھ زیادتی اور سنگین جرائم میں خطرناک حد تک اضافے نے شہریوں کی زندگی کو اجیرن بنائے رکھا جبکہ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے جرائم پر قابو پانے اور لوگوں کی زندگیوں اور جان و مال کی حفاظت کے لئے کوئی مؤثر اقدامات نظر نہ آئے۔ جس وجہ سے سال 2010ء لوگوں کے لئے خوف و ہراس اور بگڑتی ہوئی صورتحال کے حوالے سے انتہائی بھیانک اثرات چھوڑتے ہوئے رخصت ہو رہا ہے۔ سال 2010ء میں دہشت گردی کے واقعات کے علاوہ جرائم کی شرح میں بھی خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب میں پولیس کی تنخواہوں میں سو گنا اضافے کے باوجود پولیس کی کارکردگی انتہائی ناقص رہی۔ اگر ہم سال 2010ء میں پنجاب میں ہونے والے خودکش حملوں اور دہشت گردی کے واقعات کا جائزہ لیں تو صوبائی دارالحکومت لاہور دہشت گردوں کے نشانے پر رہا۔ اس سال پنجاب میں ہونے والے دہشت گردی کے کل 29 واقعات میں سے سات واقعات لاہور میں ہونے سے زندہ دلان لاہور کے سر پر پورا سال قیامت ٹوٹی رہی۔ 2010ء میں پنجاب بھر میں دہشت گردوں کی طرف سے 9 کاروائیوں، خودکش دھماکوں میں 249 شہری ہلاک جبکہ 858 افراد زخمی ہو گئے جن میں سے صرف لاہور میں 240 شہری ہلاک اور 808 افراد زخمی ہوئے جبکہ کروڑوں روپے مالیت کی املاک کو نقصان پہنچا۔ لاہور میں داتا دربار اور یوم شہادت حضرت علیؓ کے جلوس سمیت عبادتگاہوں کی عبادتگاہوں اور حساس اداروں کے اہلکاروں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ سال 2010ء کو لاہور میں پہلا خودکش حملہ 8 مارچ کو ماڈل ٹاؤن میں ایف آئی اے کی بلڈنگ پر ہوا جس سے 14 افراد ہلاک اور 90 زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کے 4 دن بعد 12 مارچ کو دہشت گردوں نے آر اے بازار کینٹ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر فائرنگ اور خودکش حملہ کیا جس سے 57 افراد ہلاک اور 136 افراد زخمی ہو گئے۔ اسی رات اقبال ٹاؤن اور بن آباد کے علاقے میں کم نوعیت کے 6 دھماکے ہوئے جس سے شہر میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ 28 مئی کو دہشت گردوں نے گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن میں قادیانیوں کی دو عبادتگاہوں پر حملہ بول دیا اور عبادتگاہوں میں گھس کر افراد کو خون کی ہولی کھیلتے ہوئے اندھا دھند فائرنگ کا نشانہ بنایا۔ دونوں عبادتگاہوں میں 85 افراد ہلاک اور 125 افراد زخمی ہو گئے۔ تین دن بعد 31 مئی کو دہشت گردوں نے جناح ہسپتال میں زیر علاج اپنے ساتھی کو چھڑانے کے لئے حملہ کیا اور اس دوران 6 افراد ہلاک اور 7 افراد زخمی ہوئے۔ یکم جولائی کو لاہور کی تاریخ کا بدترین دن تھا جب سانحہ داتا دربار رونما ہوا اور جمعرات کے روز دہشت گردوں نے داتا دربار میں دو خودکش دھماکوں میں 43 افراد کو شہید اور 180 کو زخمی کر دیا۔ یکم ستمبر کو یوم شہادت حضرت علیؓ کے جلوس کے اختتام پر کربلا گامے شاہ کے باہر دو خودکش دھماکوں میں 36 افراد شہید جبکہ 270 افراد زخمی ہو گئے۔ لاہور میں مذکورہ سات واقعات کے علاوہ پنجاب کے دیگر اضلاع پاکپتن میں مزار بابا فرید گنج شکرؒ میں دھماکے میں 8 افراد ہلاک اور 26 افراد زخمی جبکہ سرگودھا میں ماہ محرم میں خودکش دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور 25 زخمی ہوئے۔ دہشت گردی کے واقعات میں کروڑوں روپے مالیت کی املاک اور گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ایک طرف شہر دہشت گردی کا نشانہ بنا رہا تو دوسری طرف پولیس کی کارکردگی انتہائی مایوس کن رہی۔ پولیس اپنی کارکردگی دکھانے کے لئے مشکوک افراد کو پکڑ کر دہشت گردوں کو پکڑنے کا ڈھونگ رچاتی رہی جبکہ پولیس کی طرف سے جیل کے کئی مجرم دہشت گردوں کے ساتھ ملے ہونے کا انکشاف ہوا۔ پولیس اپنی روش سے ہٹ کر بھی کچھ نہ کر سکی۔ پولیس حکام دہشت گردی کے ہر واقعہ کے بعد پولیس کانفرنسوں اور میڈیا سے گفتگو میں تمام دہشت گردوں کو پکڑنے کے دعوے کرتے رہے مگر دہشت گردی کے واقعات پر قابو نہ پایا جا سکا۔

دہشت گردی کے علاوہ اغوا برائے تاوان، قتل و غارت جیسے جرائم کی وارداتوں میں بھی خطرناک حد تک اضافہ ہوا جبکہ پولیس کی طرف سے پولیس مقابلوں کے واقعات میں بھی تیزی رہی۔ لاہور شہر میں اغوا برائے تاوان کے 57 واقعات ہوئے جن میں کروڑوں روپے تاوان وصول کیا گیا جبکہ 4 مغویان کو قتل کر دیا گیا جن میں تاوان کی رقم 50 لاکھ روپے ادا نہ کرنے کے باعث نجی ٹی وی کے نائب صدر کے بیٹے کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا اس کے علاوہ اغوا کاروں نے ... تاجر کو اغوا کر کے 2 کروڑ روپے تاوان طلب کیا تھا۔ تاجر شہباز کو اغوا کاروں نے ڈاکٹر محمد کو اغوا کر کے 5 کروڑ روپے تاوان کے عوض رہا کیا تھا۔ اغوا ہونے میں ... کو 3 کروڑ تاوان کے لئے اغوا کیا گیا اور دو کروڑ روپے کے عوض اسے رہائی نصیب ہوئی۔ ماڈل ٹاؤن سے 25 اگست کو ... چیف آف سٹاف جنرل طارق مجید کے داماد عامر ملک کو اغوا کیا گیا جس کو 3 ماہ بعد ... 65 لاکھ روپے ... کے عوض رہائی ملی۔ اسی طرح گرین ٹاؤن سے اغوا ہونے والے ملک محمد رمضان کے بیٹے غلام شبیر ... رحمت کالونی میں محمد جاوید ... ڈاکوؤں کے چنگل سے ... 50 لاکھ روپے ... تعلیم کے آفیسر محمد اشرف کے 5 سالہ بیٹے کو اغوا کر کے ملزم ...

پانچ ہو گئے۔ پولیس نے مبینہ مقابلوں میں 2010ء میں صوبہ بھر میں 170 افراد کو ہلاک کر دیا جس میں صرف لاہور میں 84 افراد کو پولیس مقابلوں میں پار کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے چونگ اور سمبڑیال سیالکوٹ میں ہونے والے مبینہ پولیس مقابلوں کا ازخود نوٹس بھی لیا ہے۔ اقبال ٹاؤن کے علاقہ میں پولیس نے ایک خوشحال مرد عامر کی سالگرہ پر چھاپہ مار کر اسے فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ صوبے میں جرائم کے واقعات دیکھیں تو سال 2010ء میں ... وقوعہ جس کی پہلے تعمیر کی گئی تھی ... پولیس کا تصور کرنے سے ... سیالکوٹ کے علاقہ حاجی پورہ میں دو سگے بھائیوں حافظ مغیث اور منیب کی پولیس ... دو ... پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں لوگوں کے ہجوم نے ... ہلاکت۔ اس واقعہ سے وطن عزیز کی دنیا بھر میں بدنامی اور جگ ...

پولیس نے مبینہ مقابلوں میں 2010ء میں صوبہ بھر میں 176 افراد کو ہلاک کر دیا

صرف لاہور میں 84 افراد کو پولیس مقابلوں میں پار کیا گیا سپریم کورٹ نے چونگ

اور سمبڑیال سیالکوٹ میں ہونے والے مبینہ پولیس مقابلوں کا ازخود نوٹس بھی لیا

قتل کے بعد پلاسٹک کی بالٹی میں ... لاہور میں اخلاقی جرأت پر ڈاکوؤں کی طرف سے شہریوں کو قتل کرنے کے 58 واقعات ہوئے جن میں ڈاکوؤں نے معصوم شہریوں کو ... کے بعد قتل کر دیا۔ سال 2010ء میں ڈاکوؤں نے ... شاہدرہ میں ... جھگڑا ... ہو گیا۔ ... خاتون ... ڈاکوؤں نے مزاحمت کرنے پر ... فائرنگ کا نشانہ بنا کر زخمی کر دیا جس میں ... ہنسائی ہوئی جبکہ لاہور، ... واقعہ کی ویڈیو نے لوگوں کے ہاتھوں ... سپریم کورٹ کے ... معصوم قرار ... ازخود نوٹس لیا ... عدالت ... نے مقتولین ... انصاف کے حوالے سے جو تحفظات ہیں وہاں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عام آدمی کو ہمارے ملک میں کتنا انصاف ملتا ہو گا۔ ... 6 سالہ ... والے بچے ...

ساحل سعید کو اغوا کیا گیا جس کی رہائی کے لئے 65 لاکھ دس ہزار پاؤنڈ ادائیگی کی گئی۔ بعد ازاں پیرس، فرانس اور پاکستان سے ملزمان پکڑے گئے۔

سال 2010ء کے پہلے مہینے جنوری میں عارف امیر عرف ٹیپو ٹرکاں والا کو نامعلوم افراد نے لاہور ائیرپورٹ پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ ... گروپ ... سے ... بڑی ... جس سے ... ایک ... ملزمان ... پولیس کی فائرنگ سے ... آرمی جنرل سردار لطیف کھوسہ کا بیٹا ... سمیت پکڑا گیا۔ ... بھائی عرفان ... عبدالرحمن اور تین بہنوں ... کے کمالات ... 31 ... انسپکٹر ... نے ... نسلی ... مسلم لیگ (ن) کے ... ایم پی اے اور سابق صوبائی وزیر ... سلطان ... نے اپنی ... سابق وفاقی وزیر سید سجاد حیدر کرمانی کی بیٹی سیدہ ... مارچ میں مسلم لیگ (ن) کے ... بلکہ ... پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ... تین افراد ... اس ... مارچ میں ... نے اپنے ... ایس پی ... ملک ... مسلم لیگ (ن) کے ... 30 لاکھ روپے مالیت کی نقدی و زیورات ... ماڈل ٹاؤن میں ... کے گھر سے ... لوٹ لیے گئے۔ علاوہ ازیں ... پولیس نے ... کی چار سالہ بچی ... کو اغوا ... لاہور میں کروڑ پتی تاجر ... نے اپنی 65 سالہ ... کے خلاف کسی کے ... چوری کرنے کا الزام لگا کر مقدمہ درج کرایا ... خاتون کی ... جوڑے کے ... ایک ... حافظ ... پولیس کی موجودگی میں تھانے میں گھس کر فائرنگ ... قتل کر دیا ... سال 2010ء میں ہونے والے ان واقعات سے پولیس کی کارکردگی کا پول کھل جاتا ہے اور "پولیس کا فرض ہے مدد آپ کی" کے نعرے پر یقین کرنے والے معصوم شہریوں کا اللہ حافظ ہے۔

نیب

حافظ مغیث

ٹیپو ٹرکاں والا عارف امیر

نوائے وقت سنڈے میگزین

سال 2010ء
کرتے ہو تلاش ستاروں کو خاک پر
علم و ادب کیلئے سانحات کا سال

خالد بہزاد ہاشمی

2010ء علم و ادب کیلئے سانحات کا سال رہا۔ اس سال آسمانِ ادب کے کئی درخشندہ ستارے اوجھل ہو گئے جن میں ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر انیس ناگی، سید قاسم محمود، معروف افسانہ نگار فرخندہ لودھی اور سید سبط الحسن ضیغم شامل ہیں۔ کئی کئی شخصیات ایسی ہمہ جہتی کی حامل ہوتی ہیں جن شخصیات کا دنیا سے چلے جانا کسی بڑے سانحے سے کم نہیں اور ان کے چلے جانے سے اب جانے والوں کی جگہ پُر ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ انتظار حسین نے ڈاکٹر وزیر آغا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صاحبِ فکر ادیب اور صفِ اول کے ان نقادوں میں شامل تھے جن کا علم و فن تسلیم شدہ ہے۔ ان کی تنقید نے ہمارے ہاں فرائڈ، ینگ اور ایڈلر کے نظریات کو متعارف کرایا۔ ان کا علمی ذوق ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر نے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس وقت اردو ادب میں سب سے بڑی شخصیت تھے۔ وہ تنقید کے بہت اچھے اور جدید نظم کو فروغ دینے والے اچھے شاعر تھے۔ وہ جدید انشائیہ کے بانی اور بہت اچھے انشائیہ نگار تھے۔ ان کے شعری مجموعے اور تنقیدی مضامین ایک طویل عرصے تک ادب کے طالب علموں کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ ان سے علمی و ادبی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ مدتوں پُر نہ ہو سکے گا۔ عطاالحق قاسمی نے ڈاکٹر وزیر آغا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک بہت بڑے صاحبِ مطالعہ شخص تھے اور ہم سب کے لئے ان کا نام ادب کے صفِ اول کے لوگوں میں تھا۔ ادب کے حوالے سے ان کا ویژن بہت وسیع تھا۔ انہوں نے انشائیہ کو باقاعدہ ایک تحریک کی شکل دی اور اس میں اہم کردار ادا کیا۔ اپنے ادبی رسالہ اوراق کے ذریعے وہ ایک منفرد طرز کی شخصیت کے حامل تھے۔ وہ دوستوں کی محفل میں گل افشانی گفتار کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ میری جب بھی ان سے ملاقات ہوئی میں نے خود کو ان کی صحبت میں فرحاں و شاداں پایا۔

حفیظ الرحمٰن احسن نے کہا کہ میرا آغا صاحب سے ذاتی تعارف 1965ء سے تھا۔ انہیں بے حد خلیق اور شریف النفس انسان پایا۔ میری یادوں میں وہ اردو ادب کی ان عظیم شخصیات میں سے تھے جنہوں نے اپنے خیالات اور ادبی خدمات میں نوجوان نسل کو خاص طور پر متاثر کیا۔ انہوں نے ہمیشہ سچائی اور منطقیت کا دامن تھامے رکھا۔ اردو ادب ان کی خدمات کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ ڈاکٹر جاوید نے کہا یہ ایک روایتی جملہ ہے کہ کسی کے وفات پا جانے والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا خلا پُر نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے انتقال کے حوالے سے یہ جملہ بالکل سچائی اور صداقت کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ وہ شاعر، ادیب، انشائیہ نگار اور نقاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے اور کھرے انسان بھی تھے۔ ان کی وفات سے علم و ادب کا جو نقصان ہوا ہے وہ مدتوں پورا نہ ہو سکے گا۔ ڈاکٹر وزیر آغا کا مطالعہ وسیع تھا اور مغربی ادب اور دنیا کی دوسری زبانوں سے منتقل ہونے والی ہر کتاب ان کے زیرِ مطالعہ رہتی تھی۔ موضوعات کی قید نہیں، علم و ادب کے علاوہ سماجی، معاشرتی اور اقتصادی معاملات پر ان کی نہ صرف گہری نظر تھی بلکہ ان کے بارے میں وقتاً فوقتاً اظہار بھی کرتے تھے۔ ان کی تخلیقات کے علاوہ ان کی گفتگو، جو انہوں نے یونیورسٹی اور کالجز کے طلباء کے سامنے کی، وہ بھی ایک خزانہ ہے۔ اگر ان کا ریکارڈ جمع کیا جائے تو ان کی شاعری کے اصول اور فکر کی تفہیم میں آسانی ہو۔

گاؤں میں پیدا ہونے اور ابتدائی عمر وہیں گزارنے کی وجہ سے انہیں فطرت سے ایک لگاؤ تھا اور فطرت سے محبت کا احساس ان کی شاعری میں بھرپور انداز میں نمایاں ہوا ہے۔ سرسبز کھیت، لہلہاتے کھیت اور دیہات کے فطری مناظر ان کی شاعری کا حصہ ہیں۔ ان کی فکر اور سوچ بہت گہری تھی۔ ان کا کام ایسا نہیں کہ اسے نظر انداز کیا جا سکے۔ جہاں انہوں نے کسی کی تعریف کی وہاں انہوں نے اختلاف بھی پوری دیانت داری کے ساتھ کیا۔

ڈاکٹر وزیر آغا نے اپنے بعد میں آنے والوں کی ایک پوری نسل کی تربیت کی اور انہیں زندگی کے وسیع تر معنی سمجھائے۔ علم و ادب کی جدید کروٹوں سے آگاہ کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ وقت اگر فیصلہ کیا جائے تو ان گنت لکھنے والوں نے ان کی سوچ اور فکر سے فیض پایا اور ادب کے نئے افق روشن کئے۔ پچاس کے قریب وزیر آغا کی ادبی تخلیقات ہیں۔ ان سے روشنی لیتے اور کسب فیض کرتے والوں نے ادب کو نکھارا۔ اس کی تخلیق مشکل ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا ایک ایسی آواز تھے جو زیادہ دیر تک گونجتی رہے گی۔ ہر نقش کے بعد دوسرا نقش بنتا ہے اور ہم بھی یہی کچھ کرتے ہیں۔ آج ان کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

ڈاکٹر تحسین فراقی نے کہا کہ اردو ادب کی نابغہ روزگار شخصیت ڈاکٹر وزیر آغا کی رحلت اردو دنیا کے لئے ایک بڑے سانحے کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنی پوری فکری ریاضت سے اردو ادب کو نئی فکر اور ایک نئی جہت دی۔ تنقید، انشائیہ، شاعری اور جدید نظم کے حوالے سے ان کا کام اتنا وقیع ہے کہ اسے کبھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے تحقیق اور تصوف، ادب و فلسفہ، عمرانیات اور نفسیات کے بیچ ایک ایسا رابطہ قائم کیا جس سے تخلیقی رشتے دریافت کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ ان کی موت ادب کا بہت بڑا نقصان ہے۔

شاہد اسحاق نے کہا کہ ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید میں فکر کا پہلو ہمیشہ نمایاں رہا۔ ان کی تحقیق، تخلیق اور تنقید کا دائرہ بہت وسیع تھا اور ادب کی کوئی صنف ایسی نہیں جس پر انہوں نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ علم و ادب کے لئے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ ان کے جانے سے ایک عہد ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے کہا کہ ڈاکٹر وزیر آغا ان معدودے چند لوگوں میں سے تھے جو اپنی تخلیقی، تنقیدی اور فکری زندگی میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا فریضہ انجام دے چکے ہیں اور تخلیق اور تنقیدی زندگی کے فاصلے کو ختم کرنے کا اقدام کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ اس فکری اور ادبی زندگی کا محور کرتے ہیں جس میں تخلیقی لمحات کا محور ہوتا ہے۔ وہ زندگی کا معلوم تہذیبی اور فکری تجربہ ہیں۔ یہی ان کی تہذیب کے تخلیقی نمائندے اور ان کا مظہر ہوتے ہیں۔ آغا صاحب کی رحلت سے ہم اپنی تہذیب کے ایک بے مثال مظہر سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس بات کو وہ لوگ بہتر سمجھتے ہیں جو ان کی مجالس میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر اے بی اشرف کے بقول تحقیقی اور تنقیدی زندگیوں میں ایک نہایت عمدہ توضیح حاصل رہتی ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے یہاں قول کا تضاد اور فکری سطح پر شخصیت کے کسی تضاد کا مظاہرہ نہیں ہے۔ آغا صاحب ان عوارض کی زد میں کبھی نہیں آئے۔ آغا صاحب کو جس طرف سے ایک گہری دلسوزی سے تحقیق کی روح عطا ہوئی ان کے قلم نے اپنے عہد اور آخری دم تک جاری رکھا۔ ان کے غیر معمولی دم سے ہم کنار کیا تھا۔ اس ہی لئے ان کے تحقیقی اور تنقیدی کام کو دوام حاصل رہے گا۔ وہ سائنس، فلسفہ اور عمرانیات کو ملا کر دیکھتے تھے اور اسی کے باعث وہ اپنی آخری عمر تک تخلیقی طور پر فعال رہے۔ بقول ان کے عظیم ورثے کے طور پر ان کے عقیدت مندوں نے انہیں ہمیشہ یاد رکھا۔ ان کے انتقال سے ادبی دنیا ایک عظیم شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔

بیاد مرحوم یہ کہا گیا کہ ڈاکٹر وزیر آغا نے 18 مئی 1922ء سے 7 ستمبر 2010ء تک کے 88 سال میں شعر و ادب کو تخلیق اور تحقیق کے حوالے سے شاعری (6 کتب)، تنقید (9 کتب)، انشائیے (3 کتب)، متفرق (9 کتب) اور 27 سے زائد کتب ادب کو عطا کیں۔ ان کے بعد بھی یہ شعر کہا جا سکتا ہے:

شب کی تنہائی کی خاطر ہمیں جانا پڑا
شام کے کام ابھی ہم نے سنوارے بھی نہ تھے

روش ہی ایسے لوگوں میں سے ایک تھے جن پر اس کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

ایسے بڑھتے کر منزلیں رستے میں بچھ گئیں
ایسے گئے کہ پھر دل بھی رکا ہوا

ڈاکٹر وزیر آغا وزیر کوٹ سرگودھا سے لے کر سارے اردو ادب تک ہمیشہ اوراق کی پہچان اور کائنات کے اسرار و رموز کی سے بڑی دنیاؤں کا کھوج لگانے میں مصروف رہے۔ ڈاکٹر انور سدید، سجاد نقوی، غلام الثقلین نقوی، غلام جیلانی اصغر اور ان کی محفلوں کی جان دوسرے احباب کے بارے میں تو ان کی مجلس کے گمشدہ یاد آتی ہیں مگر انہوں نے تو تمام اپنے ناقدین کے بارے میں بھی حسن طرف سے کام لیا۔ ڈاکٹر انور سدید کو 20 جولائی 1981ء کو لکھے گئے خط (اب مطبوعہ) میں لکھتے ہیں: "آپ نے لکھا ہے کہ ان دنوں عطاالحق قاسمی نے آپ کی خوب خبر لی ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ عطاالحق قاسمی صاحبِ طبیعت کے نوجوان ہیں۔ جب ان سے ملاقات ہوتی ہے تو سارے گلے شکوے دھل جاتے ہیں۔" یہی بات ہے کہ احمد ندیم قاسمی اور ڈاکٹر وزیر آغا دونوں قد آور شخصیتیں تھیں اور اب ان کے جانے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ ادب کے اکھاڑے کی رونق چلی گئی۔ آنے والوں کی آنکھیں کے لئے سرمہ کا کام دیتی تھی اب کہیں نظر نہیں آتی۔

ایک اچھے افسانہ نگار اور ایک جہاندیدہ ان کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے موجود ہے۔ آخر میں آغا صاحب کے چند اشعار دوسری کتابوں کے باعث آغا صاحب کے ان تخلیقی مظہر نامے کی طرف اب تک بہت کم توجہ دی گئی۔

احسان اللہ ثاقب نے کہا کہ ڈاکٹر وزیر آغا ملک کے ممتاز صحافی، صاحبِ طرز ادیب، باکمال محقق اور نئی صنف نثر انشائیہ کے عظیم محسن تھے۔ موصوف نے اس صنف کو رواج دینے اور مقبولِ عام بنانے کے لئے تاریخی کام کیا۔ اس حوالے سے انہوں نے اپنے رسالہ "اوراق" میں ایک مسلسل مہم چلائی جس کے نتیجے میں انشائیہ کی باقاعدہ مرتب کردی گئی اور انشائیہ نگاری کو ملک گیر رواج ملا۔ ڈاکٹر وزیر آغا کی کتاب "خیال پارے" کو انشائیوں کی پہلی کتاب کا درجہ حاصل ہوا۔ بعد ازاں 1996ء میں کلیاتی سے اردو وزیر آغا کے نام سے انشائیوں کی کلیات کی اشاعت نے اس نئی صنف نثر کو مزید استحکام بخشا۔ اس طرح اردو ادب میں ڈاکٹر وزیر آغا اور انشائیہ دونوں لازم و ملزوم ہو گئے ہیں۔ بقول ڈاکٹر معین الرحمٰن "ایک طرح مشوی" کے ساتھ مولانا محمد حسین آزاد کا نام ذہن میں ابھرتا ہے اسی طرح انشائیہ کے ساتھ موجودہ حوالے سے یقیناً وزیر آغا کا نام ذہن میں آتا ہے۔

دھوپ کے ساتھ گیا ساتھ نبھانے والا
اب کہاں آئے گا وہ لوٹ کے آنے والا

سید قاسم محمود کی رحلت سے اردو ادب کا دامن ایک بے مثال مایہ ناز مصنف، مترجم اور ناشر سے محروم ہو گیا۔ انہوں نے جناب ہو یا سائنس کی فکر، رسالہ "ادب لطیف"، "سیارہ ڈائجسٹ"، "ادب لطیف" کی ادارت اور دیگر اخبارات و جرائد سے وابستگی اختیار کی۔ فرہنگ، معاشیات، قاموس، انسائیکلوپیڈیا، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، شاہکار جریدی کتب کا سلسلہ، ماہنامہ سائنس میگزین کا اجرا، انسائیکلوپیڈیا کی کلیات، انسائیکلوپیڈیا پاکستان کی تدوین و اشاعت، علم القرآن (قرآن پاک کی عربی، انگریزی، اردو، ہندی، گجراتی زبانوں میں پیرو در تدوین، اشاعت)، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، سیرت انسائیکلوپیڈیا اور انسائیکلوپیڈیا احیائے اسلام کی تصنیف، تدوین و ترتیب جاری رکھی۔ سید قاسم محمود اپنی ذات میں ایک ہی تھے۔ وہ ذہین اور تحقیق کا ذوق رکھنے والے تھے جو لکھنے کا سوچتے اور ایک وقت ان کے ذہن میں پیدا ہونے والا دوسرے ادبی منصوبے پر کام کے لئے سرگرداں ہو جاتے۔ مگر تو جیسے ان سے کوسوں دور بھاگتی۔ دورِ طالب علمی میں غربت، مفلسی اور تنگی کے صبر آزما اور کٹھن دور سے گزرے اور انہیں غریب طالب علموں اور زمانے کے دکھی افراد کی مجبوریوں کا اندازہ ہوا اور انہوں نے غریب طبقے کو سستی ترین کتاب فراہم کرنے کا بیڑا اٹھایا اور "شاہکار بک" کے عنوان سے مہنگی ترین کتب کو ہر غریب نادار اور سفید پوش کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ انسان کی محبت، افسانہ نگاری اور ادبی تنظیم کے ذوق تھے۔ انہوں نے ادب میں پرانے رویوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور نئی نسل کے لئے نئی راہیں متعین کیں۔ انہوں نے افسانے اور ناول کی نئی طرز عطا کی اور تنقید کو بھی نئے پہلوؤں سے روشناس کرایا۔ وہ شعر و ادب اور ادب کے تمام شعبوں سے آگاہ تھے۔ فرخندہ لودھی گورنمنٹ کالج لاہور کی چیف لائبریرین اور پنجابی کی معروف افسانہ نگار تھیں۔ انہوں نے 1957ء میں جامعہ پنجاب کے شعبہ لائبریری سائنس سے ڈپلومہ حاصل کیا اور اگست 1958ء میں کوئین میری کالج سے ملازمت کا آغاز کیا۔ اسی دوران انہوں نے اپنے دو مختصر افسانوں کو نذر قلیپ اور شہر کے لوگ سے شہرت حاصل کی اور ایک طویل افسانہ رات کی باہنوں میں تخلیق کیا۔ جو عالمی طور پر ملک کی پچاس سالہ تاریخ کا ایک زاویہ بن گیا۔ ان کے قلم سے بے رشتہ کے باعث ہی انہیں 2004ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی حاصل ہوا۔ 2007ء میں مسعود کھدر پوش فاؤنڈیشن ایوارڈ اور 2008ء میں وارث شاہ پنجابی کانفرنس لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ ملا۔ 1990ء میں اعزازی طور پر لائبریری سائنس کا مضمون متعارف کرانے میں کامیاب ہو گئیں اور ان کی کوششوں سے 1995ء سے ان کا سرٹیفکیٹ کے کالجز پر سرکاری طور پر پنجاب نے دستخط کئے۔ سید سبط الحسن ضیغم پنجابی زبان و ادب کا معتبر نام اور حوالہ تھے۔ انہوں نے پاکستان پنجابی ادبی بورڈ کی بنیاد رکھی اور پنجابی ادب کے فروغ و ترویج کیلئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے پنجابی کے کلاسیکل اور جدید ادب کو کوششوں سے فروغ دینے میں منتقل کرنے کی کاوشیں بھی کیں۔ انہوں نے کئی کتب کے مصنف تھے۔ وہ بھارت کے علاوہ امریکہ اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں پنجابی زبان پر ہونے والی تحقیق کے راہبر رہے۔ پنجابی زبان ان کا اوڑھنا بچھونا تھی اور نصف صدی تک انہوں نے اس زبان کی خدمت کی۔ انہوں نے معروف صوفی شاعر میاں محمد بخش کی شہرۂ آفاق تصنیف "سیف الملوک" پر پانچ سو صفحات پر مشتمل مستند کتاب تحریر کی۔ جبکہ پانچ زبانوں میں تحریر کردہ "قصہ ہیر وارث شاہ" نے بہت شہرت حاصل کی۔ وہ پنجابی کے شیکسپیئر وارث شاہ پر تحقیق کے حوالے سے ایک معتبر حوالہ تھے۔ انہوں نے مجلس وارث شاہ بنائی۔ وارث شاہ پر نہ صرف کتاب تحریر کی بلکہ جنڈیالہ شیر خان میں جہاں ان کی قبر ہے وہاں مزار کی تعمیر کے لئے بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی بلھے شاہ پر کتاب بھی خاصی معروف ہوئی۔ گوکھی پیر کمال احمد کی کے حوالے سے مشرقی پنجاب کے ادیبوں، دانشوروں کا ان سے رابطہ تھا جبکہ مشرقی پنجاب کے دانشوران کی پنجابی ادبی بورڈ کی لائبریری سے بھی بھرپور استفادہ کرتے تھے۔ ان کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ پنجابی زبان و ادب ان کے کام کو ہمیشہ سراہے اور یاد رکھے گی۔

ڈاکٹر وزیر آغا

سید سبط حسن ضیغم

فرخندہ لودھی

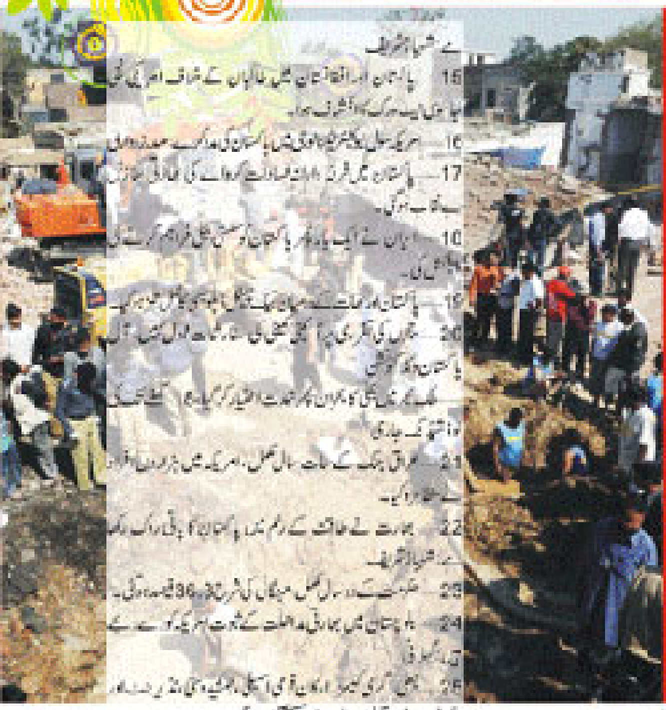

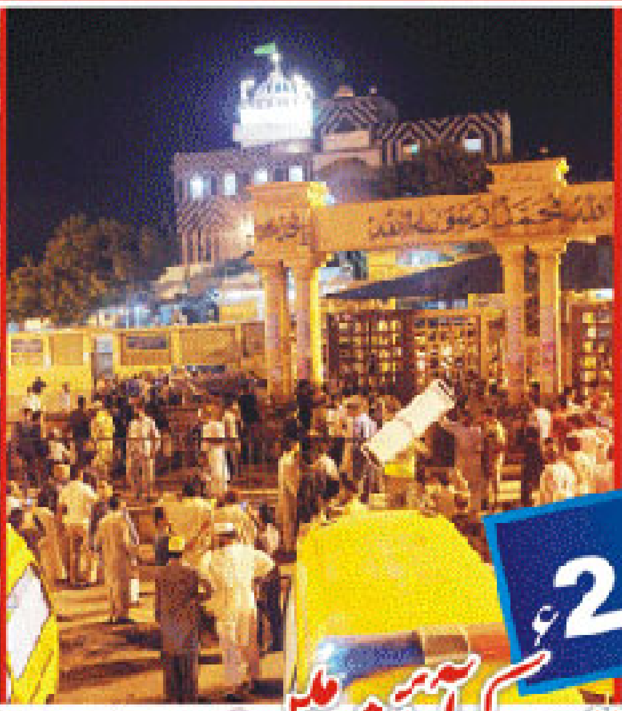

سال 2010ء حالات وواقعات کے آئینہ میں

عائشہ بشیر

سال 2010ء کی رخصت ... سال کے 365 دنوں اور 4380 گھنٹوں میں پاکستان میں ہونے والے ... [illegible]

... سال 2010ء میں ... [illegible]

جنوری 2010ء

1۔۔۔لکی مروت میں والی بال میچ کے دوران خودکش کار بم دھماکہ، 96 افراد ہلاک جبکہ 200 زخمی ہوئے۔

2۔۔۔صدر زرداری میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کسی کو غلط فہمی ہے تو دور کرلے: وزیراعظم

3۔۔۔[illegible]

4۔۔۔دبئی: دنیا کی بلند ترین عمارت "برج خلیفہ" کا افتتاح کیا گیا۔

5۔۔۔[illegible]

[illegible]

☆امریکی عدالت کی طرف سے عافیہ صدیقی کو سزا☆☆امریکی فوج نے بلوچستان میں حملوں کا منصوبہ بنالیا☆پاکستان نے فضائی حدود کی خلاف ورزی پر نیٹو افواج کی سپلائی روک دی

☆وزیراعظم نے حج کرپشن سکینڈل میں ملوث وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی کو برطرف کردیا

[illegible]

حامد سعید کاظمی

جولین اسانج

عافیہ صدیقی

☆نوائے وقت قومی ریفرنڈم میں 99 فیصد عوام نے کالا باغ ڈیم کے حق میں فیصلہ دے دیا

☆اقوام متحدہ نے پاکستانی سیلاب زدگان کے لئے دو ارب ڈالر امداد کی اپیل کر دی ☆وکی لیکس کے

بانی کو لندن میں گرفتار کر لیا گیا ☆جعلی ڈگری کیس میں قومی و صوبائی اسمبلی کے کئی ارکان مستعفی ہوئے

کالاباغ ڈیم قومی ریفرنڈم

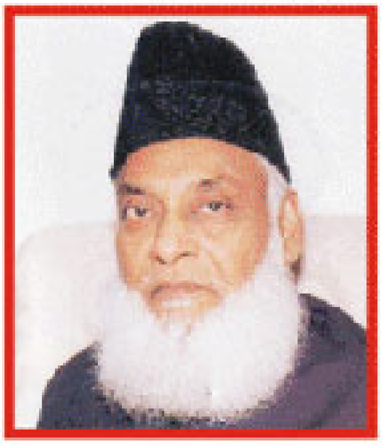

ڈاکٹر اسرار احمد

ڈاکٹر عمران فاروق

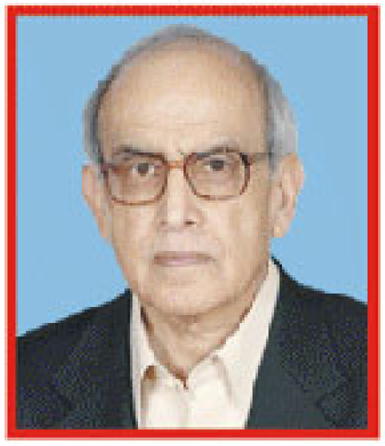

سردار فاروق لغاری

یونانی طریقہ علاج
INFERTILITY
میں کامیابی کا تناسب
95 فیصد ہے
جبکہ دیگر تمام طریقہ علاج میں
یہ شرح 20 سے 25 فیصد ہے
فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے

بے اولادی کا مکمل علاج

جوہرِ خاص® (جواہر والا)

یونانی طریقہ علاج کی منفرد خوبی یہ ہے کہ منفی اثرات کے بغیر مردانہ و زنانہ بانجھ پن سے نجات دلاتا ہے

مکمل تشخیص اور کامیاب علاج کے لیے مستند معالج کا ہونا اولین شرط ہے

ان شاء اللہ بیٹا پیدا ہوگا

اولاد نرینہ کا نہ ہونا یعنی بیٹیاں پیدا ہونا۔ اس سلسلے میں عموماً عورتوں کو الزام دیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرد میں اولاد بنانے والے جرثومے (Y) اور عورت میں (X) ہوتے ہیں۔ اب اگر مرد کے جرثومے طاقتور ہوں گے تو بیٹا پیدا ہوگا ورنہ بیٹی پیدا ہوگی۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ مرد کے جرثومے اگر کمزور ہیں تو کیا انہیں طاقتور بنایا جا سکتا ہے۔ جی ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پروفیسر صاحب کی طویل ریسرچ سے ایسا نسخہ ترتیب دیا جا چکا ہے جس کے استعمال سے آپ حسب خواہش بیٹا پیدا کر سکتے ہیں۔ اس نسخے سے بے شمار لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ کامیابی کا تناسب 95 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔

خداوند کریم نے ہر عورت اور مرد کے دل میں اولاد کی جو محبت رکھی ہے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسی دولت ہے جس کے سامنے دنیا کی ہر آسائش اور ہر نعمت کمتر محسوس ہوتی ہے۔ ہر شادی شدہ جوڑے کی اولین خواہش اور تمنا اولاد کا حصول ہے۔ اولاد عورت اور مرد کے ازدواجی رشتے کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اولاد خاندانوں کی بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ آباؤ اجداد کے نام و نسل کو جاری رکھنے کا ذریعہ بھی ہے اور یہی بڑھاپے میں ماں باپ کا سہارا ہے۔ الغرض گھر وہی ہے جس میں معصوم بچوں کی دلفریب شرارتیں نظر آئیں۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں جو عورت یا مرد کو اولاد جیسی پیاری نعمت سے محروم کر دیتی ہیں۔ مردوں کو اولاد سے محروم کرنے والی بیماریوں میں ایزوسپرمیا، اولیگو سپرمیا، ہائیڈروسل، ویری کوسل، کن پیڑے اور اعصابی کمزوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں جب کہ عورتوں میں ٹیوبز بلاک، اٹھرا، رسولیاں، قدرتی نظام کی خرابی، اور جسیے یا وغیرہ جیسی بیماریاں اولاد سے محرومی کا باعث بنتی ہیں۔ طب نبوی دواخانہ کے روح رواں اور بین الاقوامی شہرت کے حامل پروفیسر حکیم سجاد قادری صاحب کی سالہا سال کی تحقیق اور ریسرچ کے نتیجے میں **"جوہر خاص"** جیسا شہرہ آفاق نسخہ مرتب کیا گیا ہے جس کے استعمال سے خواتین و حضرات میں بانجھ پن کی تمام بیماریاں جڑ سے ختم ہو جاتی ہیں اور بانجھ مرد اور عورت مکمل طور پر صحت یاب ہو کر اولاد جیسی عظیم نعمت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جو خواتین و حضرات ابھی تک اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں اور مختلف نیم حکیموں کی بھول بھلیوں میں ہیں پورے اعتماد سے طب نبوی دواخانہ، پروفیسر حکیم سجاد قادری صاحب سے بالمشافہ ملیں ان شاء اللہ صاحب اولاد ہو کر ساری زندگی دعائیں دیں گے۔ جب کہ اس حوالے سے جدید میڈیکل سائنس کچھ غیر فطری طریقے بیان کرتی ہے۔ یعنی جن خواتین و حضرات کے ہاں اولاد نہیں ہوتی وہ غیر طبعی طریقوں سے حصول اولاد کی کوشش کر سکتے ہیں۔ ان غیر طبعی، غیر فطری اور مصنوعی طریقوں کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جا رہا ہے تاکہ بانجھ پن میں مبتلا خواتین و حضرات علاج سے پہلے آگاہی حاصل کر سکیں۔ ان مصنوعی طریقوں میں دو ٹیکنیکس زیادہ اہم ہیں جن کا ذکر کر رہے ہیں۔

کینیڈا کا طویل طبی دورہ کرنے کے بعد وطن واپسی
بے شمار بے اولاد جوڑوں کے لیے خوشخبری
پروفیسر الحاج صاحبزادہ حکیم سجاد قادری

IVF کیا ہے؟

IVF مخفف ہے Inverto Fertilization کا، جسے عام زبان میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کہا جاتا ہے۔ یہ ٹیکنیک خواتین پر اپلائی کی جاتی ہے۔ IVF کی ٹیکنیک ہمیشہ سے متنازع رہی ہے۔ لوگ اسے غیر شرعی اور بعض لوگ اسے ویسے ہی غیر مناسب عمل قرار دیتے ہیں۔ IVF یعنی ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں کامیاب علاج کی شرح 20 سے 30 فیصد تک ہے اور ایک خاص عمر کو پہنچ کر مریضہ پر یہ عمل اپلائی نہیں ہو سکتا۔ یعنی اگر مریضہ کی عمر زیادہ ہو جائے تو IVF میں کامیابی کے چانسز اور بھی معدوم ہو جاتے ہیں۔

ICSI کیا ہے؟

ICSI کا مطلب ہے انٹرا سائٹو پلازمک سپرم انجکشن۔ یہ ٹیکنیک مردوں پر اپلائی کی جاتی ہے۔ واضح ہو کہ یہ ٹیکنیک بھی بہت رسکی ہے اور اس میں بھی کامیابی کا تناسب 20 سے 25 فیصد ہے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر اس ٹیکنیک سے مرد کو بانجھ پن سے نجات نہ ملے تو انگریزی طریقہ علاج میں ایسے مرد کو لاعلاج قرار دیا جاتا ہے اور مذکورہ بالا دونوں طریقہ ہائے علاج بہت مہنگے بھی ہیں، جن کے اخراجات ہر مریض برداشت نہیں کر سکتا۔

امراض مخصوصہ | ہیپاٹائٹس | شوگر | ہائی بلڈ پریشر | جوڑوں کا درد | دائمی قبض | کیل مہاسے چھائیاں | موٹاپا | دمہ | دائمی نزلہ و کیلر | نشہ | اور بدخوابی کا مکمل شافی علاج کیا جاتا ہے

بالگیر®

آپ اپنے کھوئے ہوئے بال دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں

بظاہر ناممکن ۔۔۔ اب ممکن ہو گیا ہے

"بالگیر" ان خواتین و حضرات کے لیے حیرت انگیز طور پر تخلیق کی ایجاد ہے جس کی بدولت آپ اپنے کھوئے ہوئے بال دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بظاہر یہ آپ کو ناممکن لگتا ہے لیکن آپ کو یقین کرنا ہوگا کیونکہ حکیم سجاد قادری صاحب کی سالہا سال کی انتھک تحقیق و ریسرچ کے نتیجے میں تخلیق ہو چکا ہے۔

یہ صرف دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے

بالگو

خواتین کے ناپسندیدہ بالوں کا یقینی خاتمہ

ایسی خواتین جن کے چہرے پر مردوں جیسے بال اگ آنے سے ان کے حسن کو گہن لگ جاتا ہے بالگو کے استعمال سے نہ صرف بال ختم ہو جاتے ہیں بلکہ ان ناپسندیدہ بالوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جاتا ہے

جوہرِ عظیم® — قوت و توانائی کا بے مثال خزانہ

"جوہر عظیم" نباتات سے تیار ہونے والا وہ کثیر الفوائد مرکب ہے جس نے طبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ خالص قیمتی و نایاب جڑی بوٹیوں کے جواہر سے تیار کردہ "جوہر عظیم" وہ شاہکار نسخہ ہے جو اعصابی کمزوری میں مبتلا مردوں کو جینے کی نئی امنگ دیتا ہے۔ ہر قسم کی کیمیاوی و دیگر ادویات سے پاک ہے۔

دوسرے شہروں کے حضرات ادویات بذریعہ وی پی پارسل منگوا سکتے ہیں۔

اوقات کار: صبح 9 بجے سے شام 7 بجے تک

راولپنڈی شیڈول

7 جنوری 2011 - 21 جنوری 2011
4 فروری 2011 - 18 فروری 2011

کو حکیم صاحب **ہوٹل رائل پیلس** بالمقابل ٹیلی لینڈ ایوب پارک راولپنڈی کینٹ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے

اوقات کار: صبح 9 بجے سے رات 9 بجے تک
0300-4277943

الحاج صاحبزادہ حکیم سجاد قادری

طب نبوی فاؤنڈیشن
Email: balgeer@hotmail.com
Website: balgeer.com

36-ڈی لوئر مال
بس اسٹاپ
سیکرٹریٹ لاہور

لاہور کے علاوہ ہماری کوئی برانچ نہیں
HELPLINE
042-37214638
042-37214639
0300-4277943

26 دسمبر 2010ء

itsurdu.blogspot.com

پاسپورٹ کمیشن کا بلایا جائے گا۔ زرداری بھارتی وزیر داخلہ
20۔ بھارت میں سیشن حکومت کا نیا ٹنڈر بلیک کر کے پاکستان کا اعلان
27۔ پاکستان بھی افغانستان سے ٹرانزٹ بلاک چاہتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم
28۔ ملتان نے کی ٹیسٹ اور کرکٹ کے مالی بحران کا اعلان
30۔ سپریم کورٹ نے 18 ویں ترمیم کے بیشتر حصے کی سماعت کی ہدایت
دسمبر 2010ء
1۔ نیٹو کی سپلائی لائن پر حملہ، 40 افراد ہلاک 200 زخمی ہو گئے۔
2۔ میچ فکسنگ کے سلسلے میں آئی سی سی نے سلمان آصف اور عامر کو معطل کر دیا۔
3۔ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ، 65 افراد ہلاک اور 200 زخمی ہو گئے۔
4۔ کراچی کے علاقوں سے جاں بحق افراد کو شامل کر دیا گیا۔
5۔ سیلاب زدگان کے لئے امداد کی اپیل کی گئی۔
6۔ حکومتی چینی کے بحران کے حوالے سے "غیر مستحکم" کی اطلاعات شروع کر دیں۔
7۔ امریکی پادری نے قرآن پاک نذر آتش کرنے کا اعلان کیا۔ امریکی فوج کے لئے خطرہ بن گیا۔
8۔ اعصام الحق پہلی اوپن میں فائنل میں پہنچنے والے پہلے پاکستانی کھلاڑی بن گئے۔
9۔ امریکی پادری نے قرآن پاک جلانے کا منصوبہ ترک کرنے کا اعلان کر دیا۔
10۔ قومی اسمبلی میں 90 فیصد عوام نے کالا باغ ڈیم کے حق میں فیصلہ دے دیا۔
13۔ کالا باغ ڈیم کے حوالے سے قرارداد منظور کر لی گئی۔
14۔ کراچی میں دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ۔
15۔ امریکہ پاکستان میں مداخلت نہیں کر رہا۔
16۔ ایم کیو ایم کے رہنما ڈاکٹر عمران فاروق لندن میں قتل کر دیے گئے۔
17۔ سیلاب زدگان کیلئے قوم سے 2 ارب ڈالر امداد کی اپیل کی گئی۔
18۔ مشرف نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔
19۔ بلوچستان میں 3 دھماکوں میں 40 افراد جاں بحق ہو گئے۔
20۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں کرفیو جاری رہا۔
21۔ کراچی میں سکول وین دریا میں گرنے سے 30 بچے جاں بحق ہو گئے۔
22۔ وفاقی حکومت نے 72 یونیورسٹیوں میں تعلیمی پابندیوں کا اعلان کیا۔
23۔ امریکی عدالت نے عافیہ صدیقی کو 86 سال قید کی سزا سنا دی۔
24۔ عافیہ کی سزا کے خلاف ملک بھر میں احتجاج اور ہڑتال ہوئی۔
25۔ کامن ویلتھ گیمز کے حوالے سے بھارت کی تیاریوں پر تحفظات کا اظہار کیا گیا۔
26۔ نیٹو ہیلی کاپٹروں کی پاکستانی علاقے میں کارروائی سے 30 افراد جاں بحق ہو گئے۔
27۔ کشمیری رہنماؤں نے بھارت کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش مسترد کر دی۔
28۔ امریکہ نے شمالی علاقے میں حملے کی دھمکی دے دی۔
29۔ ڈرون حملے جاری رہیں گے۔ امریکی فوج
30۔ بابری مسجد کیس میں بھارتی ہائیکورٹ نے متنازعہ فیصلہ دے دیا۔
اکتوبر 2010ء
1۔ لندن میں مشرف کی نئی جماعت کا اعلان
2۔ پاکستانی علاقے میں نیٹو حملے کے بعد پاکستان نے نیٹو سپلائی بند کر دی۔
3۔ اسلام آباد میں نیٹو کے 28 آئل ٹینکروں کو آگ لگا دی گئی۔
4۔ ججز کی بحالی کے نوٹیفکیشن کی واپسی کی خبروں کی تردید کر دی گئی۔
5۔ عمران فاروق قتل کیس میں اہم پیشرفت ہوئی۔
6۔ نیٹو کے 90 ٹینکروں کو آگ لگا دی گئی۔

امریکہ نے پاکستان سے کرم ایجنسی حملے میں فوجیوں کی شہادت پر معافی مانگ لی۔
کراچی میں عبداللہ غازی کے مزار پر 2 خودکش دھماکوں میں 12 افراد ہلاک، 60 زخمی ہو گئے۔
8۔ وزیر اعظم گیلانی نے تین ملکوں کے دورے کا آغاز کر دیا۔
9۔ طالبان نے کئی نیٹو ٹینکروں کو تباہ کر دیا۔
10۔ بھارتی سیکیورٹی فورسز کے ہاتھوں کشمیر میں ہلاکتیں جاری رہیں۔
11۔ سپریم کورٹ نے این آر او کیس میں مزید مہلت کی حکومتی درخواست مسترد کر دی۔
12۔ ججز کی بحالی کے نوٹیفکیشن کی واپسی کی تردید کر دی گئی۔
13۔ چلی کی کان میں پھنسے 33 کان کنوں کو بحفاظت نکال لیا گیا۔
14۔ امریکی فوج نے پاکستان کے اندر حملوں کا منصوبہ بنایا۔
15۔ جلسوں کو روکنے کا اعلان، وزیر اعظم نے سپریم کورٹ کا احترام کرنے کا کہا۔

عامر خان

16۔ امریکی کمانڈر نے پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں کے متعلق تحفظات کا اظہار کیا۔
17۔ مسلم لیگ ن نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی حمایت کی۔ نواز شریف
18۔ آرٹیکل 6 اور 190 کے تحت انتظامیہ عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کی پابند ہے۔ سپریم کورٹ
19۔ پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہوا۔
20۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری رکھیں۔
پاکستان میں جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں۔ صدر زرداری
سابق صدر فاروق لغاری انتقال کر گئے۔

21۔ مسئلہ کشمیر پر ثالثی نہیں کر سکتے۔ پاکستان سے ایٹمی معاہدہ نہیں ہو گا۔ امریکہ
22۔ سپریم کورٹ کے حکم پر کراچی میں آپریشن، 9 افراد ہلاک ہو گئے۔
23۔ امریکہ نے حکومت کو دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے دباؤ ڈالا۔
24۔ ٹونی بلیئر کی خواہش ہے کہ اسلام قبول کر لیں۔
25۔ پاکستان میں سیلاب متاثرین کی امداد کا اعلان کیا گیا۔
26۔ پولیو مہم کا آغاز کر دیا گیا۔
27۔ عاصمہ جہانگیر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر منتخب ہو گئیں۔
28۔ انتخابات میں بے ضابطگیوں پر الیکشن کمیشن نے نوٹس لے لیا۔
نے از خود نوٹس لے لیا۔
4۔ سیالکوٹ میں 26 ارب روپے کی کرپشن کا انکشاف ہوا۔
6۔ چین میں شاپنگ مال میں آتشزدگی سے 19 افراد ہلاک ہو گئے۔
7۔ دہشت گردوں کے خلاف پاکستان کی کارروائی امریکی توقعات کے مطابق نہیں ہے۔
8۔ بلوچستان میں بارش اور برفباری سے 110 افراد ہلاک ہو گئے۔
9۔ مقبوضہ بیت المقدس میں مزید 1300 گھر تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔
10۔ وفاقی کابینہ نے ریفارمڈ جی ایس ٹی کی منظوری دے دی۔
11۔ کراچی میں سی آئی ڈی سنٹر پر حملہ، 21 افراد ہلاک 140 زخمی ہو گئے۔
12۔ قومی اسمبلی میں 70 ارکان نے حکومت کے خلاف ووٹ دیا۔

☆16 ویں ایشین گیمز میں پاکستانی مردوں نے ہاکی اور ویمن کرکٹ ٹیم نے گولڈ میڈل جیتا ☆ آصف، عامر اور سلمان بٹ میچ فکسنگ کے الزام میں معطل
☆پاکستانی نژاد برطانوی باکسر عامر خان نے ورلڈ جونیئر چیمپئن کا اعزاز حاصل کیا

میں جسٹس افتخار محمد چوہدری نے سپریم کورٹ
29۔ اقوام متحدہ نے پاکستان کو سیلاب زدگان کیلئے امداد دی۔
30۔ انتخابات کے حوالے سے ٹی وی انٹرویو پر حکومت کی پالیسی کو غلط قرار دیا۔
31۔ ایک ملین ڈالر امداد کا اعلان ہوا۔
نومبر 2010ء
1۔ حکومت پاکستان نے آئی ایم ایف کی 17 ویں قسط حاصل کرنے کیلئے شرائط منظور کر لیں۔
2۔ ملک میں مہنگائی کی شرح میں اضافہ ہو گیا۔
3۔ صدر اوباما نے بھارت کا دورہ کیا۔

13۔ امریکی صدر اوباما نے 7 سال قید کی سزا سنائی گئی۔
14۔ پاکستان نے ورلڈ بینک کے قرضے کے اعلان میں 60 ارب ڈالر کے قرضے معاف کرنے کا مطالبہ کیا۔
15۔ اسلام آباد میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں۔
16۔ الیکشن کمیشن نے 56 ارکان پارلیمنٹ کی ڈگریوں کو مشکوک قرار دے دیا۔
16 ویں ایشین گیمز میں پاکستانی ہاکی ٹیم نے گولڈ میڈل جیت لیا۔
پوپ بینیڈکٹ نے پاکستان سے توہین رسالت کیس میں سزائے موت پانے والی خاتون کی رہائی کی اپیل کی۔
20۔ پاکستان نے کرپشن کے خلاف اقدامات سے انکار کر دیا۔

سلمان بٹ

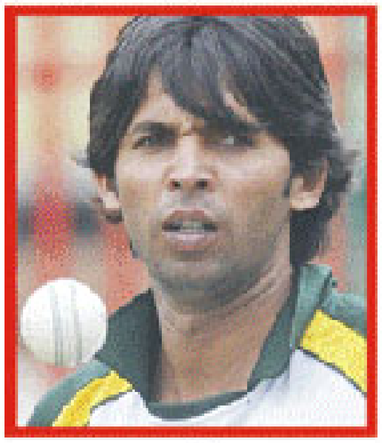

محمد آصف

محمد عامر

☆ نیٹو نے افغانستان سے فوجی انخلا کی منظوری دے دی۔
21۔ پاکستان میں دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ وزیر داخلہ
22۔ کراچی میں ہنگامے، 350 افراد ہلاک ہو گئے۔
23۔ جسٹس کی جانب سے الیکشن کمیشن کو ہدایات جاری کی گئیں۔
24۔ افغانستان میں الیکشن کمیشن نے 24 کامیاب ارکان کو نااہل قرار دے دیا۔
25۔ پاکستان 20 سال میں پہلی بار ایشین گیمز میں گولڈ میڈل جیت گیا۔
26۔ اسلام آباد میں پارلیمنٹ، سپریم کورٹ، وزیر اعظم سیکرٹریٹ اور صدر ہاؤس پر حملے کی سازش ناکام بنا دی گئی۔
27۔ کراچی میں کار بم دھماکہ، 10 افراد ہلاک ہو گئے۔
☆ 15 روزہ ایشین گیمز کا اختتام، 195 گولڈ میڈل کے ساتھ چین ایشین سپر پاور رہا۔
28۔ شہباز شریف نے پنجاب کی ترقی میں کوتاہی قرار دیا۔
29۔ قوم کو ڈرون حملوں کا سامنا ہے۔
30۔ پنجاب میں 2 سال تک کی درآمدات پر پابندی عائد کر دی گئی۔
دسمبر 2010ء
1۔ جنرل کیانی زرداری کی جگہ اسفند یار ولی کو صدر بنانا چاہتے تھے۔ وکی لیکس
☆ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطینیوں کے حق میں 6 قراردادیں منظور کر لی گئیں۔
2۔ وکی لیکس کی اطلاعات پر پاکستان کا امریکہ سے احتجاج
3۔ وکی لیکس کی اطلاعات پاکستان کا امیج خراب کرنے کی سازش ہے۔ قائد حزب اختلاف
4۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی قیمت پاکستانی عوام کو ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ صدر
5۔ نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا۔
6۔ مہمند ایجنسی کے جرگہ میں 2 خودکش دھماکوں میں 51 افراد ہلاک اور 120 زخمی ہو گئے۔
7۔ وکی لیکس کے بانی جولین اسانج لندن میں گرفتار کر لئے گئے۔
8۔ پاکستان میں بھارتی مداخلت کے ثبوت موجود ہیں۔ امریکہ
9۔ سپریم کورٹ نے چیف جسٹس کی تقرری کی منظوری دے دی۔
10۔ پاکستان میں نئے پراجیکٹس کیلئے 298 ملین ڈالر کا اعلان کیا گیا۔
11۔ جمہوریت کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔ نواز شریف
12۔ آر جی ایس ٹی سے 1500 ارب روپے حاصل ہوں گے۔ وزیر خزانہ
13۔ ضرورت پڑی تو جرنیلوں کو بھی عدالت میں طلب کریں گے۔ سپریم کورٹ
14۔ وزیر اعظم نے حج سکینڈل میں ملوث وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی کو برطرف کر دیا۔
امریکی صدر کے خصوصی ایلچی رچرڈ ہالبروک کا انتقال ہو گیا۔
15۔ ایران میں مسجد کے باہر خودکش حملے میں 39 افراد ہلاک اور 60 زخمی ہو گئے۔
16۔ پاکستان نے دہشت گردوں کے خلاف کارروائی مزید تیز کرنے کا کہا۔

itsurdu.blogspot.com

صبر کرنیوالوں کیلئے بے حساب اجر

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء صبر و شکیبائی کی مثال ہیں

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

[illegible]

نوائے وقت سنڈے میگزین

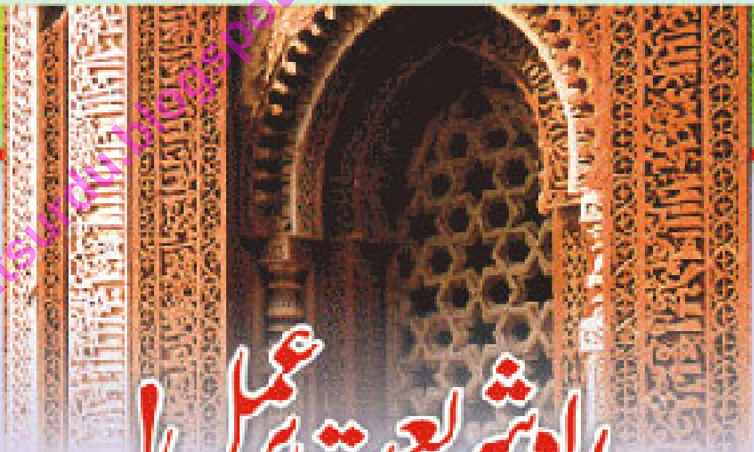

راہِ شریعت پر عمل!

ہر شاعر صوفی نہیں ہوتا لیکن ہر صوفی شاعر ضرور ہوتا ہے

دل کی باتیں دل ہی جانے (قسط 27)

طیبہ ضیاء

[illegible]

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

قسط 14

پگاڑا کے بیان سے ابہام اور خرابی

بھٹو کے استعفیٰ اور نئے انتخابات کا مطالبہ!

غیر جمہوری ملک کا حکومتی نمائندہ ہمیں جمہوریت کا درس دے رہا ہے

پاکستانی سیاست کے اتار چڑھاؤ اور پیچ و خم کو بہت قریب سے مشاہدہ کرنے والے ایئر مارشل (ر) محمد اصغر خان کی چشم کشا سیاسی خودنوشت جس کا اردو ترجمہ عبید بدر نے کیا ہے

اتوار یکم مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

مفتی محمود کمبائنڈ ملٹری ہسپتال (سی ایم ایچ) راولپنڈی میں داخل ہو گئے۔ میرا خیال نہیں کہ وہ اب دوبارہ ہمارے ساتھ شامل ہو سکیں گے۔ ان کی حالت بہت خراب ہے۔ وہ اچھے آدمی ہیں، جرات مند اور اتحاد کیلئے بہت مخلص۔

پیر پگاڑا نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور یہ تجویز پیش کر کے ابہام اور خرابی پیدا کر دی کہ "قومی اتحاد بھٹو کے استعفے کا مطالبہ واپس لینے کیلئے تیار ہے"۔ اس مجلس کا باہر ہونا کافی پریشانی کا باعث ہے۔ ۳۰ اپریل کو علی نے نقصان کی قدر سے تلافی کر دی جنھوں نے پی پی پی اور وائس آف امریکہ کو میری طرف سے بیان دیدیا کہ "ہم بھٹو کے استعفے کے مطالبے پر ابھی تک متفق اور متحد ہیں"۔ کل خاکسار سربراہ اشرف خان گرفتار کر لئے گئے۔ بیگم ولی خان بیمار تھیں اس لئے ان کی دیکھ بھال کیلئے ایک نرس کو بلانا پڑا۔

پیر ۲ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

سعودی سفیر نے ملاقات کی۔ وہ لے چلے مفتی محمود کے نام بھٹو کا خط آیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ڈیڈلاک اور تعطل کو ختم کرنے کیلئے اپوزیشن تجاویز پیش کرے۔ ہماری سوچ کے بارے میں سعودی سفیر کو مختصر طور پر آگاہ کیا گیا۔

منگل ۳ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

مفتی محمود سی ایم ایچ سے آئے اور انہوں نے بھٹو سے ملاقات کے متعلق بتایا۔ بھٹو نے دراصل سی ایم ایچ میں مفتی محمود سے ملاقات کی اور کہا کہ سیاسی تعطل کو ختم کرنے کیلئے حزب اختلاف تجاویز دے۔ مفتی صاحب نے اُنہیں ہمارے اہم مطالبات سے آگاہ کر دیا جن میں بھٹو کا استعفیٰ، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابی نتائج کی مکمل منسوخی، اور غیر جانبدار الیکشن کمیشن کا تقرر شامل ہیں۔ انہوں نے یہ وضاحت بھی کی کہ پہلا مطالبہ محض رسمی ہے کیونکہ صدر مملکت کی طرف سے آئے

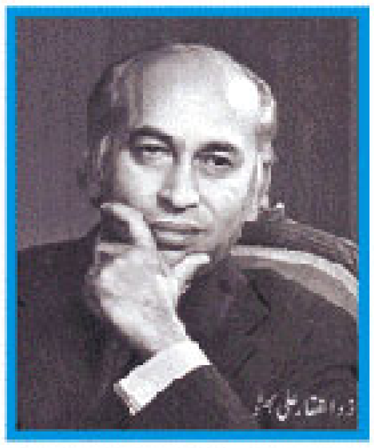

ذوالفقار علی بھٹو

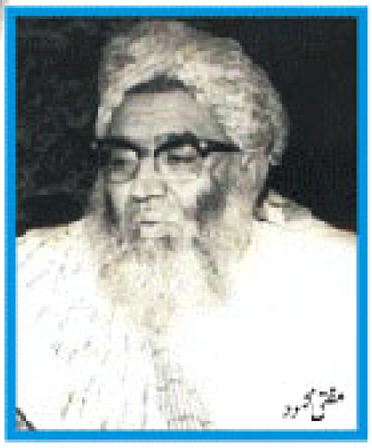

مفتی محمود

تاکہ نگران عبوری وزیراعظم کے طور پر کام کرنے کیلئے کہا جائیگا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بھٹو منتخب قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو توڑنے پر رضامند نہیں تھے۔ تاہم اُس نے کہا کہ اس مسئلہ پر بحث کی جا سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے چار وزراء کو ان مسائل پر بات چیت کیلئے بھیجے گا۔ مفتی محمود کے ساتھ بات چیت کے بعد ہم نے طے کیا کہ قومی اسمبلی کی تحلیل ہمارا بنیادی مطالبہ ہے اور اس پر کسی قسم کی کوئی مصالحت نہیں ہو گی۔ مفتی محمود کو ہماری تجاویز پر مبنی ٹائپ شدہ نقل دی گئی جو وہ بھٹو کے حوالے کریں گے۔ طے پایا کہ کوئی بیان جاری کرنے سے قبل ۴۸ گھنٹے تک جواب کا انتظار کیا جائے۔ بیان تیار کرنے کی ذمہ داری نوابزادہ نصر اللہ کے سپرد ہوئی۔ یہ بیان مذاکرات کے بارے میں وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) کے طور پر جاری کیا جائیگا۔ میاں محمود علی قصوری اور حمزہ کی طرف سے خطوط آئے جن میں پیر پگاڑا کے بیان سے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان کے خیال میں پیر پگاڑا کے رویے سے تحریک کو نقصان پہنچا ہے۔ دوپہر کے بعد پیر پگاڑا بھی آئے۔ قومی اتحاد کونسل کے ارکان نے ان پر سخت تنقید کی۔ نوابزادہ نصر اللہ نے انہیں کہا کہ بہتر ہے کہ "وہ اپنا منہ بند رکھیں"۔ قومی اتحاد کونسل نے سردار سکندر حیات کو نائب صدر کے طور پر اور میاں محمود علی قصوری کو قائم مقام سیکرٹری جنرل بنایا۔ یہ دونوں حضرات علی الترتیب اشرف خان اور چوہدری رحمت الٰہی کی جگہ لیں گے۔ کونسل نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ ۶ مئی جمعہ کو "یوم شہیداں" مناتے ہوئے مارشل لاء اور دفعہ ۱۴۴ کی مزاحمت کی جائے۔ اس دن مظاہرے ہوں گے اور اجلاس بھی منعقد ہوں گے۔ نوابزادہ نصر اللہ خان اور بعض دوسرے حضرات مشتعل تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کونسل کو کہا جائے کہ وہ مارشل لاء کی مزاحمت نہ کرے۔ میں نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ چونکہ ہم جیل میں ہیں، اس لئے ہم کونسل پر اپنے فیصلے ٹھونسنے کی پوزیشن میں نہیں۔ اور کونسل پوری طرح بااختیار ہے، وہ جو چاہے فیصلے کرے۔ میاں طفیل، نوابزادہ نصر اللہ خان، پروفیسر غفور احمد اور سردار عبدالقیوم خان کا خیال تھا کہ جبر کے مظاہروں سے ہمارے نصب العین کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

بدھ ۴ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

اخبارات نے لکھا ہے کہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ حکومت کے ساتھ کی جانے والی بات چیت کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ میں نے پروفیسر غفور کو بتایا کہ پیر پگاڑا کا کل کا بیان بازی سے منع کیا گیا تھا اور اب ان کے اس بیان سے جمعہ کو ہونے والی احتجاجی تحریک کو نقصان پہنچنے کے امکانات ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ اگر پیر پگاڑا کو کنٹرول نہ کیا گیا تو پھر میں بھی آزاد ہوں گا کہ اس صورت حال کو واضح کرنے اور اپنا موقف پیش کرنے کیلئے بیان دے سکوں۔

مفتی محمود کو سی ایم ایچ سے بلایا گیا۔ انہوں نے ہمارے مطالبات ملٹری سیکرٹری کو دے دیئے ہیں جو ان کی درخواست پر ان سے ملنے آیا تھا۔ خارجہ امور کے بارے میں پیر پگاڑا کو دینے کیلئے ایک بیان تیار کیا گیا ہے جو کل ہماری جانب سے اخبارات کو جاری کریں گے۔ نوابزادہ نصر اللہ نے ایک اور بیان تیار کیا جس میں مذاکرات کی تاریخ اور تفصیل دی گئی تھی۔ یہ بیان ۷ مئی کو جاری ہوگا۔

جمعرات ۵ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

مفتی محمود نے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ لیبیا کے معمر قذافی کے وزیر خارجہ نے ان سے ملاقات کی ہے اور مفتی محمود کے سامنے اس انداز میں بھٹو کی حمایت کی ہے کہ گویا وہ لیبیا کا نہیں، بھٹو کا سفیر ہے۔ یہ عجیب و غریب بات ہے کہ عرب حکمران جن کے اپنے ممالک میں جمہوریت نہیں ہے وہ ہمارے ایک اہم مسئلہ کو اس طرح طے کرنے کیلئے مشورے دیتے ہیں جس سے جمہوریت کی نفی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ لیبیا کے وزیر خارجہ کا جو بیان آج اخبارات میں شائع ہوا ہے، وہ انتہائی قابل اعتراض ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "بین الاقوامی سازش موجود ہے"۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ "امریکہ قومی اتحاد سے تعاون کر رہا ہے"۔ میرا خیال تھا کہ ہمیں ایسے ایکٹروں کے متعلق واضح اور مضبوط موقف اختیار کرنا چاہئے جو عوامی رائے کو گمراہ کرنے کیلئے ہمارے پیچھے ہوتے ہیں۔ اخبارات اور ہمارے ریڈیو نے وزارت دفاع کے اس بیان کو دوبارہ نمایاں طور پر شائع کیا ہے جس میں دفاع کے افسروں کو لکھے گئے میرے خط کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے کیونکہ اب یہ خط ہر افسر تک پہنچ جائیگا۔ فیصلہ کیا کہ شام تک اور مذاکرات کے بارے میں وائٹ پیپر کے اجراء تک انتظار کیا جائے۔ غیر ملکی تعلقات کے بارے میں پیر پگاڑا اور میرا بیان (اتفاق رائے سے) کل اخبارات کو جاری کریں گے۔

آمنہ کی طرف سے چند میگزین، رسائل اور ایک نوٹ ملا ہے۔ وہ ابھی تک راولپنڈی ہی میں ہیں اور کل وہ راولپنڈی میں ایک مظاہرے میں شرکت کر رہی ہیں۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ میاں محمود علی قصوری اور ۳۰۰ کارکن لاہور میں قومی اتحاد کے دفتر سے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ کراچی، حیدر آباد اور لاہور میں دوبارہ کرفیو لگا دیا گیا ہے تاکہ کل کو ہونے والے مظاہروں اور جلوسوں پر قابو پایا جا سکے۔

جمعۃ المبارک ۶ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

اخبارات نے بھٹو کو بھیجی جانے والی تجاویز کو شائع کیا ہے۔ ملک بھر میں جلسے، جلوس اور مظاہرے ہوئے۔ بی بی سی کے شام کے بلیٹن میں بتایا کہ راولپنڈی میں آمنہ کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب وہ خواتین کے جلوس کی قیادت کر رہی تھیں۔ کرفیو کی خلاف ورزی پر فوج نے تین افراد کو گولی مار دی۔ حیدر آباد میں بھی دو افراد کو گولیوں سے شہید کر دیا گیا جبکہ کافی زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔

ہفتہ ۷ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

تاحال آمنہ کے متعلق کوئی خبر نہیں ملی۔ سردار عبدالقیوم خان کے "آدمیوں" نے (جو ان کیلئے روزانہ کھانا لاتے ہیں) بتایا ہے کہ آمنہ کو کرنل صادق کے مکان پر سات دن کیلئے نظر بند کیا گیا ہے۔

اتوار ۸ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

اخبارات میں پڑھا کہ آمنہ کو راولپنڈی بدر کر کے ایبٹ آباد میں ایک ماہ کیلئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ رات وہ ایبٹ آباد روانہ ہو گئیں۔ مفتی

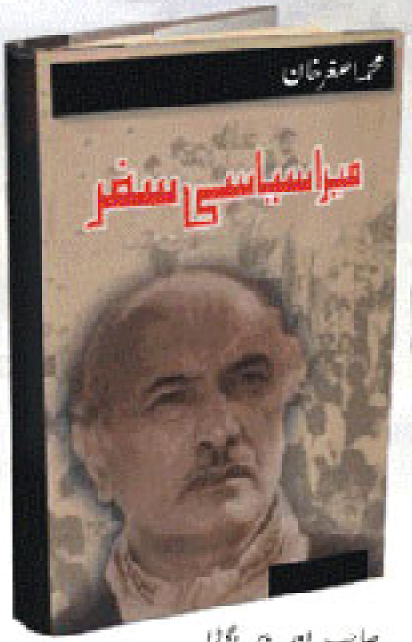

صاحب اور پیر پگاڑا آئے۔ بھٹو نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی ہے اور کہا ہے کہ مطالبات پر قومی اتحاد (اپوزیشن) کی فہرست بہت طویل ہے۔ اس سے قبل سعودی عرب کے سفیر نے ملاقات کی۔ اس سے ہم نے سادہ سی بات کی۔

کل ملک بھر میں وکلاء ہڑتال پر رہے اور کارکن گرفتار کئے گئے۔ میرے سیکرٹری نیازی کو پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پیر ۹ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

علی الصبح آمنہ کو ایبٹ آباد کے مکان میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مفتی محمود اور پیر پگاڑا نے ملاقات کی۔ مولانا مودودی نے لاہور میں پریس کانفرنس کی ہے اور سخت موقف اختیار کیا ہے۔ بھٹو لاہور اور کراچی کے چار روزہ دورے کے بعد واپس آ گیا ہے۔ قومی اتحاد (پیر پگاڑا ترجمان ہیں) نے کہا ہے کہ ہم بھٹو کے وزیروں سے اس وقت تک نہ ملاقات کریں گے اور نہ بات چیت تاوقتیکہ ہمارے اہم مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں جن میں بھٹو کا استعفیٰ اور نئے انتخابات کا انعقاد شامل ہیں۔

منگل ۱۰ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

بی بی سی نے رپورٹ کیا ہے کہ میرپور خاص میں پولیس نے فائرنگ کی ہے جس سے ایک آدمی ہلاک اور بہت زخمی ہوئے۔ لاہور میں فوجی فائرنگ سے پانچ آدمی زخمی ہو گئے۔ پیر پگاڑا پانچ بجے آئے۔ وہ ابھی بستر پر دراز نہیں ہوئے تھے اسلئے سوچا کہ وہ سونے سے پہلے ہمارے ساتھ ملاقات کر لیں۔

مفتی محمود اپنے علاج کی تکمیل کے بعد سی ایم ایچ سے واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے بھٹو سے اس بات پر رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ کل سہالہ میں ملاقات کی جائے۔ ایک طوفانی اجلاس ہوا۔ شیر باز مزاری، مولانا نورانی، اشرف خان (خاکسار لیڈر) اور میں نے محسوس کیا کہ مولانا مفتی کو نہیں چاہئے کہ وہ بھٹو سے دوبارہ ملیں (جبکہ وہ سہالہ آنے سے پہلے ہی تین بار مل چکے ہیں) جب تک وہ (بھٹو) از سر نو تازہ الیکشن کے انعقاد کیلئے تیار نہ ہو جائے۔ میں نے مشورہ بھی دیا کہ انہیں بات چیت نہیں کرنا چاہئے جو وہ ملٹری سیکرٹری اور پرائیویٹ سیکرٹری سے کر رہے ہیں۔ میں مفتی صاحب کو یہ بات تسلیم کرانے میں ناکام رہا کہ قومی اتحاد کے سربراہ کی حیثیت سے ان کا بھٹو کے سیکرٹری سے بات چیت کرنا نامناسب ہے۔ مفتی نے کہا کہ اگر وہ ان پر اعتماد نہیں کرتے تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ میں نے وضاحت کی کہ "یہ اعتماد کا سوال نہیں بلکہ معقولیت یہ ہے کہ صحیح سمت اختیار کی جائے"۔ آخر کار طے پایا کہ مفتی محمود بھٹو سے سہالہ میں ملاقات کریں گے اور اسے بتائیں گے کہ ہمارا موقف تبدیل نہیں ہوا اور مزید مکالمات اور مذاکرات منعقد نہیں کئے جا سکتے تاوقتیکہ وہ تازہ الیکشن کے انعقاد پر رضامندی کا اظہار نہیں کرتا۔

بدھ ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

کل لاہور میں مارشل لاء کی مزاحمت کی گئی۔ آنسو گیس استعمال کرنے کے لئے پولیس کو استعمال کیا گیا۔ لیکن فوج کو پیچھے رکھا گیا۔ حیدر آباد میں بھی کچھ ہوا۔ سیالکوٹ میں بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ فوج نے ہوا میں گولیاں چلائیں۔ ملتان میں بھی جلوس نکلے اور مظاہرے ہوئے۔ کراچی میں کرفیو میں توسیع کر دی گئی۔

کل میرپور میں ایک خاتون کو رائفل کے بٹوں سے مارا گیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ حیدر آباد اور کراچی میں ہڑتال ہوئی۔ بھٹو نے رات دوبارہ مفتی محمود سے ملاقات کی۔ بدقسمتی سے اس نے اپنی پوزیشن تبدیل نہ کی۔ "وہ قومی اسمبلی کے نئے الیکشن کرانے کی ضرورت پر رضامند نہیں۔ وہ تمام "مسائل" پر گفتگو کرنا چاہتا ہے اور "پیکیج ڈیل" کا خواہاں ہے"۔ اس سے پہلے پیر پگاڑا آئے اور بتایا کہ بھٹو نے اپنی قومی اسمبلی کے ارکان سے بات چیت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ الیکشن کے دوبارہ انعقاد پر رضامند ہو جائیگا۔

جمعرات ۱۲ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

طے پایا کہ مفتی محمود بھٹو سے ملاقات نہیں کریں گے تاوقتیکہ وہ ہمارے تین مطالبات تسلیم نہ کر لے۔ یعنی استعفیٰ، تازہ الیکشن اور آزادانہ الیکشن کمیشن۔

میں نے بھٹو کے نام ایک مکتوب تیار کیا۔ طے پایا کہ اس پر دستخط مفتی محمود کریں گے اور یہ آج ہی بھیجا جائیگا۔ اس خط میں ہم نے واضح کیا "مفتی محمود اس وقت تک آپ سے ملاقات نہیں کریں گے جب تک آپ ہمارے تین مطالبات، ان کیلئے معاہدے کا اعلان نہیں کر دیتے"۔ یہ خط بھٹو کو بوقت شام بھیجا گیا۔

قومی اسمبلی نے تحریک استحقاق پر میرے اس خط پر بحث کی جو میں نے افواج کے سربراہوں اور افسروں کو لکھا تھا۔ بھٹو اور ملک خان نے تقریریں کیں اور بھٹو نے دہرایا "اصغر خان کے خلاف "بغاوت" کے الزام میں قانونی اقدام کرنے پر غور کیا جا رہا ہے"۔ ملک خان نے کہا "کورٹ مارشل کیا جائیگا"۔

جمعۃ المبارک ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء۔ سہالہ

ہمیں پتہ چلا کہ آج ہم سے ملاقات کیلئے آنے والوں کو ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی۔ قومی اتحاد نے آج پورے ملک میں "یوم سیاہ" منانے کا اعلان کیا۔ جلسے اور جلوس منعقد ہوئے۔ لوگوں نے مظاہرے کئے۔ بھٹو نے قومی اسمبلی سے خطاب کیا۔ جو براہ راست ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی نشر ہوئی۔ اس نے مفتی محمود کا خط پڑھ کر سنایا جو میں نے تیار کیا تھا۔ اس نے ہمارے مطالبات مسترد کر دیئے اور اعلان کیا کہ وہ ریفرنڈم کرائے گا جس میں عوام سے پوچھا جائے گا کہ کیا عوام اسے (بھٹو) کو وزیراعظم کے طور پر پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ چونکہ وہ منتخب [illegible] اور اس کی اسمبلی منتخب ہے [illegible] کے نتیجے میں بنی ہے [illegible] عوام سے ووٹ لے سکے۔ بھٹو نے ۱۲ مئی کو قومی اخبار "ملت" کراچی میں چھپنے والی رپورٹ سے بھی انکار کیا جس کے مطابق چیف الیکشن کمشنر نے تسلیم کیا ہے کہ [illegible] انتخابات میں دھاندلی ہوئی [illegible] حالات اور صورت حال کو پیش نظر رکھا گیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ایوب سے زرداری تک

۔۔اور ملک میں مارشل لاء لگ گیا!

مولانا مودودی کے لہجے کی تلخی میں پوری داستان چھپی ہوئی تھی

پروفیسر محمد یعقوب شاہق

جنرل محمد ایوب خان کے دور اقتدار سے پہلے کی تاریخ میں نے کتابوں سے پڑھی ہے لیکن ان کے مارشل لاء سے آج تک پاکستان اور آزاد کشمیر میں جو سیاسی قیامتیں برپا ہوتی رہیں یا جو لوگ برسر اقتدار آئے میں ان کا عینی شاہد رہا ہوں۔ اخبارات و جرائد کے مطالعے نے مجھے قومی اور ملکی معاملات سے غیر متعلق نہیں ہونے دیا۔ ہوش سنبھالنے کے بعد ہمیشہ اس انتظار میں رہا کہ اب شب ظلمت ختم ہونے والی ہے اور وطن عزیز کا افق اسلامی نظام اور جمہوری ریاست کے اجالوں سے جگمگا اٹھے گا۔ انصاف کا بول بالا ہوگا، رشوت، سفارش اور بدعنوانی کے سرطان سے نجات مل جائے گی اور اسلام کے نام پر وجود میں آنے والا ملک دنیا بھر میں اپنی منفرد شناخت قائم کرنے کا اہل ہوگا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ہر نئے مقتدر سے امیدیں وابستہ کی گئیں لیکن ہر نئے حکمران نے فریب دیئے اور آج 63 برس کے بعد راقم الحروف اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے بعد پاکستان کو حکمران تو ضرور ملے، لیکن ان جیسا کوئی مخلص، دیانت دار اور بصیرت رکھنے والا رہنما نہیں ملا جو ملک و قوم کو اپنی ذات سے مقدم سمجھتا ہو۔

بابائے قوم کی وفات کے بعد یہ ملک خود غرض مفاد پرست سیاست دانوں کے ہاتھوں میں یرغمال بن گیا۔ راقم الحروف نے ہائی سکول باغ آزاد کشمیر سے 1958ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد پہلی مرتبہ 8 اکتوبر 1958ء کو راولپنڈی کا سفر کیا اور صادق آباد میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں قیام کیا۔ اگلی صبح سات بجے ریڈیو سے خبریں نشر ہوئیں تو معلوم ہوا کہ ملک میں مارشل لاء لگ گیا ہے۔ میری عمر ان دنوں سولہ برس کے لگ بھگ تھی اس لئے اس تبدیلی کو سمجھنے کیلئے ذہن کا دراک نہ کر سکا۔ ان دنوں میں صادق آباد میں ہمارے علاقہ کے ایک صاحب کپڑے کا کاروبار کرتے تھے وہاں پہنچا تو لوگوں کا ہجوم تھا اور مارشل لاء کی برکت سے منافع کی شرح آٹھ آنے فی گز کے حساب سے کم ہو گئے تھے۔ لوگ مجموعی طور پر خوش تھے کہ کاروباری لوگوں کے بے لگام ہونے سے جو لوٹ کھسوٹ کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی کم از کم اس سے نجات مل گئی ہے۔

جب اس حادثہ کو سمجھنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ گورنر جنرل غلام محمد نے اپریل 1953ء کو ایک جنبش قلم خواجہ ناظم الدین کو وزارت عظمیٰ سے موقوف کر دیا۔ محمد علی بوگرہ نے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا۔ 1954ء میں مسلم لیگ کی شکست کے بعد آئین ساز اسمبلی نے اگرچہ گورنر جنرل سے وہ تمام اختیارات چھین لئے جن کو بروئے کار لا کر وہ وزیراعظم کو معطل کر سکتے تھے لیکن اس کا جواب غلام محمد نے اس طرح دیا کہ 24 اکتوبر 1954ء کو قانون ساز اسمبلی کو ہی برطرف کر دیا۔ نئی کابینہ میں جنرل ایوب خان کو وزیر دفاع اور حسین شہید سہروردی کو وزیر قانون بنایا گیا۔ اگست 1955ء میں میجر جنرل سکندر مرزا نے گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالا ۔۔۔۔ اور 11 اگست 1955ء کو چودھری محمد علی نے وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھایا۔ چودھری صاحب نہایت شریف النفس، محب وطن اور دیانت دار انسان تھے۔ انہوں نے محلاتی سازشوں سے اپنا دامن بچایا اور مخالفت کے باوجود 1956ء کا آئین منظور کرانے میں کامیاب ہو گئے اور 23 مارچ 1956ء کو اسی آئین کی رو سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیراعظم کا حلف اٹھایا۔ اسی آئین کی رو سے سکندر مرزا کو ملک کا صدر بنا دیا گیا لیکن بدقسمتی سے پہلے صدر کو آئین کی اسلامی اقدار سے کوئی تعلق نہ تھا۔ انہوں نے صدارت کے دور میں ری پبلکن پارٹی کی بنیاد رکھی اور جوڑ توڑ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آئین کے نفاذ کے 13 ماہ بعد چودھری محمد علی وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو گئے۔ قدرت اللہ شہاب لکھتے ہیں:

ہماری تاریخ میں یہ واحد مثال ہے جس میں کسی وزیراعظم نے اپنے آپ کو کسی دباؤ کے بغیر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیا ہے۔ چودھری محمد علی استعفیٰ کا کام کرنے کے بعد عاری تھے ان کی دیانت، امانت اور منصف مزاجی کا دبدبہ بھی اعلیٰ تھا وزارت عظمیٰ سے سبکدوشی کے بعد انہوں نے نہایت صبر اور خاموشی سے زندگی گزاری۔ ایک بار انہیں علاج کیلئے بیرون ملک جانا ضروری ہو گیا لیکن وسائل کی کمی ان کے راستے میں حائل تھی۔ جب صدر سکندر مرزا کو اس صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے خود ان کے ہاں جا کر کوشش کی کہ ان کے اخراجات کیلئے حکومت کی امداد قبول کریں لیکن چودھری صاحب نہ مانے۔ ان کا موقف یہ تھا کہ انہوں نے حکومت کیلئے خدمات سرانجام دی ہیں ان کا انہیں پورا معاوضہ ملتا رہا ہے۔ اب خواہ مخواہ پاکستان کے خزانے پر مزید بوجھ ڈالنا جائز نہیں۔ صدر مرزا کے مسلسل اصرار پر انہوں نے 20 ہزار روپے قرض حسنہ کے طور پر قبول کرنے کے بعد ان کا یہ قرض انہوں نے چند قسطوں میں واپس ادا کر دیا۔ (شہاب نامہ صفحہ 694-695)

چودھری محمد علی کے استعفے کے بعد دیگرے حسین شہید سہروردی، آئی آئی چندریگر اور ملک فیروز خان نون کی حکومتیں برسر اقتدار آئیں جن میں سے کسی کو بھی استحکام نصیب نہ ہو سکا۔ پہلے عام انتخابات 1956ء کے آئین کے مطابق 1958ء میں ہونے والے تھے جنہیں کسی بنا پر 1959ء تک موخر کر دیا گیا۔ سیاسی جماعتیں اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر چکی تھیں لیکن صدر مملکت نے محض وقتی مفاد کیلئے مارشل لاء کا راستہ ہموار کیا۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اگر آئین کے مطابق انتخابات کا انعقاد ہوتا تو انہیں کرسی صدارت سے ہاتھ دھونا پڑتے۔ جنرل ایوب خان حالات کا بغور جائزہ لے رہے تھے اور اس موقع کے منتظر تھے چنانچہ 7 اکتوبر 1958ء کو انہوں نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ پھر چند ہفتوں کے بعد سکندر مرزا کو ایوان صدر سے نکال کر لندن بھیج دیا گیا اور 26 اکتوبر 1958ء کو مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ جنرل ایوب خان نے پاکستان کو جمہوریت کی پٹڑی سے اتارا۔ انہوں نے امریکی سیاست دانوں اور امریکہ کے فوجی اداروں کے سربراہان سے روابط میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ پاکستان کے ہمسایہ ملک روس کو چھوڑ کر ساتھ سمندر پار امریکہ کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنستے چلے گئے۔ انہوں نے پاکستان کو سیٹو (SEATO) جیسے معاہدوں میں الجھایا جن کا کوئی قومی یا ملکی مفاد نہیں تھا۔ جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں امن و امان کی حالت کسی حد تک بہتر تھی۔ انہیں نے نوکر شاہی کی قوتوں میں زبردست استحکام پیدا کیا۔ انہی کے دور حکومت میں منگلا ڈیم اور تربیلا ڈیم وجود میں آئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صنعت کا فروغ اور زراعت کو ترقی بھی انہی کے دور میں ہوئی۔ انہوں نے ملک بھر میں آٹے کی پن چکیاں بھی قائم کیں۔ آگے چل کر اسلام آباد جیسا خوبصورت دارالحکومت بھی انہی کے دور میں تعمیر ہوا۔ ان سب ترقیاتی کاموں کے باوجود جنرل ایوب خان کی حکومت میں بدعنوانی عنصر بھی در آیا۔ آخر تک سے آگئی۔ اس صورت حال کو بریگیڈیئر صدیق سالک کے ناول پریشر ککر میں نہایت خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ دراصل مطلق العنان آمریتوں کے ادوار میں ملک و قوم اور غریب کا مقدر زیادہ بری طرح بیچ دیا جاتا ہے اور ایسے دور میں ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کیلئے سازگار فضا میسر آ جاتی ہے۔ دوسری طرف آمر کے گرد خوشامدیوں اور کاسہ لیس حضرات کا گروہ جمع ہو جاتا ہے جو اس کو اصل حالات سے بے خبر رکھنا چاہتا ہے جو کسی آمر کی حالات پر گرفت کمزور پڑ جاتی ہے تو آخر کار قدرت اکٹھ اور دوسری مخالفوں کی صورت میں نمودار ہو کر سب کچھ اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔

ایوب خان کے دور حکومت کے پہلے چار سال تو خالص مارشل لاء کے سائے تلے گزرے۔ پھر انہوں نے کنونشن مسلم لیگ تشکیل کی اور سیاسی میدان میں اترنے کے لئے 1956ء کے آئین کو ختم کر کے 1962ء کا نیا آئین نافذ کیا جس میں بنیادی جمہوریتوں کا نیا نظام متعارف کروایا گیا۔ اس نظام کے مطابق ملک بھر سے 80 ہزار منتخب نمائندوں کا الیکٹورل کالج ملک کے صدر کو منتخب کرنے کا مجاز تھا۔ اگر ایوب خان اپنے بنائے ہوئے آئین پر صدق دل سے عمل کرتے تب بھی شاید حالات میں استحکام رہتا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ ان کے اپنے دور حکومت میں ہی ان کے بنائے ہوئے آئین میں 30 ترامیم کر لی گئیں ۔۔۔۔ اور 1964ء کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈہ استعمال کرنے کیلئے تیار تھے۔ متحدہ اپوزیشن جس میں خواجہ ناظم الدین، میاں ممتاز محمد دولتانہ، شیخ مجیب الرحمان، مولانا عبدالحمید بھاشانی، خان عبدالولی خان، چودھری محمد علی اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی جیسی قد آور شخصیات شامل تھیں ۔۔۔۔ نے ایوب خان کے خلاف مل جل کر سیاسی جدوجہد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو فیلڈ مارشل کے منصب پر فائز کرنے کیلئے جو نوٹیفیکیشن جاری کیا تھا اس کے مطابق وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے تھے اور متحدہ اپوزیشن اس کی اہلیت کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ اس مرحلہ پر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جو ایوب کابینہ میں وزیر خارجہ تھے، نے نہایت ہوشیاری سے اپوزیشن کے اس وار سے ایوب خان کو بچایا۔ دراصل مسٹر بھٹو نے اپوزیشن کی صفوں سے مسٹر شیخ الحسن کو پانچ لاکھ روپے دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا تاکہ اپوزیشن کی سرگرمیوں سے باخبر رہا جائے۔ چنانچہ انہوں نے متحدہ اپوزیشن کے راز ہائے درون خانہ کو مسٹر بھٹو پر فاش کر دیا چنانچہ ایوب خان نے اپنی تقرریوں کے احکامات میں رد و بدل کر کے موثر بہ ماضی کرتے ہوئے مروجہ آئین سے ہم آہنگ کر دیا۔

متحدہ اپوزیشن نے ایوب خان کا مقابلہ کرنے کیلئے محترمہ فاطمہ جناح کو قائل کر لیا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ ہونے اور بے لوث عوامی خدمت کی وجہ سے ان کو خصوصی قدر و منزلت حاصل تھی اگر ایوب خان بادر مخالفت کے مقابلہ سے دستبردار ہو جاتے تو نہ صرف ان کو ایک نیک نام حکمران کے طور پر یاد کیا جاتا بلکہ ان کے دوبارہ سیاسی میدان میں آنے کے امکانات بھی روشن تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ محترمہ فاطمہ جناح کی کامیابی کی صورت میں عالمی استعمار کی وہ سازش دم توڑ جاتی جس کے ذریعہ وہ بھارت سے گٹھ جوڑ کر کے پھر ملک کو دولخت کرنے کی منصوبہ بندی میں مصروف تھا۔ بدقسمتی سے ایوب خان نے الیکٹورل کالج کے ممبران کو خریدنے کیلئے بے تحاشا رقم خرچ کی بلکہ ایسے ہتھکنڈے اختیار کئے جنہیں دھونس اور دھاندلی کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جا سکتا چنانچہ 3 جنوری 1965ء کو جب انتخابات کے نتائج سامنے آئے تو ایوب خان کو 49647 ووٹ ملے جبکہ متحدہ اپوزیشن کی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح کو 28345 ووٹ ملے لیکن اس "کامیابی" نے ایوب خان کو سیاسی اور اخلاقی طور پر بے حد کمزور کر دیا اور ان کے زوال کا آغاز ہو گیا۔

ان کے زوال کا سبب بننے والا دوسرا اہم واقعہ 6 ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ تھی جس میں پوری قوم نے اپنے داخلی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر ان کی پشت پر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہو گئی اور پاک فوج کے جانثار سرفروش قربانیاں دے کر بھارتی عزائم کو ناکام بنا دیا۔۔۔۔ لیکن ایوب خان اور ان کے مشیروں کی یہ قوم پر جو قیامت ٹوٹ پڑی۔ یہ حیرت ناک ہے، دھوکا دیا گیا کہ ساری قوم سکتے میں آ گئی۔ جنگ کے دوران پاکستان کو مذاکرات کی میز پر آنا پڑا۔ اس حوالے سے کابینہ کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے معاہدہ تاشقند کے بعد مستعفی ہو کر اس ناکامی کا سارا ملبہ ایوب خان پر ڈال دیا اور اس واقعہ کے ردعمل کے طور پر قوم میں ان کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے امریکہ اور اس کے حواریوں سے جو توقعات قائم کیے تھے وہ ان کے کسی کام نہ آ سکے۔ ان کی کتاب "فرینڈز ناٹ ماسٹرز" کافی مشہور ہوئی لیکن تب تک چڑیاں کھیت کو چگ چکی تھیں اور پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔

1968ء میں جنرل ایوب خان بیمار پڑ گئے تو وقت کے مطابق کے کمانڈر انچیف یحییٰ خان اور وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے ایوان صدر پر قبضہ کر لیا اور کسی بھی سول آدمی کو صدر سے ملاقات نہ کرنے دی۔ کچھ عرصے کے بعد ان کی صحت تو بہتر ہو گئی لیکن ان کو اصل حالات سے مسلسل بے خبر رکھا گیا۔ اس دوران میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان پیپلز پارٹی کے نام سے ایک نئی جماعت کو منظم کرنا شروع کر دیا۔ ان کی بے باکی اور کرشماتی شخصیت نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی پارٹی کو مغربی پاکستان کے طول و عرض میں پھیلا دیا لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر ملک کے مشرقی حصہ میں انہوں نے اپنی جماعت کو منظم کرنے کی کوشش نہ کی۔ انہوں نے عوام سے "روٹی، کپڑا اور مکان" کی فراہمی کا نعرہ لگایا اور ان کا ایک اور نعرہ تھا "سوشلزم ہماری معیشت ہے، جمہوریت ہماری سیاست اور اسلام ہمارا دین ہے"۔ مسٹر بھٹو کا ہاتھ عوام کی نبض پر تھا جبکہ ان کے مخالفین کئی مباحث میں الجھے ہوئے تھے۔ سوشلزم کے حوالے سے جب دینی حلقوں کی طرف سے ان پر تنقید ہوئی تو انہوں نے اس کی تشریح کیلئے مساوات محمدی کی اصطلاح استعمال کی اور مسلسل عوام میں اپنے اثر و رسوخ کو بڑھاتے رہے۔

رفتہ رفتہ ایوب خان کی حکومت پر گرفت کمزور ہو گئی اور وہ سیاسی اور فوجی قیادت کی حمایت بھی کھو بیٹھے۔ حالات و واقعات شہادت دیتے ہیں کہ ایوب خان آئین کے مطابق اقتدار قومی اسمبلی کے سپیکر کو منتقل کرنا چاہتے تھے لیکن جنرل یحییٰ خان نے ان کو اس ارادے سے باز رکھا کیونکہ وہ خود اقتدار حاصل کرنے کیلئے تیاریوں میں مصروف تھے۔ 10 مارچ 1969ء کو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی ناکامی کے بعد انہوں نے ایوب خان سے اپنی شرائط منوانے کے بعد 25 مارچ 1969ء کو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

جنرل یحییٰ خان سیاسی بصیرت اور اخلاقی اقدار سے تہی دامن شخص تھا چنانچہ برسر اقتدار آتے ہی ایوان صدر بدکاری کا اڈہ بن گیا۔ اس وقت ملک دشمن استعماری قوتیں ملک کو دولخت کرنے کی منصوبہ بندی کرنے میں مصروف تھیں۔ اندرون ملک علاقائی عصبیت کے ایجنڈے پر عمل کرنے کی وجہ سے پورا ملک آگ کی لپیٹ میں آ چکا تھا لیکن یحییٰ خان اس وقت ملک کی باگ ڈور کسی صاحب بصیرت اور دانش مند کے ہاتھ میں دینے کو تیار نہ تھے۔ ادارتی کو قابو کیا جا سکتا تھا مگر عملی طور پر یہ ممکن نہیں تھا کیونکہ ملک کے دونوں حصوں کے سیاست دانوں کی اکثریت حکومت کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ تھی۔

اسی دور میں پلٹن میدان ڈھاکہ میں جماعت اسلامی پاکستان کے اجتماع کو عوامی لیگ نے درہم برہم کر دیا اور مولانا مودودی اجتماع سے خطاب نہ کر سکے جس دن یہ واقعہ ہوا، راقم الحروف ان دنوں لیاقت باغ میں موجود تھا۔ جماعت اسلامی کے اکابرین کے علاوہ میڈیا کے نمائندوں کا ہجوم بھی مولانا کی رہائش گاہ پر موجود تھا ان کے چہرے کی اداسی کو صاف طور پر دیکھا جا سکتا تھا۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ مولانا! جماعت اسلامی کا اجتماع ڈھاکہ میں منعقد ہونا چاہئے ورنہ جماعت کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا۔۔۔۔ مولانا خاموش رہے لیکن جب اسی شخص نے تیسری مرتبہ اپنے سوال کو دہرایا تو مولانا نے فرمایا کہ کیا میں جماعت کی ساکھ بچانے کیلئے لوگوں کو قتل کرا دوں"۔۔۔۔ مولانا کے لہجے کی تلخی میں پوری داستان چھپی ہوئی تھی۔ پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ دھڑے بندیوں میں بٹ کر اپنی قوت ختم کر چکی تھی اگرچہ ملک کے دونوں حصوں کے عوام میں اس وقت بھی مسلم لیگ کے حامی بڑی تعداد میں موجود تھے لیکن قیادت نہ ہونے کی وجہ سے سیاسی منظر نامے میں مرغ کی طرح کسی کا کوئی وجود نہیں تھا۔ (جاری ہے)

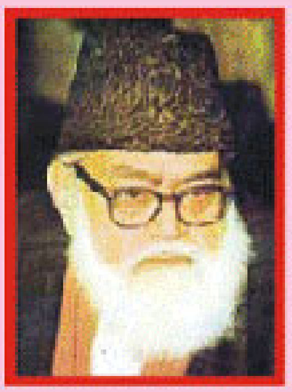

مولانا مودودی

ایوب خان

یحییٰ خان

سکندر مرزا

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

زندگی میں آگے بڑھنے پر یقین رکھتی ہوں: وینزہ

اب ڈائریکشن کے میدان میں بھی آنا چاہتی ہوں

غزالہ فصیح

وینزہ احمد ماڈلنگ کی دنیا کا ایک مثالی نام ہیں وہ دراز قد، تیکھے نقوش اور نازک سراپے کے ساتھ اپنی شخصیت میں ایک شاہانہ وقار رکھتی ہیں جو انہیں اپنی ہم عصر ماڈلز سے ممتاز کرتا ہے۔ ماڈلنگ کی دنیا میں اپنا سکہ جمانے کے بعد وینزہ نے اداکاری کے شعبے میں قدم رکھا اور اس بات کو غلط ثابت کیا کہ ماڈل اچھی اداکاری نہیں کرتیں۔ وینزہ احمد نے ڈرامہ سیریلز جانے انجانے، تیرا سایہ، بے چین، تم تو ہو ایک محبت ہی کافی ہے، گھر کے قریب اور دیگر میں عمدگی سے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ وینزہ کی شخصیت کا ایک اور پہلو بزنس میں ان کی گہری دلچسپی بھی ہے کچھ عرصے پہلے انہوں نے لان کا ایک برانڈ مارکیٹ میں متعارف کروایا اور اب اس بزنس کو فروغ دینے کیلئے اپنی کاروباری سمجھ کو عملی جامہ پہنا رہی ہیں۔

بحیثیت فنکار پاکستان میں شناخت حاصل کرنے والی وینزہ نے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ جرمنی میں گزارا جہاں ان کے والدین مقیم تھے ان کی خواہش تھی وینزہ میڈیکل کی تعلیم حاصل کریں۔ چنانچہ انٹرمیڈیٹ کیلئے انہیں پاکستان بھجوا دیا گیا اور انہوں نے اپنا تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع کیا لیکن میڈیکل کیلئے مطلوبہ میرٹ حاصل نہ کرسکیں اور کنیرڈ کالج میں داخل ہوگئیں۔ جہاں سے انہوں نے سائیکالوجی میں گریجویشن کیا۔ وہ کالج کے فنکشنز میں حصہ لیتی تھیں اسی دوران فیشن ڈیزائنر نبیلہ/خاور شاہد نے انہیں ماڈلنگ کیلئے آفر کی اور ایک معروف فیشن فوٹوگرافر سے ان کی تصاویر بنوائی گئیں۔ اس طرح وینزہ شوقیہ طور پر ماڈلنگ کی دنیا میں وارد ہوگئیں ہمارے ہاں ابھی کچھ عرصہ پہلے تک ماڈلنگ میں دو تین چہرے ہی نظر آتے تھے وینزہ سے پہلے ماڈلنگ میں رینی منظور کا نام نمایاں تھا۔ وینزہ کو اس شعبے میں جگہ خالی ملی تو انہوں نے اپنے پروفیشنل اور منفرد انداز کی بدولت یہاں اپنا راج قائم کرلیا۔ فیشن شوز کے دوران وہ مشرقی ملبوسات خصوصاً ساڑھی، غرارے، لہنگے اور جوڑی دار پاجامے کے ساتھ پشواز کی نہایت طرح دار انداز میں ماڈلنگ کرتی ہیں بلکہ مغربی ملبوسات میں بھی ان کا سراپا ایک ماڈرن عورت کا مکمل روپ نظر آتا ہے۔ شہرت کے ابتدائی دنوں میں وینزہ اور سلمان احمد (جنون ٹیم) کی دوستی کے خوب چرچے ہوئے دونوں نے جانے انجانے میں اکٹھے کام بھی کیا تھا مگر کچھ عرصہ ساتھ چلنے کے بعد دونوں کی راہیں الگ ہوگئیں۔ وینزہ اب اس سلسلے کو ماضی کی بات قرار دیتی ہیں اور کہتی ہیں میں زندگی میں آگے بڑھنے اور اگلی منزل پر نظر رکھنے پر یقین رکھتی ہوں۔ اپنے اسی یقین کے سہارے انہوں نے نئی منزلیں کامیابی سے طے کی ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے امریکہ میں مقیم پاکستانی نژاد بزنس مین سے شادی کرلی ہے لیکن شادی کے بعد شوبز سے وہ اپنا تعلق برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

وینزہ نے بتایا انہوں نے اداکاری کا آغاز ایک چیلنج سمجھ کر کیا تھا ماڈلنگ میں شوقیہ آنے کے بعد جب اس شعبے کی کشش نے ان کے پاؤں جکڑ دیئے تو انہوں نے سوچا جب شوبز میں رہنا ہے تو کیوں نہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا جائے۔ وینزہ کو اداکاری کی آفرز بھی مل رہی تھیں تاہم ان کے ساتھ ہی انہیں اس طرح کی باتیں بھی سننے کو ملتی تھیں کہ ماڈل اچھی اداکاری کا مظاہرہ نہیں کرسکتیں چنانچہ اداکاری کو ایک چیلنج سمجھتے ہوئے وینزہ اس شعبے میں آگئیں انہیں سب سے پہلے ڈرامہ سیریل "عکس" میں جلوہ گر ہونے کا موقع ملا۔ اداکار جمال شاہ کی اس متنازعہ سیریل میں وینزہ کی اداکاری کا پہلا تاثر متاثر کن نہیں تھا لیکن بعد میں وقت کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتیں نکھرتی گئیں۔

وینزہ نے بتایا اداکاری کے متعلق ان کے خیالات میں تبدیلی آئی۔ جب انہیں کی

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

سیریل میں کردار کی پیشکش ہوئی تو پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ یہ ایک ایسی اداکارہ کا رول تھا جو کامیابی حاصل کرنے کیلئے غلط ذرائع اختیار کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ وینیزہ کہتی ہیں میں ذاتی طور پر اس کردار کی سوچ سے متفق نہیں ہوں۔ اس لئے میں نے منع کر دیا۔ لیکن بعد میں سلطانہ آپا (سلطانہ صدیقی) نے مجھے قائل کیا کہ اداکاری دراصل اپنی ذات کی نفی کا کام ہے۔ آپ اگر کسی کردار کو ذاتی طور پر پسند نہیں کرتے لیکن اپنی اداکاری سے اس میں حقیقت کا رنگ بھر کر کام لیں۔ چنانچہ بعد میں میں نے یہ کردار ادا کیا اور لوگوں نے اس کی تعریف کی۔

وینیزہ کو ڈرامہ سیریل خاموشیاں میں اپنا کردار پسند ہے جو کہ نفسیاتی پیچیدگی لئے ہوئے تھا۔ وینیزہ کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے انہیں زیادہ تر گلیمرس کردار دیئے جاتے ہیں کئی ڈراموں میں وہ ماڈل اور اداکارہ کا رول نبھا چکی ہیں۔

اسٹائل 360 فیشن چینل ہے۔ وینیزہ احمد اس کیلئے مرکزی حیثیت میں کام کر رہی ہیں انہوں نے ملک کا معروف فیشن ڈیزائنرز اور فوٹوگرافرز کے ساتھ مل کر وہ اس چینل کے ذریعے مقامی فیشن کو منفرد انداز میں پیش کرنے کیلئے کام کر رہی ہیں۔ ماڈلنگ، اداکاری، فیشن پروڈکشن اور بزنس ان تمام جہتوں میں مصروفیت کے علاوہ وینیزہ کچھ اور کام کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہیں جب ان سے ہم نے یہ سوال پوچھا تو وینیزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اب ڈائریکشن کا شعبہ بچا ہے۔ میں جب مرینہ خان، سمیرا خالد اور روبینہ اشرف کو اچھے اچھے ڈرامے بناتے دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں میں بھی اس میدان میں کودوں۔ ویسے میری یہ سوچ فطری ہے کیونکہ ماڈلنگ یا اداکاری کے پروفیشن کے ساتھ ان تمام شعبوں کا قریبی تعلق ہے۔ ایک وقت آگے بڑھتے ہوئے اداکار، اداکارہ ڈائریکٹر بن جاتے ہیں۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

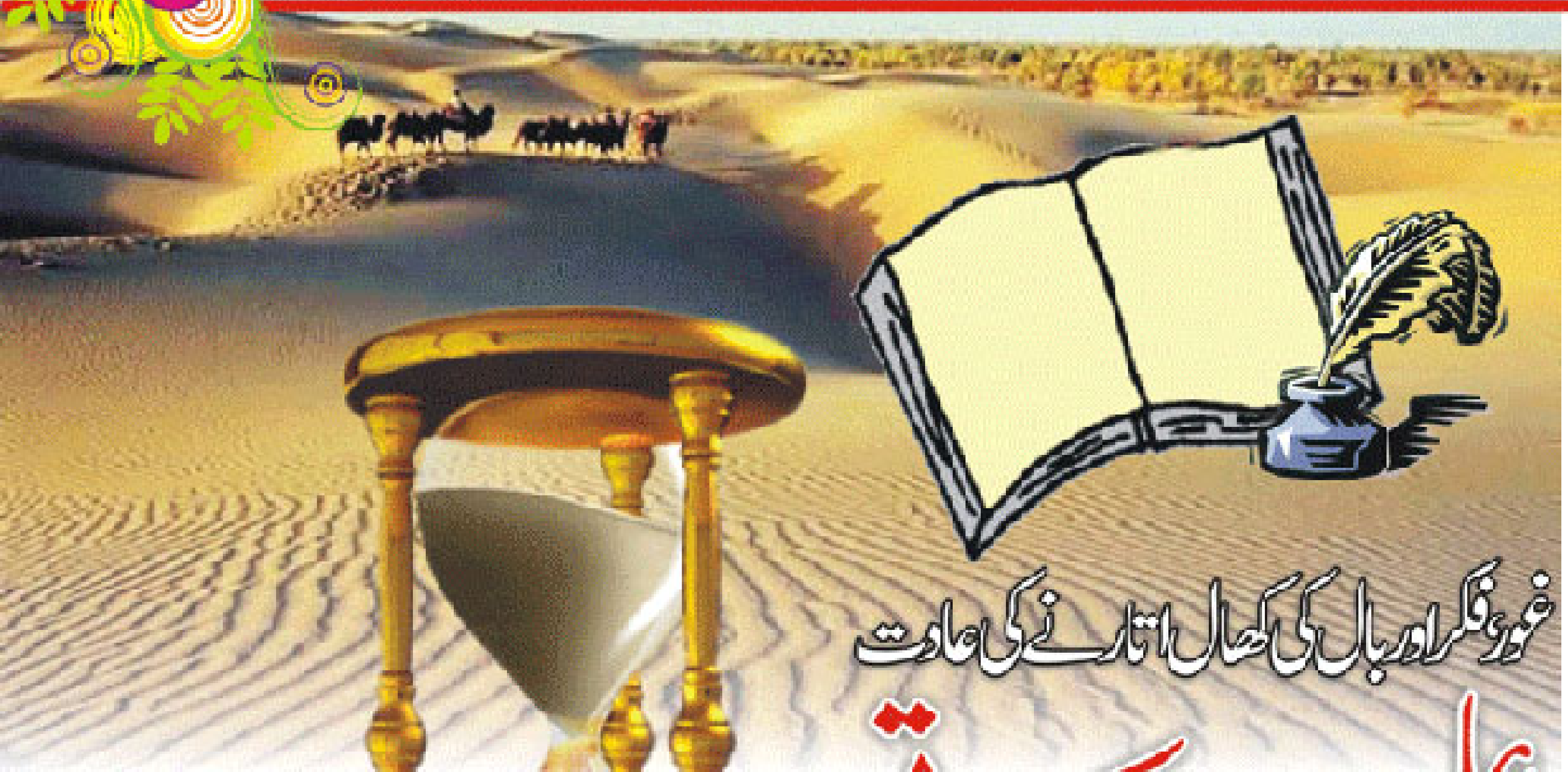

غور، فکر اور بال کی کھال اتارنے کی عادت

وہ علم و ہنر کے موتی!

عصمت ریاض

ترجمہ: عائشہ بشیر

نویں صدی کے آغاز تک مسلمان علم فلکیات، علم الادویات، کیمیا، فلسفہ، جغرافیہ، ریاضی، نباتات اور منطق کے علم جان چکے تھے۔ ساڑھے تین سو سال کے مختصر عرصہ میں جن ذہین دماغوں نے متذکرہ بالا مضامین میں سائنسی دریافتیں کیں ان میں جابر بن حیان، الکندی، الخوارزمی، الفرغانی، الرازی، ثابت ابن قرہ، البتانی، حنین ابن اسحاق، الفارابی، ابراہیم ابن سنان، المسعودی، الطبری، ابوالوفا البلخی ابن عباس، ابوالقاسم، ابن الجزار، البیرونی، ابن سینا، ابن یونس، الکاشی، ابن الہیثم، علی ابن عیسیٰ الغزال، الزرقالی اور عمر خیام شامل ہیں۔ 750ء سے 1100ء تک یہ عظیم نام مسلمانوں کیلئے باعث فخر تھے اور یہ ان عظیم افراد کی یکجا لگن تھی جس نے انہیں آسمان علم کا درخشاں ستارہ بنا دیا تھا۔ جس چیز نے انہیں ماہر بنایا وہ غور، فکر اور بال کی کھال اتارنے کی عادت تھی تاکہ اپنے پیش رو افراد کے وضع کئے علم کو حرف آخر سمجھ کر قبول نہ کر لیا جائے۔

یہ غزالی تھا جس نے اس رائج الوقت فلسفہ پر سوال اٹھایا کہ ظاہری ہونے والی تبدیلیاں قدرتی طور پر مقررہ وقت پر ہوتی ہیں بعد ازاں اسی نے کہا تھا کہ وقوع پذیر ہونے والے ظاہری افعال صرف خدا کی مرضی اور حکم سے ہی سرانجام پاتے ہیں۔ تمام ادوار میں الغزالی کو عظیم ترین مفکر، قانون دان، منطقی اور ماہر نفسیات تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس مقام کو پانے کیلئے وہ بغداد کے تعلیمی ادارے نظامیہ میں بطور استاد تعلیم دیا کرتے تھے۔ آپ نے بے شمار مباحثوں میں شرکت کی جس سے وہ اپنے وقت کے اسلامی حلقوں میں مقبول ہو گئے۔ ماضی کی طرح آج کے جدید طریقہ تدریس میں بھی مباحثہ اور سوال و جواب تعلیم دینے اور پھیلانے میں مرکزی مقام رکھتے ہیں تاکہ جدت اور تحقیق کا سلسلہ برقرار رہے۔

بالکل اسی طرح جابر بن حیان اگر علم کیمیا کے میدان میں تحقیقات، چھان بین اور تجربات نہ کرتا تو آج وہ جدید کیمیا کا موجد نہ کہلاتا۔ اس نے ہمیشہ عملی علم کے حصول میں عملی تجربات کو اہمیت دی، اسی لئے 20ویں صدی کی جدید تعلیم بھی علوم، جستجو اور تجربات کے ذریعے بچوں کو نئے علوم سکھانے اور عملی طور پر اعلیٰ تحقیقی مہارت کو بھی علم حیاتیات کو عروج تک پہنچانے کے لئے استعمال کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ الکندی، الرازی، ابن الرشد، ابن سینا اور ابن الہیثم جنہوں نے کائنات فطرت اور انسانی جسم پر تحقیق کی، کیا یہ افراد دیندار تھے؟ اس سوال کا جواب یقیناً ہاں میں ہو گا کیونکہ یہ تمام افراد نہ صرف سچائی کے پیروکار بلکہ مشہور ماہرین بھی تھے۔

مگر آج جب ہم پاکستان کے تعلیمی نظام کی بات کرتے ہیں تو مغربی تعلیمی نظام کی مثال دے کر سیکولر (لادین) نظریات پر پالیسی اپنانے کی بات بار بار دہرائی جاتی ہے۔ اس کے حق میں یہ دعویٰ پیش کیا جاتا ہے کہ اگر مذہب نصاب میں شامل ہو تو اس صورت میں بچے کا حقیقی عمل غالب نظریات کی وجہ سے رجعت پسند ہو جاتا ہے مگر حقیقتاً مغرب نے 20ویں صدی میں ان غالب مذہبی نظریات اور عیسائی اقدار کو ترک کر کے آج سائنس، ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقی پائی ہے جبکہ پاکستان اپنے ہم عصر ممالک سے بھی اس میدان میں بہت پیچھے رہ گیا ہے یقیناً اس کی وجہ نصاب اور کتابوں پر مذہبی انتہا پسندی اور بے تکی شرات اور غالب نظریات کا دباؤ ہے مگر اب ان میں کافی بہتری لائی گئی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ اس تحریر سے پاکستان کے تعلیمی میدان میں بہتری کیلئے مفید معلومات مہیا ہوں مگر جوں جوں اس بحث میں ہم آگے بڑھتے ہیں، ہمارے لئے صحیح راستے کا انتخاب مشکل تر ہونے لگتا ہے۔

عام طور پر تعلیمی میدان میں ناکامی کیلئے یہ بحث اٹھائی جاتی ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظریات نصاب پر غالب ہیں جو اس کے جدید ریاست نہ بننے کی بڑی اہم وجہ ہے لیکن اگر کوئی شخص پرانے مسلم سوچنے والوں اور مفکرین کے حالات زندگی پر تحقیق کرے تو یہ سارا معاملہ الٹ نظر آئے گا۔ ان عظیم لوگوں نے مذہبی علوم کو بنیاد بنا کر ہی اپنے زمانے کے علوم میں کئی اہم ایجادات و تحقیقات پیش کیں۔

مثال کے طور پر امام غزالی کو کئی علوم پر دسترس رکھنے کی وجہ سے سلجوق سلطان نے 1091ء میں بغداد کی درسگاہ نظامیہ کا اتالیق مقرر کیا۔ وہ 300 سے زائد طالب علموں کو ایک وقت میں لیکچر دیا کرتے اور ان کی وسیع علمی معلومات کو کبھی کوئی چیلنج نہ کر سکا۔ غزالی نے نہ صرف سائنسی علوم پر اپنی چھاپ چھوڑی بلکہ انہیں وسعت دی اور علم الادویات کو سائنسی علوم کی تابع شاخ قرار دیا۔ انسانی جسم کی چھان بین کی ان کی حوصلہ مندانہ تحقیق کو بعد میں آنے والے ماہر امراض ابن ظہور اور ابن الامام نے علم الاعضا کے نام سے 12ویں اور 13ویں صدی میں تحریر کیا۔ مسلم ماہرین ہمیشہ سے نظریہ یا مفروضہ کو تجربہ کی کسوٹی پر پرکھنا پسند کرتے تھے اسی لئے وہ عملی سائنسی تجربات کے بانی کہلائے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ مذہب کی حقیقی روح ان میں بستی تھی انہوں نے کبھی اپنی سائنسی تحقیقات کی مذہبی اصولوں پر راسخ الاعتقاد شخص بن کر تشریح نہ کی تھی۔

Marmaducke Pickthall نے اسلام پر ایک لیکچر میں اسے یوں بیان کیا تھا "اس دور کی مسلم درسگاہیں تمام دنیا کے لئے علم و تحقیق کا گہوارہ تھیں۔ تمام سائنسی علوم جن سے معلومات کا حصول ممکن تھا وہ ان کا مضمون تھے۔ دنیا کو علم کی روشنی سے منور کرنے والے یہ کسی بھی مذہب (اسلام) کے سب سے اعلیٰ ادارے تھے۔"

جرمن پروفیسر جوزف ہیل نے اپنی عرب تہذیب پر لکھی مختصر کتاب (جس کا انگلش میں ترجمہ کیا گیا) میں لکھا ہے:

''کیا مذہب، وہ بھی ایسی مذہبی کتاب جس نے علم اور سیکھنے کا دروازہ کھولا؟ قرآن، روایات اور علماء کی تشریحات اس کی تمام ضروریات پوری کرتے ہیں مگر اسلام کا روشن پہلو یہ ہے کہ یہ دوسرے علوم کو نظر انداز کرتا ہے اور نہ ہی دباتا ہے بلکہ مسجد میں انہیں بھی وہی مقام دیتا ہے جو علم دین کو حاصل ہے۔ پانچویں ہجری تک مسجد اسلام کی یونیورسٹی قرار پائی تھی جو اسلامی ثقافت کا سب سے امتیازی پہلو تھا یعنی "علم سکھانے کی مکمل آزادی" تھی۔

ان عظیم درسگاہوں میں علم دینے کیلئے اساتذہ کو تو کسی امتحان سے گزرنا پڑتا اور نہ ہی کسی سند کی ضرورت ہوتی تھی بلکہ ان کی ذہانت، کام کی لگن اور اپنے علم پر مکمل دسترس کو اہمیت دی جاتی تھی اور اسی لئے غزالی کو علم فلسفہ پر حاصل دسترس نے اسے جدید فلسفہ کا بانی بنا دیا تھا۔

آج کے جدید طریقہ تدریس میں ساری اہمیت تخیل، Reflection اور دماغی مشقوں کو دی جاتی ہے۔ اگر امام غزالی کی عمر بھر کی تحقیقات کا مشاہدہ کیا جائے کہ کس طرح انسانی ذہن سیکھتا ہے تو آج کی تعلیمی نفسیات کے لئے حیرت انگیز نسخہ ہو گا۔ انہوں نے لکھا ہے "بے شک سوچنے کا عمل دماغ کے ایک خاص حصے کا عمل ہے مگر سوچنے کی حس دماغ کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ یادداشت دماغ کے اندرونی حصے اور تخیل کی حس فرنٹل لوب (حس لمس کا تعلق دماغ کے درمیانی حصے سے ہوتا ہے۔ ان کے مطابق یہی حسیں ہر کسی انسان کو ماضی کے تجربات کی روشنی میں مستقبل کے لئے بہتر حکمت عملی بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ امام غزالی نے ایٹم ٹوٹنے کا مفروضہ بیان کیا اور بڑے دلچسپ طریقے سے مسلم اتفاق کا ذکر کرتے ہوئے کہا "مسلمان تفرقہ بازی میں اتنے الجھے ہیں کہ وہ آسانی سے ایٹم کی تقسیم بھی کر سکتے ہیں"۔

امام غزالی کے ایٹم سے متعلق مفروضوں کو یہ نظریہ کار ابن رشد (1150-1220) نے تقریباً 800 سال قبل پیش کیا تھا مگر تاریکی اور طفیلی کی دنیا میں اس جدید علم کا بانی کہلایا۔

ارسطو اور افلاطون کے بعد ابن سینا کا نام موثر نظریہ تعلیم متعارف کروانے والوں میں سرفہرست ہے۔ اسے مغرب میں "Avicenna" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان کی درسگاہ پر لکھی گئی کتاب کے ایک باب کا نام "بچے کی تدریس اور پرورش میں استاد کا کردار" ہے جو تمام سکول اساتذہ کیلئے رہنمائی کا ذریعہ رکھتی ہے۔ ان کے مطابق بچوں کو جماعت میں زیادہ بہتر پڑھانا اکیلے پڑھانے سے بہتر ہے کیونکہ استاد جماعت میں صحت مندانہ مقابلے کی فضا قائم کرتا ہے جو آج بھی غور و فکر اور استدلال کیلئے بھی سودمند ثابت ہوتی ہے۔ ابن سینا نے دو حصوں پر مشتمل درسگاہوں کا نصاب بھی تشکیل دیا تھا۔

پرائمری درجے میں 6 سال کی عمر سے بچے کو قرآن، اسلامی قوانین، زبان، ادب، اسلامی اخلاقیات اور عملی ہنر سکھائے جائیں۔ دوسرے درجے میں وہ خود اپنی مرضی اور پسند کے مضامین کا انتخاب کر سکیں گے چاہے وہ عملی ہنر ہوں یا ادب، تبلیغ، علم الادویات، جیومیٹری اور صنعت و تجارت ہوں۔ مسلمانوں نے اپنے زرّیں دور میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے جو اصول اپنائے وہ 20ویں صدی میں مغربی فلسفیوں کے تعلیمی اصول و ضوابط سے مختلف نہ تھے۔

جرمن برنر (Jerome Bruner) نے Discovery Learning کے ذریعے اپنے حال یا ماضی کی رو سے نئی سوچ کی راہ ہموار کرنے کا نظریہ متعارف کروایا تھا۔ جہاں حقائق کی روشنی میں نئے اندازوں اور سوچ پر حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ امریکہ کے JohnSewey نے تعلیمی طریقہ کار میں تبدیلی کے لئے ایک مہم شروع کی اور کہا کہ موجودہ روایتی تعلیمی نظام کے قالب، بے لچک اور مقررہ تعلیمی نظریات صرف تعلیم دیتے ہیں جبکہ طالب علموں کے عملی تجربات اور سمجھ بوجھ میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

پاکستان میں آج بھی ہم لوگ صرف تعلیم مہیا کر رہے ہیں مگر طالب علموں کو اس علم سے سمجھ بوجھ حاصل نہیں ہوتی۔ پاکستان میں سیکولر (لادین) یا مذہبی ذریعہ تعلیم حقیقتاً اہم مسئلہ نہیں بلکہ اہم یہ ہے کہ جو تعلیم ہم اپنی نسل کو دے رہے ہیں کیا وہ معیاری اور سیکھنے کے عمل، غور و فکر کے تقاضے پورے کر رہی ہے؟ ہماری کتب اور نصاب بھی ایسا ہونا چاہئے جو ان میں غور و فکر، مقالہ اور بحث مباحثہ کی راہ میں مددگار ثابت ہوں۔

آخر میں امتحانات کا مقصد اور پیمائش کی گئی صلاحیتوں اور سوچ کا امتحان ہونا چاہئے۔ جو اساتذہ کو نصاب پڑھانے اپنے مضمون پر مکمل عبور حاصل ہو وہ اپنے بہترین کام سے پاکستانی بچوں میں بھی صلاحیتیں اجاگر کر سکے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ابلیس کی مجلس شوریٰ!

"اس امت سے اور اس کی بیداری سے میں اس لیے ڈرتا ہوں کہ اس کی بیداری کا مطلب ایک قوم کی بیداری نہیں بلکہ دنیا کی بیداری ہے"

اقبال کے آخری مجموعہ کلام ارمغان حجاز میں ایک نادر الاسلوب نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کے عنوان سے ملتی ہے، جس میں اقبال نے ایک خیالی پارلیمنٹ کا نقشہ کھینچا اور دکھایا ہے کہ اس میں دنیا کے ابلیسی نظام کے تمام ذمہ دار شریک ہوتے ہیں اور اس وقت کی تحریکات اور سیاسی نظریات کا جائزہ لیتے ہیں جو اس کی سمجھ کی راہ میں رکاوٹ اور اس کی مساعی و مقاصد کے لئے خطرہ ہیں۔ اس میں ابلیس کے مشیر اپنی اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں اور پھر صدر جلسہ ابلیس ان سب رایوں کو سن کر ان پر تبصرہ کرتا اور وسیع تجربات اور جہاں بینی کی روشنی میں آخری رائے دیتا ہے...

یہ عناصر کا پرانا کھیل، یہ دنیائے دوں
ساکنانِ عرشِ اعظم کی تمناؤں کا خوں
اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز
جس نے اس کا نام رکھا تھا جہانِ کاف و نوں
میں نے دکھلایا فرنگی کو ملوکیت کا خواب
میں نے توڑا مسجد و دیر و کلیسا کا فسوں
میں نے ناداروں کو سکھلایا سبق تقدیر کا
میں نے منعم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں
کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد
جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دروں
جس کی شاخیں ہوں ہماری آبیاری سے بلند
کون کر سکتا ہے اس نخلِ کہن کو سرنگوں

اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام
پختہ تر اس سے ہوئے خوئے غلامی میں عوام
ہے ازل سے ان غریبوں کے مقدر میں سجود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام
آرزو اوّل تو پیدا ہو نہیں سکتی کہیں
ہو کہیں پیدا تو مر جاتی ہے یا رہتی ہے خام
یہ ہماری سعیِ پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صوفی و ملا ملوکیت کے بندے ہیں تمام
طبعِ مشرق کے لیے موزوں یہی افیون تھی
ورنہ قوالی سے کچھ کمتر نہیں علمِ کلام
ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام
کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید
ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلماں پر حرام

خیر ہے سلطانیِ جمہور کا غوغا کہ شر
تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر

(ارمغان حجاز)

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ذہنی صلاحیت میں اضافہ ممکن ہے کیا؟

بارے خان

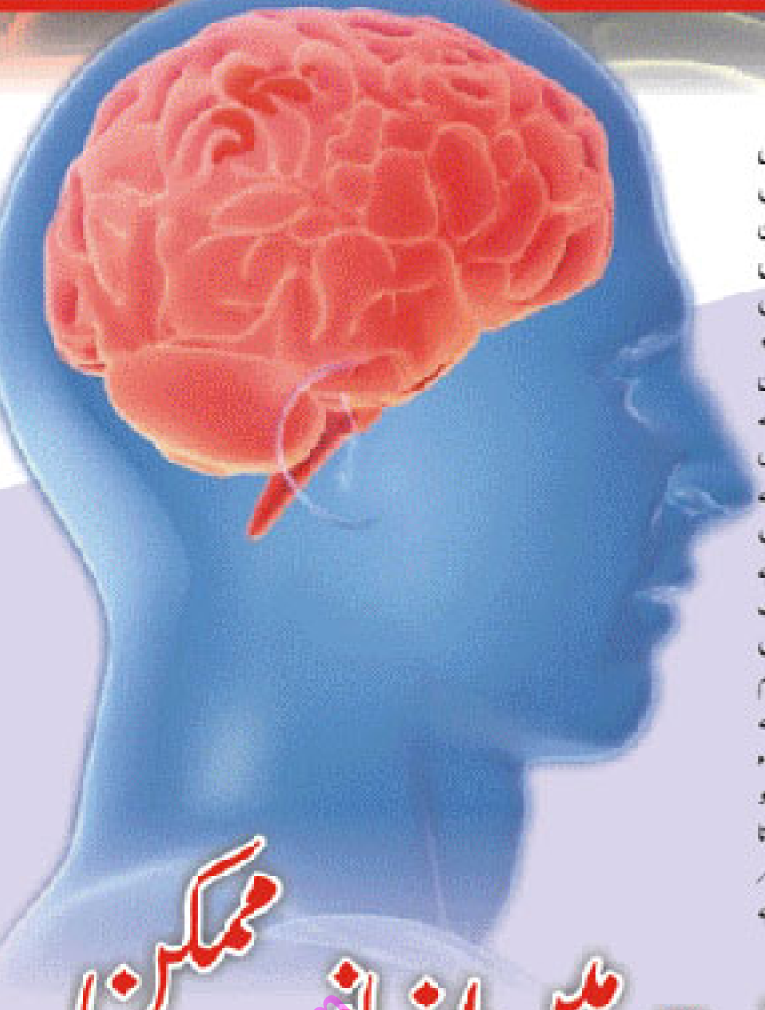

نفسیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ انسان کی ذہنی استعداد میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ کوشش کرے لیکن جب ہم ہمت ہار دیں گے اور کچھ نہ کر سکیں گے تو دوسروں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ مثل مشہور ہے کہ ناممکن کا لفظ صرف احمقوں کی ڈکشنری میں پایا جاتا ہے کوئی ایسا کام نہیں جو ممکن نہ ہو کہ ہم خود اپنے ذہنی فیصلے کے مطابق کسی کام کو ناممکن سمجھ بیٹھے ہیں اور پھر اس سے کبھی نہیں ہوتے اور اسے آخری فیصلہ سمجھ کر صبر و شکر کر لیتے ہیں یہ بھی بالکل درست ہے کہ ذہانت خداوند تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ ایک عطیہ ہے مگر ہم اپنی ذہانت میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔ کسی چیز کو بھول جانا اور چیز ہے اور ذہن ہونا دوسری چیز ہے۔ بھول جانے کی عادت پر قابو پایا جانا ممکن ہے صرف اس ضمن میں کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کسی کام کے لئے کمرے میں داخل ہوتا ہے مگر جب کمرے کے اندر جاتا ہے تو بھول جاتا ہے کہ کس کام کیلئے وہ کمرے میں وارد ہوا تھا بعض اوقات ہم کسی سے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں کہ یک گفتگو کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے اور ہم بھول جاتے ہیں کہ ہم کیا کہہ رہے تھے پھر ہم مخاطب سے کہتے ہیں کہ ابھی ہم کیا بات کر رہے تھے؟ پھر جب وہ ہمیں بتاتا ہے تو ہمیں یاد آتا ہے کہ ہم کس موضوع پر بات کر رہے تھے۔ یہ عام سی بات ہے اور ہر کسی کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔ تاہم اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دماغ میں ایک دن کے اندر ہے اور انسان کا ذہن تازہ ہو کر سوچے تو کسی فیصلہ میں آسانی ہوتی ہے۔ ہماری خوراک سے گلوکوز تیار ہوتا ہے اس کا 70 فیصد ہمارا دماغ استعمال کرتا ہے۔ سبزیوں اور خاص طور پر آلو کا استعمال (ایک مدت تک)

جب انسان دباؤ میں ہوتا ہے تو ذہنی صلاحیتوں میں وقتی طور پر کمی واقع ہو جاتی ہے لہٰذا اپنے آپ پر دباؤ طاری نہ رکھیں اور پرسکون رہیں تا کہ آپ کے ذہن کو جلا ملے

ساٹھ ہزار خیالات مجموعی طور پر آتے ہیں۔ لہٰذا ایک آدھ بات بھول جانا معمولی بات ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ دماغ جسم کا ایک حصہ ہے جس کی استعداد میں خود بخود اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے اور اس کے اندر تبدیلیاں بھی واقع ہوتی رہتی ہیں۔

اس کی استعداد اس بنیاد پر منحصر ہے کہ آپ اسے استعمال کس طور پر کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے خوش خبری ہے کہ کچھ فطری طریقے ایسے ہیں جن کے ذریعے ڈرامائی طور پر آپ کی دماغی یا ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ آپ کی یادداشت تیز اور سوچ و بچار کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔

جب انسان دباؤ میں ہوتا ہے یا اس پر پریشر ہوتا ہے تو ذہنی صلاحیتوں میں وقتی طور پر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر وقت اپنے آپ پر دباؤ طاری نہ رکھیں اور پرسکون رہیں تو آپ کے ذہن کو جلا ملے گی۔ ورزش اور سیر کی عادت بشرطیکہ کسی باغ کے اندر سیر کی جائے دماغی تقویت کا باعث بنتی دماغی صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

اس کا ایک فطری علاج ایسے تیل یا جنت ہیں جو درختوں کے چھالوں، بیجوں، پھولوں، لکڑی، جڑوں اور چھالوں سے کشید کئے جاتے ہیں۔ ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ جنت کس طرح اس ضمن میں موثر کردار ادا کرتے ہیں تاہم یہ معلوم ہوا ہے کہ ناک کے اندر کچھ خلیے ایسے ہیں جو خوشبویات کو بجلی کی شکل میں تبدیل کر کے دماغ کے لمبک سسٹم میں داخل کرتے ہیں اس لمبک سسٹم کا ہماری یادداشت کے ساتھ رابطہ ہو جاتا ہے اس طرح ہمارے جذبات و احساسات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اس کی حیثیت ایک اسٹور روم کی ہوتی ہے یہی قوت بعض اوقات ہمیں بچپن کی باتیں بھی یاد دلا دیتی ہے۔ بعض اروما تھراپسٹ روز میری اور بیسل آئل کو ذہنی جلا کے لئے تیر بہدف سمجھتے ہیں۔ اسی طرح یوکلپٹس اور کافور، دماغ میں خون کی روانی میں اضافہ کرتا ہے۔ اسی طرح بعض دیگر عطریات اور کی کیفیت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو اروما تھراپی وغیرہ اور استعمال کریں یا رومال پر چند قطرے عطریات کے ڈال لیں پھر ان کو وقفے وقفے سے سونگھیں یا کچھ مدت تک ایسا کرتے رہیں حتیٰ کہ ذہن کھل جائے اگر آپ کمپیوٹر کا کام کر رہے ہیں تو رومال کمپیوٹر پر بچھا کر رکھیں تا کہ خوشبو آپ کے دماغ تک پہنچتی رہے۔

جڑی بوٹیاں انسانی جسم کے نظام مدافعت کو جلا بخشتی ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق ہماری دنیا کی آبادی روایتی پودوں کی تجویز بخش اور ادویاتی تاثرات کے مرہون منت ہے۔ اب بھی جدید طب میں اس کا استعمال دنیا میں بہت زیادہ ہے اور اس کا منبع بھی پودا ہی ہے۔ روز میری کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دماغ میں دوران خون کو بہتر کرتا ہے جبکہ سیج (ایک خوشبودار پودا) کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ یادداشت اور ادراک ذہنی میں اضافہ کرتا ہے۔

ذہنی جلا کے لئے مناسب کھانا بہت اعلیٰ اثرات کا حامل ہے۔ پیٹ بھر کر کھانے سے ذہنی استعداد میں کمی

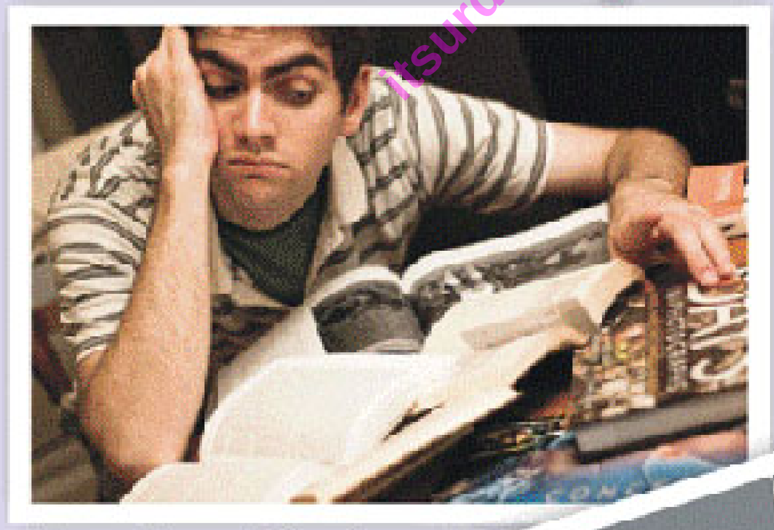

واقع ہو جاتی ہے کم اور مناسب خوراک خدا تعالیٰ کے نبیوں کا شیوہ رہا ہے پھر ان پر اللہ تعالیٰ ایسے ایسے انکشافات فرماتا ہے کہ عقل انسانی دنگ ہو کر رہ جاتی ہے پیٹ بھر کر کھانے سے غنودگی آتی رہتی ہے اور انسان سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے عاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بھاری بھرکم انسان کی سوچنے کی صلاحیت بھی بہت کم ہو جاتی ہے مناسب جسم والا شخص انسان سوچنے اور غور کرنے کی صلاحیتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔

اس لئے جسم کے وزن کو کم کرنے سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ مچھلی کا استعمال کرنے سے بھی ذہنی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ زیادہ چربیلی اور نشاستہ دار غذا بھی ذہنی صلاحیتوں کو بڑھا دیتی ہیں۔

ایک ادرو وٹامن نما چیز کوئنزائم کیو (10) یادداشت میں اضافہ کیلئے تیر بہدف بھی پائی جاتی ہے اس سے دماغ کے آکسیجن لیول میں اضافہ ہوتا ہے اور دماغی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ اسی طرح جگر اور گردوں کا خوراک میں استعمال بھی دماغ کے لئے مفید ہے جبکہ سویابین میں یہ عنصر وافر موجود ہیں اسی طرح پالک اور آلو میں بھی یہ پائی جاتی ہیں۔ بی کمپلیکس وٹامن بھی انسانی یادداشت کو بڑھاتے ہیں۔ یہ ڈیری کی مصنوعات میں دستیاب ہوتے ہیں۔

اسی طرح جگر مچھلی انڈوں اور سبزیوں میں بھی بی کمپلیکس وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ چربی والی اشیاء اور گھی کا کثرت سے استعمال ذہنی صلاحیتوں میں کمی پیدا کرتے ہیں آپ کا ماحول، موسم، گرد و غبار، آلودگی، شور اور بے اطمینانی کی کیفیت بھی ذہنی صلاحیتوں کو زنگ لگانے کیلئے کافی ہیں۔

بوکھلاہٹ پیدا ہونے دیں خواہ دفتر کی ہر چیز کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھیں جہاں سے وہ بوقت ضرورت فوراً آپ کو مل سکے۔ جہاں پر آپ کام کر رہے ہیں اس کمرے کی دیواروں پر خوبصورت لینڈ اسکیپ اور ہرے بھرے درختوں کی تصاویر لگائیں اس سے آپ کی روح اور ذہن کو تقویت ملتی رہے گی اور آپ آسودگی کے ساتھ کام کر سکیں گے اور آپ کا ذہن مرکوز رہے گا۔ آپ جس کرسی پر بیٹھے ہوتے ہیں دیکھیں وہ آرام دہ ہے یا آپ کو ایذا دے رہی ہے کیا وہ آپ کے کام میں حارج تو نہیں ہو رہی ہے اگر ایسا ہے تو اسے بدل لیں ورنہ کسی سے کام نہ ہو سکے گا۔

جو رنگ آپ استعمال کرتے ہیں اگر اس کا رنگ سیاہ ہو گا یا گہرا ہو گا تو آپ پر اداسی کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے اس لئے اس کا رنگ ہلکا ہونا چاہئے زیادہ شوخ اور تیز رنگ آنکھوں پر بوجھ ڈالتے ہیں جس سے آپ کا دل و دماغ متاثر ہو کر خراب کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ اس جگہ بیٹھ کر کام کریں کہ روشنی آپ کی آنکھوں پر بڑے بلکہ روشنی پچھلی جانب سے آنی چاہئے ورنہ آپ مضطرب ہوں گے اور آپ کا ذہن بھی صحیح طور پر کام نہ کر سکے گا۔ جس کرسی پر آپ براجمان ہیں اس کی پشت ایسے طور پر ہونی چاہئے کہ آرام دہ محسوس ہو۔ بیٹھنے کا ڈھنگ ایسا ہونا چاہئے کہ آپ جھک کر نہ رکھیں، کمر کو بالکل سیدھا رکھیں۔ کمرے میں تازہ ہوا کی آمد ورفت آپ کے ذہن کو تر و تازہ رکھے گی اور آپ اپنی بہترین صلاحیتوں سے کام کر سکیں گے۔ جس کمرے میں کام کر رہے ہو اس کے پردوں کا رنگ بہت ہلکا اور نیلا ہونا چاہئے۔

گہرے رنگ پریشان کر سکتے ہیں۔ کمرے کے دروازے کی طرف پشت کر کے مت بیٹھئے آپ کی کرسی اس طرح ہونی چاہئے کہ آپ کے پیچھے دیوار ہو اس سے یہ سہولت رہے گی کہ دروازے سے اندر آنے والے کو آپ فوری اور بخوبی دیکھ سکیں گے۔ ورنہ بار بار آپ کو مڑ مڑ کر دروازے کی جانب دیکھنا پڑے گا جس سے آپ تنگ ہوں گے اور آپ کا کام متاثر ہو گا۔ ذہنی کام کرتا چھوڑ دے گا اور آپ سارا دن پریشان رہیں گے۔

کام کے دوران تھوڑی دیر کیلئے سستا لیں آنکھیں بند کر کے چند منٹوں کے لئے کام کو بھول کر فارغ اور خالی الذہن ہو جائیں۔ اس طرح رہیں گے تو کبھی تھکیں گے نہیں تازہ دم رہیں گے اور آپ کی ذہنی صلاحیتیں اجاگر ہوں گی۔ سستانے سے ذہنی دباؤ میں بھی کمی واقع ہو گی اور اس کے بعد بہترین صلاحیتوں کے ساتھ فرائض منصبی انجام دے سکیں گے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

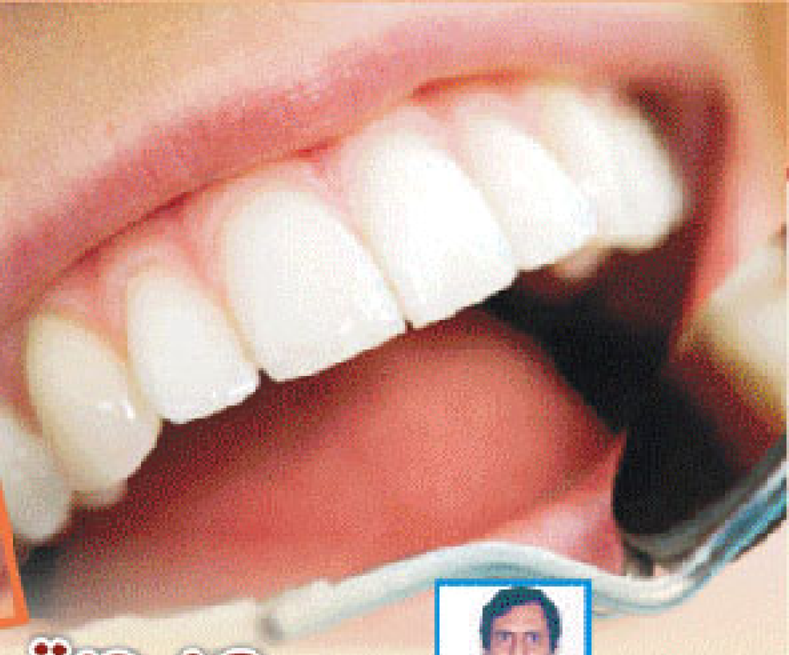

صحت مند مسوڑھے صحت مند دانت

ڈاکٹر بابر سبزواری

امریکہ اور انگلینڈ میں نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ 20 سال اور اس سے زائد عمر کے لوگوں میں مسوڑھوں کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ نئی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ مسوڑھوں کی بیماریاں تقریباً 50 فیصد بڑھی ہیں۔ اس رپورٹ سے مسوڑھوں کی بیماری ہونے کی وجہ بیماریوں کو دل اور شوگر کے مریضوں کے علاوہ ایسے لوگوں میں زیادہ دیکھا گیا ہے جن کی پیدائش قبل از وقت ہوئی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسوڑھوں کے امراض اور دیگر لوگوں میں مسوڑھوں کی بیماریاں عام صحت مند لوگوں کی نسبت تقریباً 50 فیصد زیادہ ہوتی ہیں۔ اس لئے شوگر اور امراض دل کے مریضوں کو اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے۔ اگر آپ کے مسوڑھوں سے خون آتا ہے تو فوراً دانتوں کی صفائی پر توجہ دیں۔ دانتوں کو برش اور فلاس سے صاف کریں اور رات سونے سے پہلے کم از کم دو منٹ تک صاف کریں۔ اگر

ایک ہفتے کے اندر اندر مسوڑھوں سے خون آنا بند ہو جانا چاہئے تو طریقہ جاری رکھیں ورنہ دانتوں کے ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ مسوڑھوں کی بیماری کی ابتدائی علامات میں سب سے پہلے دانتوں سے خون آنا اور اس کے بعد دانتوں کے اوپر مسوڑھوں کا سکڑ جانا اور مسوڑھوں کی سوجن شامل ہے۔ اگر بیماری زیادہ عرصہ تک علاج کے بغیر رہے تو یہ ابتدائی علامات کم ہو کر ختم ہو جاتی ہیں مگر آہستگی سے یہ تمام علامات کے جاری رہتے ہوئے آخر کار دانتوں کے بغیر تکلیف کے ہی ہل جانے پر ختم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مسوڑھوں کی بیماری انسانی جسم کے دیگر حصوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

مسوڑھوں کی تمام بیماریاں دانتوں پر بھی "پلاک" (Plaque) کی بار یک تہہ نظر نہ آنے والی تہہ میں موجود بیکٹیریا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ پلاک کو روزانہ دانتوں اور مسوڑھوں پر سے صاف کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر یہ صاف نہ کیا جائے تو یہ پلاک بعد میں سخت ہو کر ٹارٹر یا کیلکولس بن جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ایک سخت اور کھردری تہہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس سخت تہہ کو دانتوں کی سطح سے برش کے ذریعے ہٹانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ Calculus مسوڑھوں کی سوزش کا سبب بنتا ہے اور یہ مسوڑھوں کو پیچھے کی طرف دھکیل کر دانتوں کی جڑوں کو ننگا کر دیتا ہے۔ اس لئے علامات کو پہچاننا بہت ضروری ہے۔

دانتوں کے ماہر ڈاکٹر ایسے مریضوں کے معائنے کے بعد جانچ سکتا ہے کہ دانتوں کے گرد مسوڑھوں کی کیا حالت ہے اور کیا مسوڑھوں کی بیماری نے جبڑے کی ہڈی کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتے ہوئے Perisdontal Disease کی شکل اختیار کر لی ہے لیکن صورت میں مخصوص دانتوں کے ایکسرے سے متاثرہ ہڈی کے نقصان کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اس معائنے کے بعد مرض کا علاج تجویز کر سکتا ہے۔

عام طور پر مسوڑھوں کی بیماری درد کے بغیر بڑھتی رہتی ہے اور مریض اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ مگر یہ مرض ایک حد کے بعد ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بسا اوقات پلاک میں موجود بیکٹیریا اس حد تک مرض کو بڑھا دیتے ہیں کہ مسوڑھوں کی تکلیف جلد شروع ہو جاتی ہے جو بڑھ کر Gum Abscess میں تبدیل ہو جاتی ہے اور دانتوں کے گرد مسوڑھوں سے باقاعدہ پیپ آنا شروع ہو جاتی ہے جو بہت بدبودار ہوتی ہے۔ اس طرح جبڑے کی ہڈی آہستہ آہستہ ختم ہوتی رہتی ہے جو کہ عام طور پر ناقابل تلافی نقصان تصور کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر مرض لمبے عرصے تک رہے تو علاج مشکل سے مشکل تر ہو جاتا ہے۔

دانتوں سے پیچھے ہی خون آنا شروع ہو تو فوراً اپنے دانتوں کی صفائی پر بھرپور توجہ دیں۔ ڈینٹل سرجن عام طور پر دانتوں کی صفائی کرتے ہیں اور یہ صفائی عام طور پر ایک سے زیادہ اوقات میں کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر مریض کو مرض کی حالت کے مطابق دانتوں کی صفائی کا طریقہ سمجھاتے ہیں اور یہ بتایا جاتا ہے کہ دانتوں کی تمام سطحوں کو کیسے صاف رکھا جائے۔ مسوڑھوں کی بیماری کے مریضوں کو بلاوجہ اور بغیر مشورہ کے ادویات کا استعمال نہیں کرنا چاہئے اس عمل سے مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے مگر مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا جو بعد میں نقصان کا باعث بنتا ہے۔

انگلینڈ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں ڈینٹل ایسوسی ایشن عوام الناس کی آگاہی کے لئے کام کر رہی ہیں۔ یہ تنظیمیں مختلف طریقوں سے عوام میں شعور پیدا کرتی ہیں کہ دانتوں کی صفائی کتنی ضروری ہے اور مسوڑھوں کی بیماریاں ہمارے دانتوں کے علاوہ دیگر جسمانی اعضاء پر کس قدر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں دانتوں کی واحد تنظیم پاکستان ڈینٹل ایسوسی ایشن کو دیگر ترقی یافتہ ممالک کی تقلید کرتے ہوئے عوامی آگاہی کے پروگرام مرتب کرتے رہنا چاہئے اور حکومت پر بھی اثر انداز ہوتے ہوئے پالیسی سازی پر توجہ دینی چاہئے۔

دنیا کے کئی ممالک میں دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں سے آگاہی اور ان کی روک تھام کے لئے خصوصی مہم چلا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے جیسے انگلینڈ میں ماہ مئی کو National Smile Month کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس ماہ میں علاج اور سماجی بہبود کے بہت سے پروگرام، ڈاکٹرز کے لیکچرز اور کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جو کہ عوام کو آگاہی دیتے ہیں کہ دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی کے لئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ دیہی علاقوں میں عوام کی بیشتر تعداد مہنگے اور لمبے علاج کی متحمل نہیں ہو سکتی اس لئے آگاہی پروگرام سے عوام کی مشکلات کو آسانی سے کم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ڈینٹل ایسوسی ایشن اور حکومت دونوں کی توجہ درکار ہوگی ورنہ یہ امراض ہماری غریب آبادی کو مزید مشکلات میں مبتلا کرتے ہوئے ذہنی دباؤ کا شکار کرتے رہیں گے۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ برائے فاصلاتی تعلیم

ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی نزد الائیڈ ہسپتال روڈ فیصل آباد

گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت گورنمنٹ سے منظور شدہ کورسز

(عمر اور تعلیم کی کوئی قید نہیں)

چھ ماہ کے شارٹ ٹرم کورسز

IELTS

داخلوں کیلئے SMS کرنے کی آخری تاریخ 31-12-2010

DAE

گھر بیٹھے داخلے اسسٹنٹ میڈیکل ڈپلومہ / انجینئرنگ ڈپلومہ

0306-8432061

گھر بیٹھے داخلے ایگزیکٹو ایم بی اے

(ایگزیکٹو مینیجر ان بزنس ایڈمنسٹریشن)

تین ماہ کے شارٹ ٹرم کورسز

(عمر اور تعلیم کی کوئی قید نہیں) (اردو میڈیم)

0306-4825057

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز

آخری تاریخ 31-12-2010

بالکل سونے جیسے زیورات

100 ملی گرام خالص سونا لگا کر فی تولہ زیور کی قیمت -/1000 روپے

50 ملی گرام خالص سونا لگا کر فی تولہ زیور کی قیمت -/500 روپے

SMS 0306-7301428

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف جیولری آرٹ اینڈ ڈیزائن فیصل آباد

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

قائد کے حضور

اس قوم کے جذبوں کی زباں قائد اعظم
عظمت و محبت کا نشاں قائد اعظم
مظہر، جن کے ارادوں سے عبارت
پیدا ہوئی اک برق تپاں قائد اعظم
تسخیر کیا حکمت و دانش سے عدو کو
لبریز رہا ہے یقیں، نشاں قائد اعظم
ملت کی سیاست کی بقا اس سے ہے زندہ
جمہور کے دل میں ہے نہاں قائد اعظم
اقبال کے شاہین کے اوصاف کا محور
خاور کے لیے فخر جواں قائد اعظم
اس رہبر عالی کا ہر ایک عزم تھا پختہ
انگلش و درفشاں کا زماں قائد اعظم
وہ شخص تھا ملت کے ارادوں کی جوانی
محنت تھا غریبوں کی فغاں قائد اعظم

(دیپالپوری)

لکھئے کیونکہ تحریر زندہ رہتی ہے!

اگر آپ کے پاس لکھنے کے لیے کوئی اچھا موضوع ہے تو قلم اٹھائیے اور اپنے خیالات، مشاہدات اور تجربات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے اسے احاطہ تحریر میں لائیے اور ہاں..... آپ ہمیں خوبصورت اقوال، اشعار، اقتباسات یا کوئی شعر و ادب تحریر بھی بھیج سکتے ہیں۔ تو پھر قلم اٹھائیے اور لکھ ڈالیے کیونکہ تحریر زندہ رہتی ہے۔

انچارج میگزین سیکشن
روزنامہ نوائے وقت
4۔ شارع فاطمہ جناح، لاہور

دنیا کی حقیقت

میں نے تمام دنیا پر نظر ڈالی، ہر شخص کسی نہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے مگر اس محبوب چیز کو اسی دنیا میں چھوڑ کر اکیلا قبر میں چلا جاتا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں نیکیوں اور اچھے کاموں سے محبت کروں تاکہ وہ قبر میں بھی میرے ساتھ جائیں اور مجھے اکیلا نہ چھوڑیں۔ میں نے قرآن مجید میں پڑھا: ”جو شخص اپنے رب سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا تو بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔“ اس لیے میں نے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا لیا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پاس قیمتی چیز ہے تو وہ اس کی خوب حفاظت کرتے ہیں، پھر میں نے اس آیت پر غور کیا: ”جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے۔“ اس لیے جو چیز بھی میرے پاس قیمتی آئی، خدا کے حوالے کر دی تاکہ وہ میرے لیے باقی رہے۔ میں نے دیکھا کہ ہر شخص کسی نہ کسی چیز پر بھروسہ اور توکل کیے بیٹھا ہے۔ کوئی اپنی دولت پر، کوئی جائیداد پر، کوئی کاروبار پر، کوئی اپنی صحت اور تندرستی پر ناز کرتا ہے۔ غرض ایک مخلوق کسی دوسری مخلوق پر تکیہ کیے بیٹھی ہے۔ میں نے ایک آیت پڑھی کہ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو خدا اس کے لیے کافی ہے۔ اب میں نے مخلوق پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا اور خدا ہی پر بھروسہ اور توکل کر لیا ہے۔

(انیس ارشد، لاہور)

اقوال

حضرت غوث الاعظم کے اقوال بہت اثر انگیز ہیں۔ ذیل میں آپ کے چیدہ چیدہ اقوال درج کیے جاتے ہیں۔

1۔ سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو۔
2۔ نفس کا ساتھ چھوڑ دو اور صرف اللہ کے ہو جاؤ۔
3۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔
4۔ غرور سے باز آ جاؤ اور مال و دولت جمع کرنے کی تمنا نہ کرو۔
5۔ ظاہری حسن و آرائش پر اکتفا نہ کرو۔
6۔ علم بغیر عمل کے بے فیض ہے۔
7۔ وقت کو فضول مت گنواؤ، اس کا خیال رکھو۔
8۔ نماز کو نماز کی طرح پڑھو۔
9۔ خدمت کرو گے تو مخدوم ہو گے۔
10۔ شریعت پر عمل کرنے سے روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

(مرسلہ: سید صادق علی شاہ بخاری، لاہور)

عوامی فریاد

اف یہ مہنگائی اف یہ مہنگائی
عوام ساری ہوں گھبرائی اف یہ مہنگائی
رب ہیں تیرے نرالے کیا کیا تماشے
دن کو کوئی رات کو چوکی اف یہ مہنگائی
کون کرے یہ مہنگائی بات بھی نہ آئی
اللہ دہائی اللہ دہائی اف یہ مہنگائی
کیا پکائیں کیا کھائیں غربت کے مارے بیچارے
ہر بندے کی بھوک مٹائی اف یہ مہنگائی
کوئی تڑپے سر پے بچھے تیری بلا سے
توبہ یہ مہنگی سے بے حالی اف یہ مہنگائی
کس سے کریں فریاد اختر کوئی نہ سنے
عالم ہو تماشائی اف یہ مہنگائی

(پرویز اختر سمور، ...)

بزم قارئین

☆ مجھ پر زیادہ درود بھیجو اس لیے کہ تمہارے لیے طہارت کا ذریعہ ہے۔
☆ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں۔
☆ مجھ پر درود شریف بھیجنا تمہارے لیے دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔
☆ مجھ پر درود شریف بھیجنا تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔
☆ مجھ پر درود شریف بھیجا کرو، یہ تمہارے لیے گناہوں کا کفارہ ہے۔
☆ جو کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے میں اس کیلئے دعا کرتا ہوں۔
☆ جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس شخص کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ مقام عطا فرمائے گا۔
☆ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھو کیونکہ جمعہ کے دن درود شریف مجھ کو پیش ہوتا ہے۔
☆ جو شخص مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا۔
☆ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔
☆ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود شریف پڑھتے رہو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔

(شبیر احمد کھوکھر، احمد پور شرقیہ)

فضیلت

حضور پرنورؐ نے فرمایا:
☆ جو چاہتے ہیں کہ ان کے اعمال بڑے ترازو میں تلیں تو ان کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجیں۔
☆ کثرت سے درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔
☆ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو چاہیے کہ وہ مجھ پر درود شریف بھیجے۔
☆ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجنے والا عرش کے سائے میں ہو گا۔
☆ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھنا ایسا ہے جیسے راہ خدا میں ایک غلام آزاد کیا۔
☆ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کریں کہ تمہارے لیے موجب پاکی ہے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

انور سدید

"پری"

ڈاکٹر افتخار احمد شیخ کی کتاب "پری" کو اردو کی ایک انوکھی کتاب قرار دیا جائے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے تین داخلی زاویے رومانس، تحقیق اور مذہب ہیں ان میں اولین اہمیت رومانس کو ہے جو عشق و محبت کا تکمیلی قصہ نہیں

بلکہ ڈاکٹر افتخار احمد شیخ کے جسم و جاں پر گزری ہوئی عشقیہ واردات ہے اور نسوانی قریں "شائزے" سے موسوم ہے جو انسانی مخلوق نہیں بلکہ ایک "پرستانی پری" ہے۔ کتاب کے انتساب سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ "شائزے پری" شہنشاہ پرستان عالی مقام جناب اورا کی اکلوتی بیٹی "مشعل شہزادی" ہے اور وہ پرستان کی ہونے والی ملکہ عالیہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس ماورائی تعلق سے اپنا عشق حقیقی قرار دیا ہے اور عاشق و محبوب کی تین ملاقاتوں کو "الیکٹرو میگنیٹک عشق" سے تعبیر کیا ہے اور انہوں نے اس کتاب کا ایک وسیع حصہ اپنی "خودنوشت سوانح عمری" قرار دے کر "شائزے" کی ماورائی حقیقت ثابت کرنے کے لئے ایک اعلیٰ پائے کے محقق ہونے کا ثبوت دیا ہے جو موضوع کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تمام ناقدانہ تک رسائی کی کاوش کرتا ہے۔

ڈاکٹر افتخار احمد شیخ نے اپنے تعارف میں لکھا ہے کہ بنیادی طور پر سائنس کے طالب علم تھے اور انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری کیمسٹری اور فارماکولوجی میں یونیورسٹی آف نیویارک سے لی۔ ان کے تحقیقی مقالات کو بین الاقوامی تحقیقی جرائد میں اشاعت ملتی گئی تو "سول سسٹم" کے سائنس دان بھی چونک اٹھے اور انہیں میڈیکل کالج میں ریسرچ ایسوسی ایٹ مقرر کر دیا گیا۔ ان کی دو ایجادات کو غیر معمولی شہرت ملی اور ان کا تذکرہ اخبارات و رسائل میں بھی کیا جاتا رہا۔ ڈاکٹر صاحب کی کتابوں کی تعداد چودہ ہو چکی ہے اور ان کے متنوع موضوعات پر عالمی سطح پر کتب اور رسائل و اخبارات میں بحث ہوتی ہے۔ سائنس کا طالب علم ہونے کی وجہ سے وہ جنات اور پریوں کے وجود سے منکر تھے لیکن جب ان کی توجہ جنات کے وجود کی طرف قرآنی حوالے سے دلائی گئی تو انہیں انکار کی مجال تو نہ رہی لیکن روزمرہ زندگی کے معمول میں جنوں کے عمل دخل کو قبول نہ کیا۔ پھر انہیں رات کے وقت ایسے واقعات درپیش آئے جو سائنس کے حوالے سے تسلیم نہیں کئے جا سکتے تھے لیکن وہ ایک مرد اور ایک پری کے معاشقے میں خود مرکزی کردار کی حیثیت رکھتے تھے اور اپنے تجربے کی صداقت پر یقین بھی رکھتے تھے جسے منطقی طور پر ثابت کرنا ممکن نہیں تھا۔ ڈاکٹر افتخار شیخ نے اپنے اس انوکھے تجربے کو ضائع نہیں ہونے دیا اور تحقیق کا موضوع بنایا اور مخفی علوم، جادو ٹونے، جنات اور پریوں وغیرہ کے موضوعات مستند کتابوں کا مطالعہ کیا۔ عاملوں سے ملاقاتیں کیں اور بالآخر زیرنظر کتاب لکھی جس کے چودہ ابواب میں جنات اور قرآن، جنات اور احادیث، جنات اور سائنس، جنات اور معاشرہ جیسے موضوعات پر عالمانہ تحقیق پیش کی گئی ہے۔ تین ابواب میں شائزے پری سے اپنی ملاقاتوں کا حال پیش کیا گیا ہے ان کی تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ "پریوں (جنات) کی تخلیق آگ کے روشن شعلے یعنی "انفرا ریڈ ریز" سے ہوئی ہے جو "ایکس ریز" کی طرح الیکٹرو میگنیٹک ریز ہیں وہ مخصوص جسم میں داخل ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور ان سے ہارٹ ٹربل، کینسر اور جوائنٹس جیسے امراض کا علاج ہو سکتا ہے ان کا دعویٰ ہے کہ شائزے پری نے ان مقناطیسی ریز کے ذریعے ہی ان کے جسم میں حلول کیا اور عشق کے وہ تجربات پیش کئے جو فرد کی دانست میں نہیں آ سکتے۔ یہ سب کچھ تفصیل سے سمجھنے کے لئے اس کتاب کے اصل متن کا پڑھنا ضروری ہے۔ اردو میں ایسی انوکھی کتاب پہلی دفعہ چھپی ہے۔ ملنے کا پتہ گولڈن لائن پبلشرز 10 دی مال کمپلیکس فضل حق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد۔

نہاں خانہ دل

عبدالعلیم صدیقی ایک فطری شاعر تھے۔ فطرت نے انہیں ذوق لطیف سے نوازا تھا اور وہ اردو کے علاوہ فارسی زبان پر دسترس رکھنے کی وجہ سے مولانا روم، سعدی شیرازی اور عمر خیام کی شاعری کو بھی بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے

اور ان کے مطالب و معانی اپنے طلبا و دوستوں کو جو فارسی زبان سے ناشناسا تھے سمجھاتے۔ اس دوران انہیں احساس ہوا کہ پاکستان کا انگریزی دان تعلیم یافتہ طبقہ بھی اقبال کے فارسی کلام سے استفادہ نہیں کر سکتا تو انہوں نے علامہ اقبال کے مکمل فارسی کلام کو منظوم اردو ترجمے میں پیش کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور وہ 1985ء میں آزاد کشمیر میں پانچ اور پنجاب کی کالجوں سے پرنسپل کی خدمات انجام دے کر ریٹائر ہو گئے تو اپنی زندگی کا بیشتر فاضل وقت "ترجمہ اقبال" کے لئے وقف کر دیا۔ جناب عبدالعلیم صدیقی کا منفرد اعزاز یہ ہے کہ انہوں نے اقبال کی فارسی شاعری کی سب کتابوں کے منظوم تراجم پر "کلیات اقبال" (ترجمہ) شائع کیا اور صدر پاکستان نے انہیں تمغہ امتیاز سے نوازا۔

اس نابغہ روزگار شخصیت کے تعارف کے طور پر عرض ہے کہ عبدالعلیم صدیقی بھارت کے شہر سلطان پور (یو پی) میں 1925ء میں پیدا ہوئے۔ الٰہ آباد یونیورسٹی سے فارسی اور تاریخ کے اختصاص سے بی اے کیا۔ 1947ء کے بعد ہجرت کر کے آزاد کشمیر میں قیام پذیر ہو گئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے 1985ء میں پرنسپل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اپنے تعلیمی فرائض کے ساتھ انہوں نے اپنے ادبی ذوق کو زندہ رکھا اور صرف خود شاعری کرتے رہے بلکہ رومی، سعدی، خیام اور اقبال کے ترجمے کو بھی توجہ دی۔ انہوں نے اپنے جذبات، احساسات اور مشاہدات کو پوری لطافت سے اور تخلیقی سرگرمی سے شاعری کا پیکر عطا کیا لیکن انہوں نے اپنی شاعری کو کبھی اہمیت نہ دی اور نہ ہی اس کی اشاعت کی طرف توجہ دی۔ پروفیسر مسعود احمد خان بتاتے ہیں کہ "اردو میں (متنوع) موضوعات پر کمال درجے کی شاعری موجود ہے اس کی موجودگی میں مزید لکھنا کوئی خاص مقصد نہیں رکھتا۔" میرا خیال ہے کہ پروفیسر مسعود احمد کا اصرار ہی بالآخر رنگ لایا اور عبدالعلیم صدیقی نے اپنا مجموعہ کلام "نہاں خانہ دل" کے نام سے مرتب کر دیا۔ مشیت ایزدی دیکھئے کہ جس روز انہوں نے یہ دیوان مقدمہ لکھنے کے لئے مسعود صاحب کو دیا اسی روز وہ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ (تاریخ وفات 3 دسمبر 2009)

یہ کتاب "نہاں خانہ دل" ان کے صاحبزادے نعمان احمد صدیقی نے پیش لفظ اور مسعود احمد خان کے مقدمے کے ساتھ ملک جمیل احمد نے خصوصی اہتمام سے شائع کر دی ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ جس شخص نے اپنی زندگی میں اقبال، رومی، خیام اور سعدی کی شاعری کو منظوم اردو میں پیش کرنے کو سب سے زیادہ اہمیت دی وہ خود مسدس خاص کو اپنے سرمایہ بنانے کی کتنی صلاحیت رکھتے تھے۔

زیرنظر کتاب میں عبدالعلیم صدیقی کی تخلیقی شان ان کی نظموں، غزلوں اور دوہوں میں جلوہ آرا ہے روی قرۃ العین طاہرہ اور رومی کی چند غزلوں کا منظوم ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ابتدائی زندگی لکھنو کے گرد و نواح کے پس منظر میں گزارنے کے باوجود انہوں نے مقامی زبان کے اثرات قبول کئے اور اپنی انفرادیت کا خوبصورت نقش قائم کیا۔ ان کی شاعری میں عصریت کا پرتو نمایاں نظر آتا ہے اور اسی کی رعایت سے ان کے مشاہدات قاری کے آئینہ دار ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ وہ اپنا اس خوبصورت شعری مجموعے کو مطبوعہ صورت میں نہ دیکھ سکے۔ میں یہ تبصرہ ان کی تعزیت کے احساس سے لکھ رہا ہوں۔ ضخامت 232 صفحات ملنے کا پتہ مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور۔

عذاب قبر

یہ بات مسلمہ ہے کہ دنیا میں ہر ذی روح کے لئے موت مقرر کر دی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار صراحت فرمائی۔ ترجمہ: "ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے" زیرنظر کتاب

عذاب قبر (کتاب و سنت کی روشنی میں منکرین عذاب قبر کے اعتراضات کے دلائل اور سنت جوابات) محمد ارشد کمال کی تصنیف ہے جبکہ ابو جابر عبداللہ دامانوی نظرثانی کی ہے مصنف نے ایک حساس موضوع پر قلم اٹھایا جس میں کتاب و سنت سے عقیدہ عذاب قبر ثابت کیا گیا ہے۔ نیز منکرین عذاب قبر کی طرف سے اٹھنے والے عقلی و نقلی اعتراضات کا معارضہ بھی پیش کر دیا۔ کتاب کی خاص خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مختلف علماء سے رابطہ کر کے منکرین عذاب قبر سے متعلق شرعی حکم معلوم کر کے کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ زیرنظر کتاب عذاب قبر پانچ ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں عقیدہ عذاب قبر اور اس کی اہمیت، دوم میں عذاب قبر قرآن کی روشنی میں، سوم عذاب قبر احادیث کی روشنی میں، باب چہارم منکرین عذاب قبر کے چند بنیادی سوالوں کا جائزہ اور باب پنجم میں منکرین عذاب قبر کے متعلق علمائے کرام کی آراء دی گئی ہیں۔ 221 صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت دو سو روپے ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور (فون 042-37244973)

ابن سینا

(حیات، فلسفہ اور نظریات)

آپ قوم کے بہترین راہنما عبدالرحمن نے عظیم مسلم فلسفیوں کی حیات، فلسفہ اور نظریات کے حوالے سے ایک سیریز کا اہتمام کیا اور تو مرتب دیا ہے۔ اس سلسلے کی "فقراط، سقراط، افلاطون، ارسطو، ابن

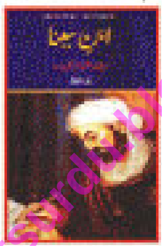

رشد، ابن خلدون" منظر عام پر آچکی ہیں۔ زیرنظر کتاب "ابن سینا (حیات، فلسفہ اور نظریات)" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ابن سینا انسانی ارتقاء کے مکتبہ فکر کا بانی ہے اور یہی دور اسلام کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ ابن سینا نے گیارہویں صدی عیسوی میں اسلامی فلسفے کی بنیادیں استوار کیں۔ اس نے اسلامی فلسفے کے دفاع کے لئے زبردست کوششیں کیں اور اسلامی فلسفے کو نئی جہتیں عطا کیں اگرچہ کچھ مورخین اور محققین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ابن سینا نے اسلامی فلسفے کی بنیاد ارسطو اور افلاطونیت کے مابعد الطبیعاتی تجربات پر رکھی تھی اور تمام فلسفہ کو اسلامی رنگ میں پیش کیا تھا لیکن ان کے لئے یہیں اسلام کی ابتداء سے لے کر اس کے تمام ادوار کی بلندی اور علوم و تمدن پر ایک نظر ڈالنا ہوگی۔ تب ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ ابن سینا نے اپنے علم و فن سے عالم اسلام اور دیگر اقوام عالم کے لئے کیا انوکھا اور شاندار کارنامہ سرانجام دیا۔ کتاب کے مصنف ملک اشفاق ہیں۔ ابو علی الحسین ابن عبداللہ ابن سینا 980ء بمطابق 370ھ صوبہ بخارا کے ایک معروف شہر خراسان کی ایک نواحی بستی افشہ میں پیدا ہوئے۔ اہل یورپ اسے "Avicenna" کے نام سے پکارتے ہیں جبکہ عرب دنیا اسے "شیخ الرئیس" کہتی ہے۔ مغربی اور عربی دنیا کے بیشتر مورخین اور محققین ابن سینا کو "المعلم الثانی" کے نام سے پکارتے ہیں کیونکہ فلسفہ اور سائنس کے حوالے سے ارسطو کو "معلم اول" کا خطاب دیا جاتا ہے و اس میں دنیا کے کسی مورخ اور محقق اور مفکر کا کوئی اختلاف نہیں۔ ابن سینا نے منطق، الٰہیات، طبیعیات، ریاضی، نفسیات، علم ہیئت، الٰہیات کے حوالے سے عظیم کارنامہ انجام دیے۔ جارج سارٹن ابن سینا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ابن سینا تاریخ طب و فلسفہ کا عظیم ترین مفکر ہے۔ اہم سرور نے بہترین پروڈکشن کے ساتھ اعلیٰ کاغذ، دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع کی ہے۔ قیمت 350 روپے ناشر بک ہوم بک سٹریٹ 46 مزنگ روڈ لاہور فون (042-37231518)

روشن مینار

زیرنظر کتاب "روشن مینار" قدیم تاریخی شہر سیالکوٹ میں اولیائے کرام اور علماء کے حوالے سے ہے۔ اشفاق نیازی کی اس تحقیقی کتاب میں مزاروں کی رنگین تصاویر اشفاق نیازی کی خوبی ہے یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ مقام فقر و تصوف میں خاص درجہ رکھتا ہے۔ زبان خاص سے میں اشفاق نیازی قطراز ہیں۔ مذکورہ

کتاب روشن مینار پر کام کرنے کی تحریک حضرت پیر مراد کے دیوانے اور مرید خاص، حاجی غلام قادر (سانقی) کا کام جو خود بھی صاحب نظر ہیں سیف زبان ہیں کی وجہ سے پیدا ہوئی اور ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بندے نے سیالکوٹ میں بزرگوں کے مزارات کی فوٹوگرافی بھی خود کی اور ان پر کام بھی کیا۔ بندے کے لئے اعزاز سے کم نہیں۔ زیرنظر کتاب میں حضرت امام علی الحق، حضرت پیر مراد، حضرت پیر شاہ، حضرت ملک شاہ ولی کے حالات زندگی کے علاوہ سیالکوٹ کے علماء اور اولیائے کرام کا مختصر تعارف بھی دیا تاکہ عقیدت مند ان سے استفادہ کر سکیں۔ اشفاق نیازی کی یہ کاوش یقیناً علمی و ادبی حلقوں میں سراہی جائے گی۔ 224 صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت چار سو روپے اور ملنے کا پتہ دربار عالیہ حضرت پیر مراد پیر بلی سیالکوٹ۔

سمندر گرد

زیرنظر کتاب سمندر گرد کے متعلق مصنف طارق عزیز خان ہیں۔ یہ کتاب 16 ویں صدی میں کرہ ارض کے گرد لگائے گئے پہلے کامیاب بحری سفر کی سرگزشت ہے۔ پرتگالی سیاح فرڈیننڈ میگلن نے یہ کارنامہ بحرالکاہل کے مغرب کی طرف ایشیا تک رسائی

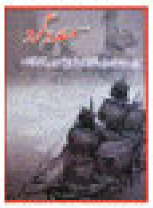

کی مہم کے دوران سرانجام دیا تھا جسے طارق صاحب نے اردو میں پیش کیا طارق عزیز خان کا تعلق جنوبی پنجاب کے شہر رحیم یار خان سے ہے۔ اور زیرنظر کتاب سمندر گرد بھی ان کی تاریخ اور جغرافیے سے دلچسپی تھی اور زیرنظر کتاب سمندر گرد بھی ان کی تاریخ اور جغرافیے سے دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہے کتاب میں کرہ ارض کے گرد لگائے گئے پہلے کامیاب چکر کے پس منظر اور اس بحری مہم کے دوران پیش آنے والے واقعات کو مرحلہ وار دکھایا ہے پوری کتاب دنیا کے سمندروں کے راستوں میں آنے والے مقامات کے بارے میں تاریخی و جغرافیائی معلومات سے پر ہے پڑھتے ہوئے قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ خود بھی کسی بحری جہاز میں سفر کر رہا ہے طارق عزیز کی یہ کاوش یقیناً ایک دستاویز ہے کتاب کا انتساب مصنف نے اپنے بچوں محمد سلیم خان، محمد معوذ خان اور ماہم فاطمہ کے نام منسوب کیا ہے۔ 432 صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت 500 روپے ہے۔ ناشر بک سٹی بک پوائنٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار کراچی یہ کتاب بک ہوم بک سٹریٹ 46 مزنگ روڈ لاہور فون (042-37245072)

فوائد الفواد

زیرنظر کتاب فوائد الفواد (ملفوظات سلطان المشائخ زری زربخش حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء) برصغیر میں مسلم تمدن و تہذیب ثقافت کی صورت گری کرنے والی ایک اہم روحانی شخصیت کے ملفوظات تعلیمات تصوف کی دل میں اتر جانے والی تشریح عرفان قلوب کے احیاء اور پراگندہ دلوں کی تسخیر اور پراگندہ دلوں کی تطہیر کا موثر ذریعہ ایک انتہائی معتبر مجموعہ ملفوظات ہے اسے امیر حسن سجزی نے مرتب کیا اور ترجمہ خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی کا مرہون منت ہے ان دونوں علمی کی طرف سے بلال ایکسلنٹ لاہور کے ذوق خدمت اور حسن اہتمام کا ثمرہ ہے یہ کتاب زاویہ فاؤنڈیشن B.C دربار مارکیٹ لاہور سے منگوائی جا سکتی ہے۔ ہدیہ چار سو روپے۔

اردو انگلش سپیکنگ کورس

زیرنظر کتاب اردو انگلش سپیکنگ کورس جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے جدید سائنسی اردو انگریزی بول چال پر مبنی ایک کتاب

ہے جس کے بارے میں انگریزی کی سمجھ آجاتی ہے اور طالب علم بخوبی انگریزی بول سکتا ہے۔ شفیق حسین انجم کی کتاب میں انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو انگریزی کی آوازیں، یکساں حروف، حروف کا درست استعمال کے علاوہ قواعد، بریج مرہم اور آپ وہواکے متعلق باب بھی بڑے اہم ہیں جن کی مدد سے اردو پڑھنے والا باآسانی انگریزی میں بھی پڑھ کر بخوبی سمجھ لیتا ہے اس طرح وہ بڑی دلچسپی سے دوسری زبان میں بھی عبور حاصل کر سکتا ہے یہ کتاب طالب علموں کے لئے بہترین تحفہ ہے جس کی مدد سے وہ باآسانی انگریزی زبان سیکھ سکتے ہیں۔ 336 صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت 295 روپے۔ ناشر زبیر ایجوکیشن پبلشرز 40 اے اردو بازار لاہور۔

نوحہ گر وقت

زیرنظر شعری مجموعہ نوحہ گر وقت کے شاعر مختار سید ("مدیر سے ہی متعلق") کی شاعری میں جذبات و احساسات کی فراوانی ہے جس میں ذوالفقار احسن پگھال کی تحریر لی ذہین میں ہے۔ پھوٹنے والی شاعری کی خوشبو نے بہت کو معطر کر رکھا ہے اور یہ خوشبو مختار سید کی شاعری کی ہے مختار سید نے اردو غزل کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی طبع آزمائی کی ہے ان کی اردو نظموں کا 18 نثری نے فارسی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے جو یقیناً مختار سید کیلئے اعزاز کی بات ہے اس کی شاعری اس بات کی مظہر ہے کہ مستقبل روشن ہے اور پگھال کو یہ شاعرانہ شاعری کے حوالے سے اردو ادب میں منفرد مقام پائے گا کہ اس کی شاعری میں زندگی سانس لیتی محسوس ہوتی ہے شاعر میں فن اور شخصیت پر پروفیسر سید اللہ یاشی، پروفیسر عابد سیال، ذوالفقار احسن اور ساحر ساقی کے خیالات بھی شامل کتاب ہیں۔ پبلشر محمد ابراہیم محمد طاہر 6/57 اجلد مارکیٹ سرکلر روڈ راولپنڈی ضخامت 205 صفحات قیمت 220 روپے۔

سرعرش دل

زیرنظر کتاب سرعرش دل محمد عبدالرحمن جن کا قلمی نام عادل یزدانی ہے کا دوسرا شعری مجموعہ ہے جس کے بارے میں ڈاکٹر طارق ہاشمی لکھتے ہیں ان کی غزلوں میں رونقوں کو جس طرح نبھایا گیا اس کے تناظر میں انہیں کو مذکورہ مصرعہ اور کتاب کا عنوان آپس

میں ایک خاص مناسبت رکھتے ہیں۔ انہوں نے آسمان سے زمین میں لانے کی بات کی تو عادل کی غزلوں میں رونقیں بھی آسمان ہی سے اتری گئی ہیں عادل کی غزل کا نمایاں وصف حسن کاری مضمون آفرینی اور حیرت انگیزی ہے ان کا کلام شاعری کے قاری کے دل و دماغ کو متاثر کرنے اور اپنی گرفت میں لینے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے ونیت سے تعلق رکھنے والے عادل صاحب کی شاعری پر علی محمد مجاہد اور پروفیسر افضل علی ہوتی نے بھی اظہار خیال کیا اور بات کو برملا اظہار کیا کہ عادل کا کلام اپنے اندر ایسی جدت اور انفرادیت رکھتا ہے کہ ہر شعر کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ جو وہ میں چیک ہے جو میں آ کتاب ہے 208 صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت تین سو روپے ناشر مثال پبلشرز رحیم سنٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد۔ تبصرہ خالد یزدانی

تبصرہ کیلئے دو کتب انچارج سنڈے میگزین روزنامہ نوائے وقت
4 شارع فاطمہ جناح لاہور کے پتہ پر ارسال کریں

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہومیوپیتھک مشورے

ہومیو فزیشن ڈاکٹر جمیل اختر

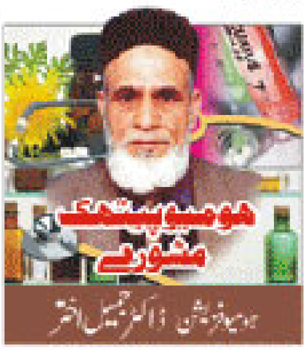

جو ہمیر

س: ڈاکٹر صاحب! اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ اجابت کے وقت تکلیف بھی رہتی ہے۔ کمر کی درد بھی ہے، بہت تکلیف میں ہوں کوئی اچھا نسخہ بتائیں۔

ج: آپ Aesculus hip-Q دس دس قطرے دن میں چار مرتبہ آدھا کپ پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔ سادہ اور زود ہضم غذا کا استعمال کریں۔

ضروری گزارش

چند بہن بھائیوں نے خط بھیجے ہیں۔ جن میں جواب دینے ... کا لکھا گیا ہے۔ چند خطوط ایسے بھی ہیں جن میں جواب ... [illegible] ... تحریر کرکے ارسال کریں۔

خواجہ

ڈاکٹر صاحب! اخراج کے لئے آپ نے opium-30 ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے مجھے شفا دے۔

ج: اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

سرگے بال

س: ڈاکٹر صاحب! میری عمر 17 سال ہے میرے سر میں خشکی بہت زیادہ ہے۔ میرے بال بہت گرتے ہیں ... [illegible] ...

ج: آپ ... shampoo ... استعمال کریں۔ انشاء اللہ آپ کے بالوں کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

س: ڈاکٹر صاحب! ... [illegible] ... cuprum Met- 30 ... [illegible] ...

ج: آپ ... [illegible] ...

س: ڈاکٹر صاحب! میرے بیٹے کی عمر 5 سال ہے ... [illegible] ...

... [illegible] ...

ج: آپ بیٹے کو Bryta Carb-30 پانچ پانچ قطرے دن میں چار مرتبہ آدھا کپ پانی میں ڈال کر استعمال کرائیں۔

س: ڈاکٹر صاحب! میرے بیٹے کی عمر 10 سال ہے ... [illegible] ...

ج: آپ بیٹے کو chamomilla-30 تین تین قطرے دن میں چار مرتبہ آدھا کپ پانی میں ڈال کر استعمال کرائیں۔

س: ڈاکٹر صاحب میری عمر 30 سال ہے ... [illegible] ...

ج: آپ Q-ceanothus دس دس قطرے 4 مرتبہ ... استعمال کریں۔

پیشاب میں جلن

س: ڈاکٹر صاحب! ... [illegible] ...

ج: ... Cantharis-30 ... [illegible] ...

ج: اللہ تعالیٰ ... [illegible] ...

مومنا

س: ڈاکٹر صاحب! کیا ہومیوپیتھک میں سوائے کا علاج ... [illegible] ...

... [illegible] ...

معدہ میں جلن

س: ڈاکٹر صاحب! میرے معدے میں جلن رہتی ہے۔ ... [illegible] ... عمر 24 سال ہے ... [illegible] ...

ج: آپ 5/5 carbo veg 30 ... [illegible] ...

س: ڈاکٹر صاحب! ... [illegible] ...

ج: آپ Bryta Carb 30 پانچ پانچ قطرے دن میں چار مرتبہ ... [illegible] ...

سانس کا پھول جانا

س: ڈاکٹر صاحب! ... [illegible] ...

ج: آپ Calc carb 30 پانچ پانچ قطرے دن میں چار مرتبہ ... [illegible] ...

ماں!

نعیم طارق مغل

مجھے آج تک گھر کا وہ صحن نہیں بھولا جہاں بیٹھ کر میری ماں مجھے ... [illegible] ...

... [illegible] ...

ہومیو فزیشن ڈاکٹر شیخ جمیل اختر
0333-4293255,0314-4301255 ... 8 ... 12 ...
... 10 ... 4 تا 7 ...
6317270 ... 10 تا 3 ...
5516839 ... 10 تا 3 ...
E.MAIL ADDRESS: Homoeodrjamilakhtar@yahoo.com
مفت مشورہ کیلئے ملئے یا ارسال کریں

آپ کا ہفتہ

محمد یسین وٹو

حمل Aries — 21 مارچ تا 20 اپریل

ستاروں کی چالوں کے پیشِ نظر آپ کے ... تعلقات دونوں متاثر ہو سکتے ہیں۔ ملازمت میں دشواریوں کا احتمال ہے۔ ... [illegible] ...

ثور Taurus — 21 اپریل تا 21 مئی

... [illegible] ...

جوزا Gemini — 22 مئی تا 21 جون

... [illegible] ...

سرطان Cancer — 22 جون تا 23 جولائی

قسمت کی دیوی مہربان نظر آتی ہے ... [illegible] ...

اسد Leo — 24 جولائی تا 22 اگست

... [illegible] ...

سنبلہ Virgo — 23 اگست تا 23 ستمبر

... [illegible] ...

میزان Libra — 24 ستمبر تا 23 اکتوبر

... [illegible] ...

عقرب Scorpio — 24 اکتوبر تا 22 نومبر

... [illegible] ...

قوس Sagittarius — 23 نومبر تا 21 دسمبر

... [illegible] ...

جدی Capricorn — 22 دسمبر تا 20 جنوری

... [illegible] ...

دلو Aquarius — 21 جنوری تا 18 فروری

... [illegible] ...

حوت Pisces — 19 فروری تا 20 مارچ

... [illegible] ...

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

تحسین

کی ادویات صحت مند زندگی کا راز

پاکستان کی سب سے بڑی لیبارٹری PCSIR سے تصدیق شدہ

اصلی نسخہ خاص کستوری والا

طاقت، صحت اور مضبوطی سے آپ کی زندگی خوشگوار

تمام مایوس اور پریشان حضرات کیلئے اصلی نسخہ خاص کستوری والا بہترین دوا ہے۔ جو پٹھوں کو مضبوطی فراہم کرتی ہے۔ جسم کو طاقتور، توانا بناتی ہے معدہ، جگر، مثانے کیلئے موثر ہے۔ دل، دماغ کی خصوصی اصلاح کرتا ہے۔ جوان اور بوڑھے افراد کیلئے یکساں موزوں ہے۔ اصلی نسخہ خاص کستوری والا کے استعمال سے آپ انشاء اللہ تندرستی، صحت سے مالا مال ہو جائیں گے اور اپنی زندگی پرسکون اور خوشگوار طریقے سے گزارنے کے قابل ہو جائیں گے۔

تحسین معدہ کورس

حکیم تحسین کے معروف اطباء کی شبانہ روز کی کاوشوں کا نتیجہ

تحسین معدہ کورس معدہ کی تمام بیماریوں سے مکمل نجات دلاتا ہے، غذا کو ہضم کرتا ہے اور پیٹ کی تمام بیماریوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ معدہ و جگر کی اصلاح کرتا ہے اور بھوک کی کمی کو دور کرتا ہے۔ گیس ٹربل، بدہضمی، تبخیر معدہ، ورم، السر اور سوزش کے خاتمہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن کا شافی علاج اور بلڈ پریشر، گھبراہٹ، خوف اور بے چینی کی علامات کو دور کرتا ہے اور جسم کو صحتمند اور چاک و چوبند بناتا ہے۔

شفائے دائمی نزلہ

ناک کا بند رہنا، ہڈی کا بڑھنا، دماغی اعصابی، نظری کمزوری سے مکمل نجات، یادداشت کو بڑھائے

دائمی نزلہ زکام کی وجہ سے جسم میں پیدا ہونے والی مختلف خرابیوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے دواخانہ حکیم تحسین کی جانب سے تیار کردہ شفائے دائمی نزلہ کورس استعمال کریں۔ یہ کورس دماغ، بدن اور یادداشت پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔ بیماریوں کی خلاف قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ نسیان کی بیماری سے نجات ملتی ہے اور گلے کی خرابی، ٹانسلز اور دماغی و اعصابی کمزوری کا خاتمہ ہوتا ہے۔ نظام ہضم کی خرابی، بھوک کی کمی، جسم کی کمزوری، سستی اور کاہلی کا خاتمہ کرتا ہے اور ناک سے بدبودار پانی کا اخراج روکتا ہے۔

تحسین نباتاتی روغن

تحسین نباتاتی روغن کا استعمال... لمبے، سیاہ اور چمکدار بال

- ✓ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور نئے بال اگاتا ہے اور بالوں کو مضبوطی فراہم کرتا ہے۔
- ✓ بالوں کی خشکی ختم کر کے انہیں سلکی اور چمکدار بناتا ہے۔
- ✓ دوشاخہ بالوں کا مکمل خاتمہ کرتا ہے۔
- ✓ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ سر درد اور بوجھل پن دور کرتا ہے۔
- ✓ ٹائیفائیڈ، دماغی کمزوری اور دیگر بیماریوں سے گرنے والے بالوں کو دوبارہ روکتا ہے۔

گلناری

خوبصورتی کی پہچان
وزن کم کرنا نہایت آسان

- موٹاپے کا مکمل خاتمہ
- جسم سے فالتو چربی کا خاتمہ
- بھوک کی کمی اور گیس وغیرہ سے نجات
- جسم سے کولیسٹرول، زہریلے مادے اور وافر چکنائی کا خاتمہ
- معدے اور جگر کیلئے موزوں

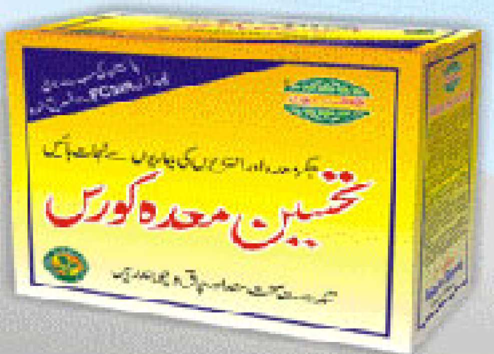

دوسرے شہروں کے مریض تشخیص و علاج کیلئے ان نمبروں پر رابطہ کریں

نزد KFC [illegible] شاہراہ فیصل کراچی	021-111444900
چوک لیاقت باغ راولپنڈی	051-111444900
پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ	055-3824443-4
چوک گھنٹہ گھر ملتان	061-4546904-5
بالمقابل لاری اڈہ فیصل آباد	0300-8186877

دواخانہ حکیم تحسین کلمہ چوک گلبرگ III لاہور **042-111-444-900**

0301-8444900, Fax: 042-35844900

Website: www.HakeemTehseen.com E-mail: info@hakeemtehseen.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

سال 2010ء
معیشت کا بدترین سال
بیرونی قرضوں کا حجم 58 ارب ڈالر سے بڑھ گیا

احسن صدیق

پاکستان کے لئے 2010ء کا سال معاشی طور پر بدترین سال ثابت ہوا ہے' اندرونی و بیرونی قرضوں کے لئے بوجھ میں مزید اضافہ ہوا' حکومت کے بجٹ خسارے میں اضافہ ہوا' افراط زر کی شرح بھی بڑھ گئی ملک کو تاریخ کے بدترین سیلاب کا سامنا کرنا پڑا جس کے باعث معیشت کو 7 سے 18 ارب ڈالر کا نقصان پہنچا اور دو کروڑ افراد متاثر ہوئے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کا مجموعی نقصان 45 ارب ڈالر سے بڑھ گیا ہے۔ پاکستان کے ذمے بیرونی قرضے کا حجم 58 ارب 41 کروڑ 20 لاکھ ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ اندرونی قرضوں کا حجم 5 ہزار 2 سو 34 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کا بجٹ خسارہ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک 391.072 ارب روپے تک پہنچ گیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 265.2 ارب روپے کے مقابلے میں 125.91 ارب روپے زائد ہے۔ حکومت کے بنکوں سے بے تحاشا قرضے لینے کے باعث سٹیٹ بنک کی ملک میں افراط زر کو کنٹرول کرنے کے لئے گئی تمام مانیٹری پالیسیاں فلاپ ہو گئیں اور افراط زر کی شرح نومبر میں 15.48 فیصد تک پہنچ گئی جو گزشتہ سال اسی مدت میں 10.51 فیصد تھی۔ ایک کلو چینی جو تقریباً 28 روپے کلو تھی اس سال 125 روپے تک فروخت کی گئی ایک لیٹر دودھ جو 38 روپے کا تھا اس سال 55 روپے لیٹر تک پہنچ گیا ایک کلو دالیں 40 روپے سے بڑھ کر 55 روپے کلو تک پہنچ گیا اور دالوں کی قیمتوں میں 50 سے 70 فیصد اضافہ ہوا۔ ملک میں بینکوں کے دیئے ہوئے قرضوں کا حجم 508.8 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ ملک کے زرمبادلہ کا حجم 16.418 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گزشتہ مالی سال کے اختتام تک 16.75 ارب ڈالر کے مقابلے میں 33.27 کروڑ ڈالر کم ہے۔ 2010ء کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق ملک کے اخراجات جاریہ کے اکاؤنٹ کا خسارہ جولائی سے اکتوبر کے دوران 53.3 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران 1.18 ارب ڈالر کے خسارے کے مقابلے میں 64.4 کروڑ ڈالر کم ہے۔ اس طرح پاکستان کی تجارتی توازن کا خسارہ رواں سال جولائی سے اکتوبر کے دوران 3.72 ارب ڈالر رہا اسی مدت کے دوران ملک سے 7.08 ارب ڈالر کی برآمدات ہوئیں جبکہ درآمدات کا حجم 10.8 ارب ڈالر رہا۔ ملک میں 2010ء میں جولائی سے نومبر تک 74.6 کروڑ ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری ہوئی جو گزشتہ سال میں اسی مدت کے دوران ہونے والی 1.042 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے مقابلے میں 28.4 فیصد کم ہے۔ ملک میں لارج سکیل مینو فیکچرنگ سیکٹر کی گروتھ منفی ایک اعشاریہ چار' سات فیصد تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران لارج سکیل مینو فیکچرنگ سیکٹر کی گروتھ کی شرح مثبت اعشاریہ چھ پانچ تھی۔ ملک کو بجلی اور گیس کی بدترین لوڈشیڈنگ کا سامنا کرنا پڑا جس کے باعث لاکھوں افراد بے روزگار ہو گئے۔ ملک میں ایک تولہ سونے کی قیمت 45 ہزار روپے کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی جو گزشتہ سال اسی مدت کے دوران ایک تولہ سونے کی قیمت 34.9 ہزار اس طرح گزشتہ سال کے مقابلے میں رواں سال سبزیوں پھلوں کی قیمتوں میں 40 فیصد سے 50 فیصد اضافہ ہوا۔ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک بنکنگ اینڈ فنانس کے چیئرمین ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی نے کہا کہ آئندہ مالی سال معیشت کی شرح سست رہے گی مہنگائی کی شرح اونچی رہے گی جس سے کم آمدنی والے افراد سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔ روزگار کے مواقع کم ہوں گے تعلیم صحت اور عام آدمی کی بھلائی حکومت کی ترجیح نہیں رہے گی خطے میں دیگر ممالک کے مقابلے میں ہم مزید پیچھے چلے جائیں گے۔ قرضوں کا بوجھ بڑھے گا کیونکہ سکیورٹی اخراجات، دفاعی اخراجات اور قرضوں پر سود کی ادائیگی کے لئے درکار رقوم میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔

پاکستان کے سابق وزیر خزانہ اور مسلم لیگی رہنما سرتاج عزیز نے نوائے وقت سے گفتگو میں کہا کہ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کے پیش نظر صاف نظر آ رہا ہے کہ آئندہ مالی سال موجودہ مالی سال سے بھی مشکل ہوگا ہمارا سب سے بڑا مسئلہ بجٹ خسارہ (مالیاتی خسارہ) ہے جو گزشتہ سال 6.5 فیصد تھا۔ اس سال 7 فیصد تک ہونے کا اندازہ ہے کیونکہ حکومت ریونیو (آمدنی) نہیں بڑھا رہی بلکہ اپنے اخراجات بڑھا رہی ہے۔ کارپوریشنوں کے خسارے ویسے ہی ہیں' سرکلر ڈیٹ بھی ویسے ہی ہے اور غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت کا آئی ایم ایف کے ساتھ بحران پیدا ہو رہا ہے۔ آر جی ایس ٹی پر سمجھوتہ نہیں ہو رہا ہے اور اسکے اسمبلی سے پاس ہونے کے امکانات بھی کم ہو گئے ہیں۔ اس صورتحال میں اگر 1.3 ارب ڈالر کی قسط نہ ملی تو خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر شاہد حسن

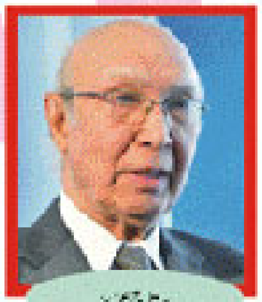

سرتاج عزیز

Accredited by
Skill Development Council (Govt of Pakistan)
Established under National Training Ordinance / Act 1980 (Amended Ordinance No. 1 2002)
Website: www.pakistan.gov.pk/divisions/...

پروفیشنل انسٹیوٹ آف پاکستان

Distance Learning University کے طریقہ کار کے مطابق گھر بیٹھے تعلیم، جز وقتی روزگار، حکومت سے منظور شدہ پروگرام بذریعہ خط و کتابت

پاکستان کے سرکاری و غیر سرکاری ادارہ جات کے علاوہ سعودیہ، مسقط، بحرین، دوبئی، انگلینڈ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں ملازمت کے حصول میں معاون پروفیشنل ڈپلومہ کورسز

3 اور 6 ماہ کے شارٹ ٹرم کورسز

One Year PGD / Professional Diplomas

ڈپلومہ میڈیکل ٹیکنیشن

دیگر کورسز

دیگر انجینئرنگ کورسز

طریقہ کار برائے داخلہ

انگلینڈ میں سٹڈی اور روزگار ساتھ ساتھ

PROFESSIONAL INSTITUTE OF PAKISTAN (PIP)
397-A/1 7up-pepsi Road, (Near Habib Bank) Gulberg III, Lahore.
Tel: (042) 35771877-8, Cell: 0308-4652602, 0322-4941308
0336-4142247, students@pip-edu.com, www.pip-edu.com

itsurdu.blogspot.com

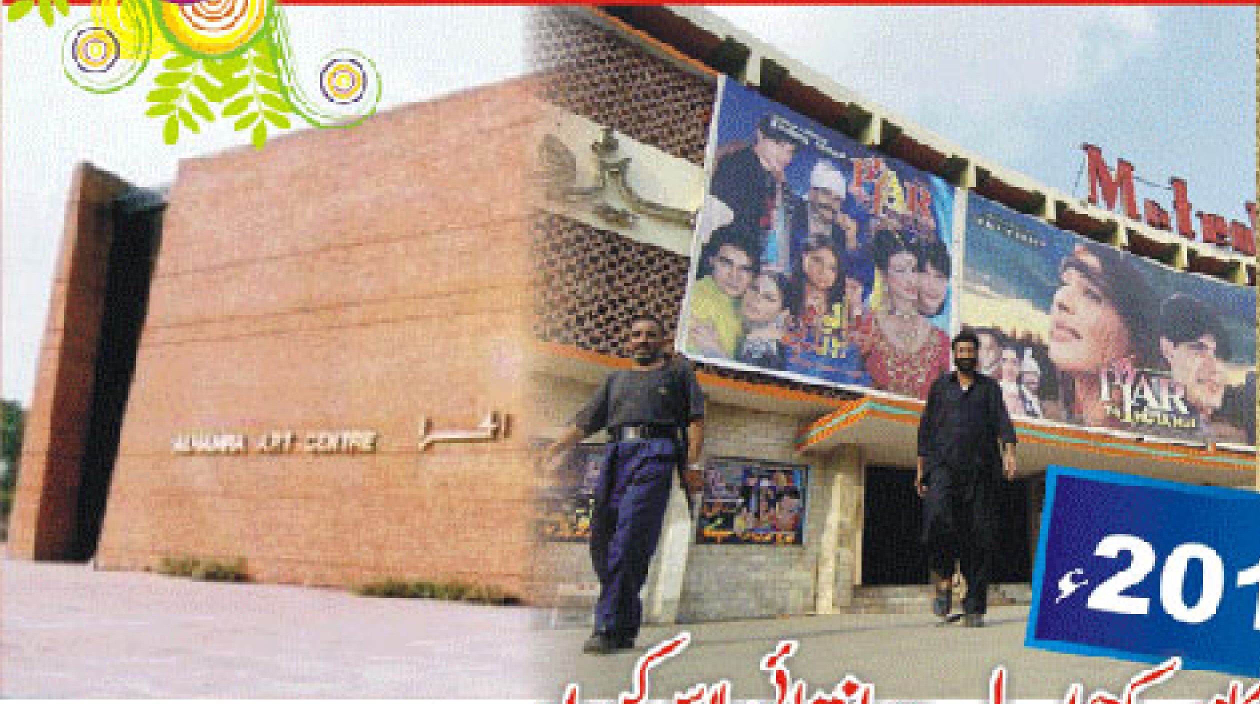

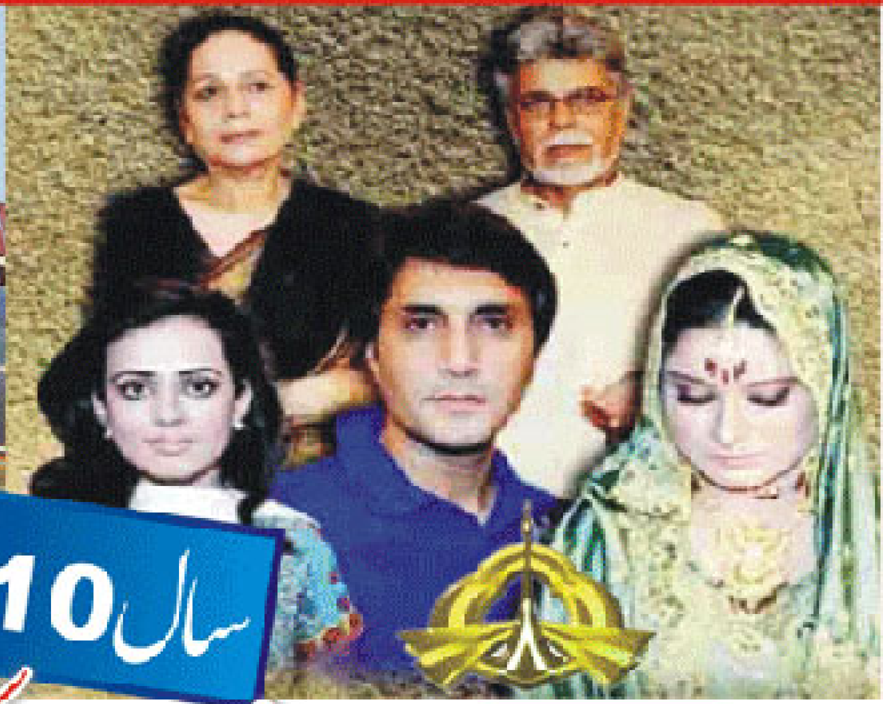

شوبز

سال 2010ء

کام کے حوالے سے انتہائی مایوس کن اور سکینڈلز کے حوالے سے ہنگامہ خیز رہا

سیف اللہ سپرا

سال 2010 بھی اپنی تلخ و شیریں یادیں چھوڑ کر چلا گیا۔ شوبز انڈسٹری کے حوالے سے یہ سال کچھ اچھا نہیں رہا۔ کام کے اعتبار سے تو یہ سال انتہائی مایوس کن جبکہ سکینڈلز کے لحاظ سے ہنگامہ خیز رہا۔ اس سال کے دوران پاکستان کی کل 16 فلمیں ریلیز ہوئیں، جن میں پنجابی کی دس اور پشتو کی چھ فلمیں ہیں۔ پورے سال میں قومی زبان اردو کی ایک فلم بھی ریلیز نہیں ہو سکی۔ اس سال بھارت کی 29 فلمیں ریلیز ہوئیں جبکہ بھارت اور پاکستان کی ایک کو پروڈکشن فلم بھی ریلیز ہوئی۔ انگریزی زبان کی 15 فلمیں ریلیز ہوئیں۔ میوزک کے حوالے سے بھی یہ سال انتہائی مایوس کن رہا۔ پورے سال میں صرف تین البم ریلیز ہوئے اور کسی گلوکار کا کوئی گانا ہٹ نہیں ہوا البتہ بھارتی فلم "دبنگ" کا گانا "منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لیے" نے مقبولیت کے کئی ریکارڈ قائم کئے اور یہ گانا ہماری قومی سیاست کا بھی حصہ بنا رہا حتیٰ کہ قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے اجلاسوں میں بھی اس گانے کا تذکرہ ہوتا رہا۔

پاکستان میں اس سال کے دوران فلمسازی انتہائی کم ہوئی۔ اس سال ریلیز ہونے والی پنجابی فلموں میں "چناں سچی مچی"، "سیدھا کوئی کو"، "وارث"، "کیسی نمبر 707"، "جیسوں کا میلہ"، "روٹی لے کے جانی ایں"، "پھول اور کانٹے"، "جیرو دے انتقام"، "نمبر داری" اور "الیاسا گجر" ہیں۔ "بلو بادشاہ" کے نام سے ریلیز ہونے والی فلم پہلے "ممبر یار شاہ" کے نام سے ریلیز ہو چکی ہے۔ اس فلم کا ہدایتکار ڈائریکٹر کا نام بدل کر اور دوبارہ نئے شامل کر کے ریلیز کیا گیا۔ فلم "چناں سچی مچی" کے فلمساز وجاہت کار اور ہدایتکار ہیں ان کی کاسٹ میں معمر رانا، حنا شاہین اور صائمہ ہیں۔ فلم "سیدھا کوئی کو" کے فلمساز خرم اور ریس بخشی ہیں۔ کاسٹ میں احمد بٹ اور ندا چودھری شامل ہیں۔ فلم "وارث" کے پروڈیوسر مسعود بٹ ہیں کاسٹ میں نرگس، شان، معمر رانا اور صلہ حسین شامل ہیں۔ فلم "کیسی نمبر 707" کے پروڈیوسر محمد رزاق اور ڈائریکٹر وسیم حسن ہیں۔ کاسٹ میں احمد بٹ اور ندا چودھری شامل ہیں۔ فلم "جیسوں کا میلہ" کے پروڈیوسر میاں خالد فیروز اور ڈائریکٹر شکیل ہیں۔ کاسٹ میں معمر رانا، ثنا، میرا اور ریمو ہیں۔ فلم "روٹی لے کے جانی ایں" کے پروڈیوسر و ڈائریکٹر سید نور ہیں جبکہ کاسٹ میں صائمہ، شان، افتخار ٹھاکر اور امانت چن شامل ہیں۔ فلم "پھول اور کانٹے" کے پروڈیوسر اخلاق چودھری اور کاسٹ میں ثنا اور اخلاق شامل ہیں۔ فلم "جیرو دے انتقام" کے پروڈیوسر منصور احمد پاپا اور ڈائریکٹر امداد ملک ہیں۔ کاسٹ میں شفقت چیمہ شامل ہیں۔ فلم "نمبر داری" کے پروڈیوسر چودھری عارف علی اور ڈائریکٹر مسعود بٹ ہیں۔ کاسٹ میں نرگس، شان، میرا شامل ہیں۔ فلم "الیاسا گجر" کے ڈائریکٹر پرویز رانا ہیں۔ کاسٹ میں شان اور نرگس شامل ہیں۔ اس سال ریلیز ہونے والی پشتو فلموں میں جال، زخم، وعدے، چند ماہ بے ڈگی، وار اور خطرناک شامل ہیں۔ اس سال پاکستان میں ریلیز ہونے والی بھارتی فلموں میں تحریری تیس، چانس پہ ڈانس، مائی نیم از خان، اس سے بڑا کوئی جوڑی، پرنس، راج نیتی، راون، ونس اپون اے ٹائم ان ممبئی، ملنگے ملنگے، دل، راوت، وار اینگ، دبنگ، بھارتی آرکیٹیکٹ، ہاؤس فل، انجانا انجانی، گروف، آکرش، ایکشن ری پلے، گول مال 3، گزارش، بریک کے بعد، نو پرابلم، ویڈنگ ورلڈ، اسے ڈرا من، پر سیلو، بدمعاش کمپنی، ہاؤس فل، ہیرو، اسپیشل، روبوٹ شامل ہیں۔ پاکستان اور بھارت کی مشترکہ فلم "ورثہ" ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر گلوکار جواد احمد ہیں۔ اس سال ریلیز ہونے والی انگریزی فلموں میں اوتار، اسالٹ اور 2012ء شامل ہیں۔ سال 2010ء میوزک کے حوالے سے بھی انتہائی مایوس کن رہا۔ اس سال کسی گلوکار کا کوئی گانا ہٹ نہیں ہوا۔ جن گلوکاروں کے البم ریلیز ہوئے ان میں فریحہ پرویز، حدیقہ کیانی، اور اقبال عباس شامل ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے حوالے سے بھی یہ سال کچھ اچھا نہیں رہا۔ اس ادارے کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا اعلان کیا گیا مگر پورا سال ملازمین کی طرف سے اس پر عملدرآمد کے لئے مطالبے ہوتے رہے۔ جلوس نکالے گئے مگر تنخواہوں میں اضافے کے اعلان پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ اس سال تنخواہ زیادہ کی بجائے صرف نئے پروگرام شروع نہ کئے جا سکے بلکہ بہت سے پرانے پروگرام بھی بند کر دیئے گئے۔

اس سال پی ٹی وی کے چیئرمین ڈائریکٹر کے عہدے پر یوسف بیگ مرزا فائز ہوئے جبکہ ارشد خان کو فارغ کر دیا گیا۔ پی ٹی وی کے سینئر پروڈیوسر سجاد احمد کو پی ٹی وی لاہور سنٹر کا پروگرام منیجر تعینات کیا گیا۔ اس سال پی ٹی وی کے سینئر پروڈیوسر شاہد چغتائی ریٹائر ہوئے۔ اس سال نجی سرکاری ٹی وی چینل اے ٹی وی نے اے ٹی وی اور اے ٹی وی پلس کے نام سے نئے چینل شروع کئے۔ نوائے وقت گروپ کے ٹی وی چینل وقت نیوز کے پروگراموں کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ خصوصاً رنگ شو، سلام پاکستان بہت پسند کیا گیا۔ وقت نیوز کے دیگر مقبول پروگراموں میں گیم ہے، وقت، اسائنمنٹ شامل ہیں۔ دیگر نجی ٹی وی چینلز کے پروگراموں میں اداکار سہیل احمد اور مبین شاہ کا پروگرام "حسب حال" مقبولیت کے اعتبار سے سرفہرست رہا۔ اداکار عباس اور کمال وڑائچ کا "ڈرامہ" بھی بہت پسند کیا گیا۔

تھیٹر کے حوالے سے یہ سال بہت اچھا رہا۔ تھیٹر سے وابستہ فنکاروں خصوصاً پروڈیوسرز نے بہت کمایا۔ تھیٹر کے حوالے سے فحاشی اور عریانی کی شکایات ملتی رہیں۔ اس سال تھیٹر کی معروف شخصیت عرفان کھوسٹ نے "سچی" کے نام سے ڈرامہ پیش کیا جو بہت پسند کیا گیا اور اس نے مقبولیت کے کئی ریکارڈ قائم کئے۔ اس کے علاوہ اداکارہ نرگس، مہتاب، ماہ نور، نسیم وکی، افتخار ٹھاکر، امانت چن، انجمن شہزادی، سردار کمال، طارق ٹیڈی کا کام لوگوں نے بہت پسند کیا۔ بعض آدھا میں ایک سینما گھر کو تھیٹر میں تبدیل کیا گیا۔ رفیع پیر تھیٹر ورکشاپ کے زیر اہتمام پرفارمنگ آرٹس فیسٹیول کا اہتمام کیا گیا۔

اس سال شوبز انڈسٹری میں کام تو کم ہونے کے برعکس کئی سکینڈلز کافی سامنے آئے۔ اداکارہ میرا اور شیخ عتیق الرحمٰن کی شادی کے سکینڈل کا بہت چرچا رہا۔ بات عدالت تک بھی پہنچی۔ شیخ عتیق الرحمٰن سارا سال میرا سے شادی کا دعویٰ کرتا رہا مگر میرا شادی کی خبروں کی تردید کرتی رہیں بقول عتیق الرحمٰن انہوں نے میرا کو مکان دیا اور گھریلو سامان بھی اٹھا لیا گیا۔ میرا اور عتیق الرحمٰن کے سکینڈل کا ابھی چرچا ہی تھا کہ اداکارہ وینا ملک اور کرکٹر آصف کا سکینڈل سامنے آ گیا۔ ماضی کے دونوں دوست تھانے کچہریوں تک بھی پہنچے۔ اس کے بعد اداکارہ ریما اور سیالکوٹ کے شہری شاہد کا سکینڈل سامنے آ گیا۔ شاہد نے الزام لگایا کہ انہوں نے ریما کو فلم بنانے کے لیے دیئے اور اب انہیں واپس چاہئیں۔ ریما نے اس الزام کی تردید کی۔ اس کے بعد اداکارہ نور اور ڈائریکٹر فاروق مینگل کا سکینڈل سامنے آ گیا۔ پہلے تو اداکارہ شادی کی تردید کرتی رہیں پھر خود ہی فاروق مینگل سے علیحدگی کے لیے عدالت چلی گئیں۔ اس کے علاوہ اداکارہ وینا ملک کی بھارت کے ٹی وی چینل بگ باس 4 میں شرمناک حرکات خصوصاً اداکار اشمیت کے ساتھ بوس و کنار پر شدید تنقید کی گئی۔

اس سال کیبل پر انڈین چینلز پر پابندی عائد کر دی گئی مگر بعض کیبل والے بھارتی چینل کا نام چھپا کر اس کے پروگرام چلاتے رہے۔ اس سال فلم ایسوسی ایشن کے دونوں دھڑے متحد ہو گئے۔ پنجاب حکومت نے سینما گھروں پر تفریحی ٹیکس اس سال کے لئے معاف کر دیا۔ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے فلم انڈسٹری کے لیے پانچ کروڑ روپے امداد کا اعلان کیا مگر عمل نہیں ہوا۔ فلم انڈسٹری میں دو تنظیمیں یونائیٹڈ فلم ایسوسی ایشن اور فلم فیڈریشن آف پاکستان قائم کی گئیں۔ اس سال تھیٹر کے فنکار عرفان کھوسٹ، اورنگ زیب لغاری، افتخار ٹھاکر، جواد وسیم، ریما، صدف خان، دردانہ اور ماہ نور نے حج کی سعادت حاصل کی۔ اس سال سیلاب بھی آیا۔ کچھ فنکاروں نے سیلاب متاثرین کی امداد میں اہم کردار ادا کیا۔ گلوکار ابرار الحق نے سیلاب متاثرین کی بحالی کے لیے بہت کام کیا۔ ان کے لیے افطار ڈنر کا اہتمام کرتے رہے اور خیمہ بستیاں قائم کیں۔ گلوکار عدنان سمیع نے سیلاب متاثرین کی بحالی کے لئے بہت کام کیا۔ اداکارہ ریشم نے متاثرین سیلاب کے لئے ٹرک سامان بھجوایا۔ اس سال بہت سے فنکار بیمار رہے جن میں فلمساز حبیب، گلوکارہ مہ جبیں، نسیم آرا، افضال احمد، طاہرہ قزلباش، صبا حسن اور بنا کلیم شامل ہیں۔

اس سال بہت سے فنکار اس دنیا سے رخصت ہو گئے جن میں فلمساز چکوری، اداکار شرجیل انجم، فلمساز ملک، اداکار زاہد سلیم، پاکستان کی پہلی خاتون میوزک ڈائریکٹر شمیم نازلی، فلم رائٹر سعید ساحلی، اداکار بلال خان، میک اپ مین منیر قیصر، پروڈیوسر حفیظ احمد شامل ہیں جبکہ اس سال کپتان نوری کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا گیا۔

فلم انڈسٹری میں دو تنظیمیں یونائیٹڈ فلم ایسوسی ایشن اور فلم فیڈریشن آف پاکستان

کا قیام عمل میں آیا ☆ ماضی کی اداکارہ چکوری، اداکار زاہد سلیم خاتون

موسیقار شمیم نازلی فلمی مصنف سعید ساحلی وفات پا گئے

میرا

وینا ملک

نور

itsurdu.blogspot.com

بینک اسلامی پاکستان

BankIslami

نومبر کے مہینے میں پچیس لاکھ روپے کی سرمایہ کاری پر -/25,151* روپے منافع ادا کیا گیا- اسلامی ماہانہ منافع اکاؤنٹ سے اب آپ مندرجہ ذیل خصوصیات اور منسلک سہولیات حاصل کر سکتے ہیں:

- کم از کم سرمایہ کاری کی حد صرف -/10,000 روپے
- سرمایہ کاری کی مدت 1 سے 10 سال تک
- مقررہ مدت سے قبل سرمائے کی واپسی بغیر جرمانہ
- حلال منافع کی ادائیگی ہر ماہ
- **102 آن لائن شاخیں 49 شہروں میں

آپ کی خدمت، درست انداز میں

BankIslami Pakistan
www.bankislami.com.pk

111-ISLAMI (111-475264)

23 دسمبر 2010ء

Orient McCann

itsurdu.blogspot.com